



مذکور ہیں لغت کی مختلف کتب سے تلاش کر کے ان کو بھی آسان انداز میں اصطلاحات کے آخر میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

8..... علمائے کرام سے مشورے کے بعد صفحہ نمبر 5, 15, 19, 35, 42, 76, 95 پر مسائل کی تصحیح، ترجیح، توضیح اور تطبیق کی غرض سے حاشیہ بھی دیا گیا ہے۔

9..... مصنف کے حواشی وغیرہ کو اسی صفحہ پر نقل کر دیا اور حسب سابق ۱۲ منہ بھی لکھ دیا ہے۔

10..... مکرر پروف ریڈنگ کی گئی ہے، مکتبہ رضویہ آرام باغ، باب المدینہ کراچی کے مطبوعہ نسخہ کو معیار بنا کر مذکورہ خدمات سرانجام دی گئی ہیں، جو درحقیقت ہندوستان سے طبع شدہ قدیم نسخہ کا عکس ہے لیکن صرف اسی پر انحصار نہیں کیا گیا بلکہ دیگر شائع کردہ نسخوں سے بھی مدد لی گئی ہے۔

11..... آخر میں مآخذ و مراجع کی فہرست، مصنفین و مؤلفین کے ناموں، ان کی سن وفات اور مطابع کے ساتھ ذکر کر دی گئی ہے۔

اس کام میں آپ کو جو خوبیاں دکھائی دیں وہ اللہ عزوجل کی عطا، اس کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نظر کرم، علماء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ بالخصوص شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے فیض سے ہیں اور جو خامیاں نظر آئیں ان میں یقیناً ہماری کوتاہی کو دخل ہے۔ قارئین خصوصاً علماء کرام دامت باریک نظر سے گزارش ہے کہ اس کتاب کے معیار کو مزید بہتر بنانے کے بارے میں ہمیں اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے تحریری طور پر مطلع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اپنی اصلاح کے لئے شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے عاشقان رسول کے سفر کرنے والے مدنی قافلوں کا مسافر بننے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوت اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم!

شعبۃ تخریج (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

☆.....☆.....☆

## حصہ ہفتم (7) کی اصطلاحات

1	مَقْشُورُ الْأَشْخَر	وہ شخص جس کا کوئی پتہ نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا ہے۔ (تفصیل کے لیے بہار شریعت حصہ ۱۰ ص ۱۷ کا مطالعہ فرمائیں)
2	وصی	وصی اس شخص کو کہتے ہیں جس کو وصیت کرنے والا (موصی) اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۹ ص ۵۵)
3	عاریت	دوسرے شخص کو کسی چیز کی منفعت کا بغیر عوض مالک کر دینا عاریت ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۲ ص ۵۱)
4	خُفْیَ مُشْکَل	جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت۔ (بہار شریعت حصہ ۷ ص ۴)
5	رُکْن	وہ چیز ہے جس پر کسی شے کا وجود موقوف ہو اور وہ خود اس شے کا حصہ اور جز ہو جیسے نماز میں رکوع وغیرہ۔ (ماخوذ از التعلیقات، باب الرءاء، ص ۸۲)
6	خیار رویت	مشتري کا بائع سے کوئی چیز بغیر دیکھے خریدنا اور دیکھنے کے بعد اس چیز کے پسند نہ آنے پر بیع کے فسخ (ختم) کرنے کے اختیار کو خیار رویت کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱ ص ۳۹)
7	خیار شرط	بائع اور مشتری کا عقد میں یہ شرط کرنا کہ اگر منظور نہ ہو تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیار شرط کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱ ص ۳۶)
8	خیار عیب	بائع کا مبیع کو عیب بیان کئے بغیر بیچنا یا مشتری کا ثمن میں عیب بیان کیے بغیر چیز خریدنا اور عیب پر مطلع ہونے کے بعد اس چیز کے واپس کر دینے کے اختیار کو خیار عیب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۱ ص ۶۰)
9	مُکَاتَب	آقا اپنے غلام سے مال کی ایک مقدار مقرر کر کے یہ کہہ دے کہ اتنا ادا کر دے تو تُو آزاد ہے اور غلام اس کو قبول بھی کر لے تو ایسے غلام کو مکاتب کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۹ ص ۱۱)
10	مُدَّر	وہ غلام جس کی نسبت مولیٰ نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۹ ص ۹)

11	خلع	عورت کا اپنے آپ کو مال کے بدلے میں نکاح سے آزاد کرانا خلع کہلاتا ہے۔ (تفصیل کے لیے بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۸۸ کا مطالعہ فرمائیں)
12	نکاح فاسد	ایسا نکاح جس میں نکاح صحیح کی شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح کرنا۔ (رد المحتار، ج ۵، ص ۴۳)
13	متارکہ	مرد کا اپنی بیوی کے متعلق یہ کہنا کہ میں نے اسے چھوڑ دیا یا اس سے وطی ترک کر دی یا اس طرح کے اور الفاظ کہنا متارکہ ہے۔ (تفصیل کے لیے بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۱۳۰ کا مطالعہ فرمائیں)
14	ذوی الفروض	اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا میراث میں معین حصہ قرآن وحدیث اور اجماع امت کی رو سے بیان کر دیا گیا ہے ان کو اصحاب فرائض کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۱۴)
15	ذوی الارحام	قریبی رشتہ دار، اس سے مراد وہ رشتہ دار ہیں جو نہ تو اصحاب فرائض میں سے ہیں اور نہ ہی عصبات میں سے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۴۷)
16	ہکر	کنواری، بکر وہ عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ وطی نہ کی گئی ہو اگرچہ زنا سے یا کسی اور وجہ سے بکارت زائل ہو گئی ہو تب بھی کنواری ہی کہلائے گی۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۵۰)
17	مہذب	جو عورت کنواری نہ ہو اسے مہذب کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۵۰)
18	نہو یہ	ایسی لونڈی جس کا نکاح مالک نے کسی شخص سے کر کے اسی کے حوالے کر دیا ہو اور اس سے خدمت نہ لیتا ہو۔ (رد المحتار، ج ۴، ص ۳۲۷)
19	عصبہ	اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا وراثت میں حصہ مقرر نہیں، البتہ اصحاب فرائض کو دینے کے بعد بچا ہوا مال لیتے ہیں اور اگر اصحاب فرائض نہ ہوں تو میت کا تمام مال انھی کا ہوتا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۲۴)
20	عصبہ بنفسہ	اس سے مراد وہ مرد ہے کہ جب اس کی نسبت میت کی طرف کی جائے تو درمیان میں کوئی عورت نہ آئے، مثلاً بیٹا وغیرہ۔ (تفصیل کے لیے دیکھئے بہار شریعت، حصہ ۲۰، ص ۲۴)

21	رہن	شرع میں کسی حق کی وجہ سے کسی شے کو روک رکھنا جس کے ذریعے اس حق کو حاصل کرنا ممکن ہو۔ اسے رہن کہتے ہیں۔ کبھی اس چیز کو بھی رہن کہتے ہیں جو رکھی گئی ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہار شریعت، حصہ ۱۷، ص ۳۱)
22	دار الحرب	وہ دار جہاں کبھی سلطنت اسلامی نہ ہوئی یا ہوئی اور پھر ایسی غیر قوم کا تسلط ہو گیا جس نے شعائر اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان و اقامت وجماعت یک لخت اٹھا دیے اور شعائر کفر جاری کر دیے، اور کوئی شخص امان اول پر باقی نہ رہے اور وہ جگہ چاروں طرف سے دارالاسلام میں گھری ہوئی نہیں تو وہ دارالحرب ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج ۱۶، ص ۳۱۶، ج ۱۷، ص ۳۶۷)
23	اجارہ	کسی شے کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کر دینا اجارہ ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہار شریعت، حصہ ۱۴، ص ۹۹)
24	دارالاسلام	وہ ملک ہے کہ فی الحال اس میں اسلامی سلطنت ہو یا اب نہیں تو پہلے تھی اور غیر مسلم بادشاہ نے اس میں شعائر اسلام مثل جمعہ وعیدین واذان و اقامت وجماعت باقی رکھے ہوں تو وہ دارالاسلام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۷، ص ۳۶۷)
25	حیض	بالذہورت کے آگے کے مقام سے جو خون عادی طور پر نکلتا ہے اور بیماری یا بچہ پیدا ہونے کے سبب سے نہ ہو تو اسے حیض کہتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے بہار شریعت، حصہ ۲، ص ۹۳ کا مطالعہ فرمائیں)
26	ایلا	شوہر کا یہ قسم کھانا کہ عورت سے قربت نہ کرے گا یا چار مہینے قربت نہ کرے گا۔ (تفصیل کے لیے بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۷۶ کا مطالعہ فرمائیں)
27	نفاس	وہ خون ہے جو عورت کے رحم سے بچہ پیدا ہونے کے بعد نکلتا ہے اسے نفاس کہتے ہیں۔ (لورالایضاح، ص ۴۸)
28	مہر معجل	وہ مہر جو خلوت سے پہلے دینا قرار پائے۔ (بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۷۵)
29	مہر مؤجل	وہ مہر جس کے لیے کوئی میعاد (مدت) مقرر ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۷۵)
30	ائم ولد	وہ لونڈی جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور مولیٰ نے اقرار کیا کہ یہ میرا بچہ ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے بہار شریعت، حصہ ۹، ص ۱۲)

31	خلوت صحیحہ	میاں بیوی کا اس طرح تنہا ہونا کہ جماع سے کوئی مانع شرعی یا طبعی یا حسی نہ ہو۔ مانع حسی سے مراد زوجین میں سے کوئی ایسی بیماری میں ہو کہ صحبت نہ کر سکتا ہو۔ مانع طبعی شوہر اور عورت کے درمیان کسی تیسرے کا ہونا۔ اور مانع شرعی کی مثال عورت کا حیض یا نفاس کی حالت میں ہونا یا نماز فرض میں ہونا۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۶۸)
32	خلوت فاسدہ	میاں بیوی کا ایک مکان میں اس طرح جمع ہونا کہ جماع سے کوئی مانع موجود ہو اسے خلوت فاسدہ کہتے ہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۶۸)
33	ظہار	اپنی زوجہ یا اس کے کسی جز و شائع یا ایسے جز کو جو گل سے تعبیر کیا جاتا ہو ایسی عورت سے قَسْبِیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو۔ مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۹۹)
34	زجعت	جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو عدت کے اندر اسے اسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۶۴)
35	عدت	نکاح زائل ہونے یا عہہ نکاح کے بعد عورت کا نکاح سے ممنوع ہونا اور ایک زمانہ تک انتظار کرنا عدت ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۱۲۸)
36	مہر مثل	عورت کے خاندان کی اس جیسی عورت کا جو مہر ہو وہ اس کے لیے مہر مثل ہے۔ مثلاً اس کی بہن، پھوپھی وغیرہ کا مہر۔ (بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۷۱)
37	عنین	عنین اس شخص کو کہتے ہیں کہ اس کا عضو مخصوص تو ہو مگر اپنی بیوی سے آگے کے مقام میں دخول نہ کر سکے۔ (تفصیل بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۱۴۲ پر ملاحظہ فرمائیں)
38	کفو	کفو کا معنی یہ ہے کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیا کے لیے باعث تنگ و عار ہو۔ (بہار شریعت، حصہ ۷، ص ۵۳)
39	شفعہ	غیر منقول جائیداد کو کسی شخص نے جتنے میں خرید اتنے ہی میں اس جائیداد کے مالک ہونے کا حق جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو شفیعہ کہتے ہیں۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں بہار شریعت، حصہ ۱۵، ص ۴۷)

40	طلاق بائن	وہ طلاق جس کی وجہ سے عورت مرد کے نکاح سے فوراً نکل جاتی ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۴)
41	نکاح ہغار	کسی شخص کا اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے اس شرط پر کرنا کہ وہ اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اس سے کرے گا اور ہر ایک کا مہر دوسرے کا نکاح ہوگا۔ (بہار شریعت حصہ ۷، ص ۶۶)
42	مازون	وہ غلام جس کے آقا نے اسے تجارت وغیرہ کی عام اجازت دیدی ہو۔ (بہار شریعت حصہ ۹، ص ۸)
43	ہبہ	کسی شخص کو عوض کے بغیر کسی چیز کا مالک بنادینا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۲، ص ۶۴)
44	مراہق	وہ لڑکا جو نابالغ ہو مگر بالغ ہونے کے قریب ہو۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۸، ص ۷۲)
45	ولی	وہ ہے جس کا حکم دوسرے پر چلتا ہو دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔ (بہار شریعت حصہ ۷، ص ۴۲)
46	فضولی	اس شخص کو کہتے ہیں جو دوسرے کے حق میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرے۔ (بہار شریعت حصہ ۱۱، ص ۱۰۷)
47	نکاح فضولی	وہ نکاح جو کوئی شخص کسی مرد یا عورت کا اس کی اجازت کے بغیر جبکہ وہ موجود نہ ہو کسی دوسری عورت یا مرد سے کر دے تو یہ نکاح نکاح فضولی ہوگا۔ (ماخوذ از رد المحتار، کتاب النکاح، ص ۲۱۳)
48	ایجاب و قبول	نکاح کرنے والوں میں سے پہلے کا کلام ایجاب اور دوسرے کا قبول کہلاتا ہے۔ (رد المحتار کتاب النکاح ج ۳، ص ۷۸)

## اعلام

1	ٹکلی	ایک قسم کا میٹھا پکوان۔
2	انگرکھا	ایک لمبا مردانہ لباس
3	چومک	چھماق (ہلکے نیلے رنگ کا سخت پتھر جسے رگڑنے سے آگ نکلتی ہے)۔



# حل لغات باعتبار حروف تہجی

## ا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
إذن	اجازت	أندام نہانی	عورت کی شرمگاہ
إغلام	انسان کی دہر میں وطنی کرنا	إضافت	نسبت
اعانت	مدد کرنا	اصول	اصل یعنی آبا و اجداد
اذن	اجازت	إستہزا	مذاق کرنا
امر	بات، حکم، معاملہ	اصیل	جو اپنا معاملہ خود طے کرے وہ اصیل ہے
احوط	زیادہ محتاط	اعینین	نصیے
اعادہ کیا	دوبارہ کیا	افاقہ	مرض میں کمی
امور	معاملات	اختیار فتح	نکاح ختم کرنے کا اختیار
اولیاء	ولی کی جمع سرپرست	اسباب	ساز و سامان
انزال	منی کا نکلنا	اثر بد	بُرا اثر

## آ

آزاد کنندہ	آزاد کرنے والا	آبادہ بفساد	لڑائی جھگڑے پر تیار ہونا
------------	----------------	-------------	--------------------------



## ب

پیش	زیادہ	بد خلقی	برے اخلاق
بلا ضرورت	بغیر کسی ضرورت کے	بیع و شراء	خرید و فروخت
بیع	خرید و فروخت	باعث تنگ و عار	بے عزتی و رسوائی کا سبب
بے ولی	ولی کے بغیر، سرپرست کے بغیر	بیک عقد	ایک ہی ایجاب و قبول کے ساتھ
بلوغ	بالغ ہونا	بکارت	کنوارہ پن
بدرجہا	کئی درجے	برینائے احتیاط	احتیاطی طور پر
بعد عتق	آزاد ہونے کے بعد	بد خلق	مُرے اخلاق والا
بقصد زیادتی	اضافے کا ارادہ	بے جا صرف	فضول خرچی
بوقت عقد	نکاح کے وقت	بشہوت	شہوت کے ساتھ
بظہر احتیاط	احتیاط کا لحاظ کرتے ہوئے	بلائے جان	جان کی مصیبت
بت پرست	بتوں کی عبادت کرنے والی، والا	بکپوں	ہندو تاجر
بدون	بغیر	بھلی	اچھی، پسند
بلفظ شہادت	گواہی کے لفظ کے ساتھ یعنی اس طرح کہے میں گواہی دیتا ہوں		
بُٹنا لگانا	شادی بیاہ کی ایک رسم جس میں ایک خوشبودار مسالا دولہا، دلہن کے جسم کو صاف اور ملائم بنانے کے لیے ملا جاتا ہے۔		

## پ

پیشتر	پہلے	پھر گیا	مگر گیا اپنے پہلے قول سے انکار کیا
-------	------	---------	------------------------------------

پوشاک	لباس	پیشوں	نسلوں
-------	------	-------	-------

## ت

تموّل	مالداری۔ دولت مندی	تمتّع	لطف اٹھانا، فائدہ اٹھانا
تفریق	جدائی	ترکہ	وہاں جو انسان مرنے کے بعد چھوڑے
تملیک	مالک بنانا	تعیم	عمومیت
تسلط	غلبہ	تلف	ضائع
تلخ	بدمزہ	تحل	برداشت
تشدد آمیز	سخت		

## ج

جگمگے	ہجوم، کثیر مجمع، ٹولیاں	جُہ	جسامت، جسم
جمال	خوبصورتی	جہل	نہ جاننا، معلوم نہ ہونا

## ح

حرفہ	پیشہ	حریت	آزادی
حسب	خاندانی شان و شوکت	حائل	آڑ، رکاوٹ
حرمیت نکاح	نکاح کا حرام ہونا	حربی	دارالحرب میں رہنے والا
حلق	گلا	حلف	قسم
حقنہ	پاخانے کے راستے سے کوئی چیز (دوائی) اندر ڈالنا		

## خ

خراقت	فضولیات	خیالاتِ فاسدہ	بُرے خیالات
خوش خلق	اچھے اخلاق والے	خیار	اختیار
خصی	وہ شخص جس کے ٹھپے نہ ہوں یا نکال دیئے گئے ہوں		



وانستہ	جان بوجھ کر	دُھن	مال وغیرہ
--------	-------------	------	-----------

## د

رہیمہ	پرورش میں لی ہوئی لڑکی ، سوتیلی لڑکی	زواذاری	یکساں برتاؤ رکھنا، ایک دوسرے کا لحاظ کرنا
ردیل	گھٹیا، کمینہ	زت جگا	رات بھر جاگن، ایک رسم جس میں ساری رات جاگتے ہیں

## ذ

زن دشو	میاں بیوی	زیادتی	اضافہ
زوج	خاوند	زینہ	سیڑھی

## س

سائیں	گھوڑے کی خدمت اور دیکھ بھال کرنے والا	سوت	سوکن، ایک خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں سوت کہلاتی ہیں۔
سبھلی	تیسری	سن رسیدہ	بوڑھی، زیادہ عمر والی
سلیقہ	ہنر، کام	سبکدوش	بڑی الذمہ

سبب حرمت	حرام ہونے کا سبب	ساکت	خاموش
سن	عمر		

## ص

صالح ولایت	ولی بننے کے قابل ہونا	صراحت	صاف، واضح طور پر
------------	-----------------------	-------	------------------

## ع

عاقبت	نکاح کرنے والا	علامہ	کھلم کھلا ہونا
عود	لوشا	عقود	محاملات
عجمی النسل	عرب کے علاوہ کسی خاندان سے تعلق رکھنے والا		

## غ

غدرود	بگٹی	غلام مازون	وہ غلام جسے تجارت کی اجازت دی گئی ہو
-------	------	------------	--------------------------------------

## ف

فرقت	جدائی	فرج داخل	عورت کی شرمگاہ کا اندرونی حصہ
فخ	ختم کرنا	فروع	فرع یعنی اولاد، بیٹے، پوتے، پوتیاں، نواسیاں وغیرہ

## ق

قضائے شہوت	شہوت کو پورا کرنا	قبل القبض	قبضہ سے پہلے
قابل شہاوت	گواہی دینے کے اہل	قربت	قریبی رشتہ

قرعہ	قرعہ اندازی کرنا	قرشی	قریشی، عرب کے قبیلہ قریش سے تعلق رکھنے والا
------	------------------	------	---

## ک

کفایت	کفو ہونا	کنبہ	خاندان
کفالت	ضمانت	کنیز مشترک	ایسی لونڈی جس کے مالک دو یا زیادہ ہو
کابین نامہ	وہ کاغذ جس پر مہر کی مقدار اور اقرار نامہ لکھا جاتا ہے۔		

## گ

گندہ دہنی	منہ سے بد بو آنے کی بیماری	گواہان عادل	عادل گواہ
گرج	عیسائیوں کا عبادت خانہ	گا ہے گا ہے	بھبی بھبی

## م

مُزب اخلاق	اخلاق کو بگاڑنے والی	منجھلی	درمیانی
مُغزق جوتے	وہ جوتے جن پر سونا چاندی لگا ہوتا ہے	مُحرم	احرام والا یعنی جو حالت احرام میں ہو
مولیٰ	مالک	مُجملہ	مختصراً
متحقق	ثابت	موکد	پختہ، لازم
مِلک	مالک ہونا	معیوب	باعیث عیب
موکل	وہ مرد جو اپنے نکاح کیلئے کسی دوسرے کو وکیل بنائے	موکلہ	وہ عورت جو اپنے نکاح کیلئے کسی دوسرے کو وکیل بنائے

متعین	ثابت	مخولہ	لیسی عورت جس سے صحبت کی گئی ہو
متنکر	انکار کرنے والا	متنعی	منہ بولا بیٹا
مراہق	وہ لڑکا جو بالغ ہونے کے قریب ہو	مائیوں بٹھانا	شادی سے کچھ روز قبل دولہا اور دلہن کو زور دیکڑے پہنا کر بٹھانا
مقطوع	کٹا ہوا	متغیہ	پرہیزگار عورت
مجویہ	آگ کی پوجا کرنے والی	مجلس عقد	نکاح کی تقریب
مشہبہ	وہ لڑکی جو قابل شہوت ہو	مال متقوم	وہ مال جس سے نفع اٹھانا ممکن ہو
مشکا	مٹی کا بڑا گھڑا	مدیونہ	وہ عورت جو مقروض ہو
مترتب	لاگو	مجبول	جو معلوم نہ ہو
ماذونہ	وہ لونڈی جسے آقا نے تجارت کی اجازت دی ہو	محارم	وہ رشتہ دار جن سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہے
میعاد	مدت	مدی	دعویٰ کرنے والا
محبوب	شمار	مدار	انحصار
موسئے زیر تاف	ناف کے نیچے کے بال	منہک	مصروف

## و

وارد	مذکور	ولی	سرپرست
وساطت	وسیلہ نسبت	وجاہت	مرتبہ، عزت و احترام
وضع حمل	بچہ جفتا		

## و

ہنوز	ابھی تک	ہبہ	تخفہ
ہجر	جدائی، فراق		

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

۳	بہار شریعت کو پڑھنے کی سترہ باتیں	1
۴	تعارف المحدثۃ العلمیۃ	2
۵	پہلے اسے پڑھ لیجئے (پیش لفظ)	3
۸	اصطلاحات و اعلام	4
۱۳	حل لغات	5
۲۰	تفصیلی فہرست	6
۱۰۷	مآخذ و مراجع	7

## فہرست

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
15	دکیل خود نکاح پڑھائے دوسرے سے نہ پڑھوائے	1	نکاح کا بیان
15	منکوحہ کی تعیین	1	نکاح کے فضائل اور نیک عورت کی خوبیاں
15	اذن کے مسائل	4	نکاح کے مسائل
17	ایجاب و قبول کا ایک مجلس میں ہونا	5	نکاح کا خطبہ
18	ایجاب و قبول میں مخالفت نہ ہو	5	نکاح کے مستحبات
20	محرمات کا بیان	7	ایجاب و قبول اور ان کی صورتیں
20	نسب کی وجہ سے حرمت	7	نکاح بذریعہ تحریر
22	جو عورتیں مصاہرت سے حرام ہیں	8	نکاح کا اقرار
27	محارم کو جمع کرنا	8	نکاح کے الفاظ
29	ملک کی وجہ سے حرمت	10	نکاح میں اختیار و ریت، خیار شرط نہیں ہو سکتا
31	مشرک سے نکاح حرام ہے	11	نکاح کے شرائط
32	حرہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح	11	نکاح کے گواہ



66	مہر مثل کا بیان	33	حرمیت بوجہ تعلق غیر
68	نکاح فاسد کے احکام	34	حرمیت متعلق بحد
73	مہر مسکن کی صورتیں	36	زودہ کے رشتہ کا بیان
73	مہر کی ضمانت	42	ولی کا بیان
74	مہر کی قسمیں اور ان کے احکام	42	ولی کے شرائط
77	مہر میں اختلاف کی صورتیں	42	ولایت کے اسباب
78	شوہر نے عورت کے یہاں کوئی چیز بھیجی	47	اذن کے مسائل
78	خانداری کے سامان کے متعلق اختلافات	50	بکر یعنی کنواری کس کو کہتے ہیں
80	کافر کا مہر		تابالغ پر ولایت اجبار حاصل ہے اور خیار بلوغ کب
81	لونڈی غلام کے نکاح کا بیان	51	ہے اور کب نہیں
86	تہویہ کے مسائل	53	کفو کا بیان
87	خیار حق اور اس میں اور خیار بلوغ میں فرق	53	کفایت کے معنی
88	نکاح کافر کا بیان	53	باغ و ناباغ میں کفایت کا فرق
	بچہ ماں باپ میں اس کا تابع ہے جو باعتبار	53	کفایت میں کن چیزوں کا لحاظ ہے
90	دین بہتر ہو	57	نکاح کی وکالت کا بیان
94	باری مقرر کرنے کا بیان	61	ایجاب قبول ایک مجلس میں ہونا ضروری ہے
99	حقوق الزوجین	61	پانچ صورتوں میں ایجاب قبول کے قائم مقام ہے
100	شوہر کے عورت پر حقوق	61	فضولی کے مسائل
103	عورتوں کے شوہر کے ذمہ حقوق	62	مہر کا بیان
104	شادی کے رسوم	65	خلوت صحیح کس طرح ہوگی
		65	خلوت کے احکام

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ ۝

## نکاح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فَإِنْ بَلَغُوا طَلَابَ النِّكَاحِ مِنْ الْبَنَاتِ وَهُمْ فِي وَغْيٍ مُطَهَّرٍ كَذَّبُوا وَهُمْ أَفْوَاحٌ ۚ﴾ (1)

نکاح کرو جو تمہیں خوش آئیں عورتوں سے دو دو اور تین تین اور چار چار۔ اور اگر یہ خوف ہو کہ انصاف نہ کر سکو گے تو ایک سے۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَأَعَابِكُمْ ۚ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝﴾ (2)

اپنے یہاں کی بے شوہر والی عورتوں کا نکاح کر دو اور اپنے نیک غلاموں اور باندیوں کا۔ اگر وہ محتاج ہوں تو اللہ (عزوجل) اپنے فضل کے سبب انہیں غنی کر دے گا۔ اور اللہ (عزوجل) وسعت والا علم والا ہے اور چاہیے کہ پارسائی کریں وہ کہ نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ (عزوجل) اپنے فضل سے انہیں مقدور والا کر دے۔

حدیث ۱: بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و نسائی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے جوانو! تم میں جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا ہے اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزے رکھے کہ روزہ قاطع شہوت (3) ہے۔“ (4)

حدیث ۲: ابن ماجہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”جو خدا سے پاک و

① پ ۴، النساء: ۳۔

② پ ۱۸، المور: ۳۲-۳۳۔

③ یعنی شہوت کو توڑنے والا۔

④ ”صحیح البخاری“، کتاب النکاح، باب من لم يستطع الباءه فليصم، الحديث. ۵۰۶۶، ح ۳، ص ۴۲۲۔

صاف ہو کر ملنا چاہیے، وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔“ (1)

حدیث ۳: بیہقی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو میرے طریقہ کو محبوب رکھے، وہ میری سنت پر چلے اور میری سنت سے نکاح ہے۔“ (2)

حدیث ۴: مسلم و نسائی عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہتر متاع نیک عورت۔“ (3)

حدیث ۵: ابن ماجہ میں ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے، تقویٰ کے بعد مؤمن کے لیے نیک بی بی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ اگر اُسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اگر اسے دیکھے تو خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور کہیں کو چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے (خیانت و ضائع نہ کرے)۔ (4)

حدیث ۶: طبرانی کبیر و اوسط میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جسے چار چیزیں ملیں اُسے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی۔ ① دل شکر گزار، ② زبان یا وہ خدا کرنے والی اور ③ بدن بلا پر صابر اور ④ ایسی بی بی کہ اپنے نفس اور مال شوہر میں گناہ کی جو یاں (5) نہ ہو۔“ (6)

حدیث ۷: امام احمد و بزار و حاکم سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین چیزیں آدمی کی نیک بختی سے ہیں اور تین چیزیں بد بختی سے۔ نیک بختی کی چیزوں میں نیک عورت اور اچھا مکان (یعنی وسیع یا اس کے پڑوسی اچھے ہوں) اور اچھی سواری اور بد بختی کی چیزیں بد عورت، بُرا مکان، بُری سواری۔“ (7)

حدیث ۸: طبرانی و حاکم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا جسے اللہ (عز و جل) نے

① ”مس ابن ماجہ“، أبواب النکاح، باب ترویج الحرات والولود، الحدیث: ۱۸۶۲، ج ۲، ص ۴۱۷.

② ”کنز العمال“، کتاب النکاح، رقم: ۴۴۴۰۶، ج ۱۶، ص ۱۱۶.

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الرضاع، باب خیر متاع الدنیا... إلح، الحدیث: ۱۴۶۷، ص ۷۷۴.

④ ”مس ابن ماجہ“، أبواب النکاح، باب افضل النساء، الحدیث: ۱۸۵۷، ص ۴۱۴.

⑤ تلاش کرنے والی۔

⑥ ”المعجم الکبیر“، الحدیث: ۱۱۲۷۵، ج ۱۱، ص ۱۰۹.

⑦ ”المسند“، لإمام أحمد بن حنبل، مسند أبی اسحاق سعد بن أبی وقاص، الحدیث: ۱۴۴۵، ج ۱، ص ۳۵۷.

نیک بی بی نصیب کی اس کے نصف<sup>(۱)</sup> دین پر اعانت<sup>(۲)</sup> فرمائی تو نصف باقی میں اللہ (عزوجل) سے ڈرے (تقویٰ پر ہیزگاری کرے)۔<sup>(۳)</sup>

**حدیث ۹:** بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے (نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے)۔ ① مال و ② حسب و ③ جمال و ④ دین اور تو دین والی کو ترجیح دے۔“<sup>(۴)</sup>

**حدیث ۱۰:** ترمذی و ابن حبان و حاکم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین شخصوں کی اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ ① اللہ (عزوجل) کی راہ میں جہاد کرنے والا اور ② مکاتب<sup>(۵)</sup> کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور ③ پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنے والا۔“<sup>(۶)</sup>

**حدیث ۱۱:** ابوداؤد و نسائی و حاکم معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! میں نے عزت و منصب و مال والی ایک عورت پائی، مگر اُس کے بچہ نہیں ہوتا کیا میں اُس سے نکاح کر لوں؟ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے منع فرمایا۔ پھر دوبارہ حاضر ہو کر عرض کی، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے منع فرمایا، تیسری مرتبہ حاضر ہو کر پھر عرض کی، ارشاد فرمایا ”ایسی عورت سے نکاح کرو، جو محبت کرنے والی، بچہ جننے والی ہو کہ میں تمہارے ساتھ اور امتوں پر کثرت ظاہر کرنے والا ہوں۔“<sup>(۷)</sup>

**حدیث ۱۲:** ابن ابی حاتم ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، انھوں نے فرمایا کہ: اللہ (عزوجل) نے جو شخص نکاح کا حکم فرمایا، تم اُسکی اطاعت کرو اُس نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اگر وہ فقیر ہوں گے تو اللہ (عزوجل) انھیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔“<sup>(۸)</sup>

① نصف یعنی آدھا۔

② بدد کرنا۔

③ ”المعجم الأوسط“، باب الالف، الحديث: ۹۷۲، ج ۱، ص ۲۷۹۔

④ ”صحيح البخاري“، كتاب النكاح، باب الاكفاء في الدين، الحديث: ۵۰۹۰، ص ۴۲۹۔

⑤ مكاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس سے آقا نے کہہ دیا ہو کہ تو اتنی رقم مجھے دیدے تو تو آزاد ہے۔

⑥ ”جامع الترمذی“، أبواب فضائل الجهاد، باب ما جاء في المعاهد، إلخ، الحديث: ۱۶۶۱، ج ۳، ص ۲۴۷۔

⑦ ”مس أبي داود“، كتاب النكاح، باب السهي عن تزويج من لم يلد من النساء الحديث: ۲۰۵۰، ج ۲، ص ۳۱۹۔

⑧ ”کنز العمال“، كتاب النكاح، رقم: ۴۵۵۷۶، ج ۱۶، ص ۲۰۳۔

**حدیث ۱۳:** ابو یعلیٰ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں: ”جب تم میں کوئی نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے ہائے افسوس! ابن آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی دین بچا لیا۔“ (۱)

**حدیث ۱۴:** ایک روایت میں ہے، کہ فرماتے ہیں: ”جو اتنا مال رکھتا ہے کہ نکاح کر لے، پھر نکاح نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔“ (۲)

## مسائل فقہیہ

نکاح اُس عقد کو کہتے ہیں جو اس لیے مقرر کیا گیا کہ مرد کو عورت سے جماع وغیرہ حلال ہو جائے۔

**مسئلہ ۱:** خنثی مشکل یعنی جس میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں پائی جائیں اور یہ ثابت نہ ہو کہ مرد ہے یا عورت، اُس سے نہ مرد کا نکاح ہو سکتا ہے نہ عورت کا۔ اگر کیا گیا تو باطل ہے، ہاں بعد نکاح اگر اُس کا عورت ہونا متعین ہو جائے اور نکاح مرد سے ہوا ہے تو صحیح ہے۔ یو ہیں اگر عورت سے نکاح ہوا اور اُس کا مرد ہونا قرار پا گیا، خنثی مشکل کا نکاح خنثی مشکل سے بھی نہیں ہو سکتا مگر اُسی صورت میں کہ ایک کا مرد ہونا دوسرے کا عورت ہونا متحقق (۳) ہو جائے۔ (۴) (رد المحتار)

**مسئلہ ۲:** مرد کا پری سے یا عورت کا جن سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ (۵) (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۳:** یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ بن مانس آدمی کی شکل کا ایک جانور ہوتا ہے اگر واقعی ہے تو اُس سے بھی نکاح نہیں ہو سکتا کہ وہ انسان نہیں جیسے پانی کا انسان (۶) کہ دیکھنے سے بالکل انسان معلوم ہوتا ہے اور حقیقہً وہ انسان نہیں۔

## (نکاح کے احکام)

**مسئلہ ۴:** اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عنین (نامرد) ہو اور مہر و نفقہ (۷) پر قدرت بھی ہو تو نکاح سُنتِ مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اڑا رہنا گناہ ہے اور اگر حرام سے بچنا یا اتباعِ سُنتِ وقیل حکم یا اولاد حاصل ہونا مقصود

① ”کبر العباد“، کتاب النکاح، رقم ۴۴۴۴۷، ج ۱، ص ۱۱۸

② ”المصنف“ لابن ابی شیبہ، کتاب النکاح، فی الترویج من کلام یامر بہ ویحث علیہ، ج ۳، ص ۲۷۰

③ یعنی ثابت۔

④ ”رد المحتار“، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۶۹

⑤ ”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۷۰

⑥ پانی کا انسان یہ ایک قسم کی دریائی مخلوق ہے جس کی شکل انسان کے مشابہ ہوتی ہے فرق صرف یہ ہے کہ پانی کے انسان کی دم بھی ہوتی ہے بعض اوقات دکھائی بھی دیتا ہے۔ (حیاء النحوی ان الکبریٰ، ج ۱، ص ۱۶۹)۔ علیہ

⑦ کپڑے، کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات۔

ہے تو ثواب بھی پائے گا اور اگر محض لذت یا قضاے شہوت<sup>(۱)</sup> منظور ہو تو ثواب نہیں۔<sup>(۲)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۵:** شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو معاذ اللہ اندیشہ زنا ہے اور مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح واجب۔  
یوہیں جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ اٹھنے سے روک نہیں سکتا یا معاذ اللہ ہاتھ سے کام لینا پڑے گا<sup>(۳)</sup> تو نکاح واجب ہے۔<sup>(۴)</sup>  
(درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۶:** یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہو جائے گا تو فرض ہے کہ نکاح کرے۔<sup>(۵)</sup> (درمختار)  
**مسئلہ ۷:** اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو مکروہ ہے اور ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام مگر نکاح بہر حال ہو جائے گا۔<sup>(۶)</sup> (درمختار)  
**مسئلہ ۸:** نکاح اور اس کے حقوق ادا کرنے میں اور اولاد کی تربیت میں مشغول رہنا، نوافل میں مشغولی سے بہتر ہے۔<sup>(۷)</sup> (ردالمحتار)

## (نکاح کے مستحبات)

**مسئلہ ۹:** نکاح میں یہ امور مستحب ہیں:

علائیہ ہونا۔ نکاح<sup>۱</sup> سے پہلے خطبہ پڑھنا، کوئی سا خطبہ ہو اور بہتر وہ ہے جو حدیث<sup>(۸)</sup> میں وارد ہوا۔ مسجد<sup>۲</sup> میں ہونا۔ جمعہ<sup>۳</sup>

یعنی شہوت کو پورا کرنا۔

۱۔ الدرالمختار و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: کثیرا ما يتساهل في اطلاق المستحب على السنة، ج ۴، ص ۷۳  
۲۔ ہاتھ سے کام لینا پڑے گا یعنی مشت زنی کرنی پڑے گی۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ ج ۲۲، ص ۲۰۲ پر فرماتے ہیں یہ فعل ناپاک حرام و ناجائز ہے حدیث شریف میں ہے "ساکح البد معون" خلق لکے والے (مشت زنی کرنے والے) پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے (کشف الخفاء، حرف النون، ج ۲، ص ۲۹۱)۔ علیہ  
۳۔ الدرالمختار و "ردالمختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۷۲  
۴۔ الدرالمختار، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۷۲  
۵۔ المرجع السابق، ص ۷۴  
۶۔ "ردالمختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۶۶  
۷۔ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَعِيزُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسَانَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّهُ فَلَا مُهْدِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴿١﴾ (پ ۴، اساء ۱)

کے دن۔ گواہان<sup>۵</sup> عادل کے سامنے۔ عورت<sup>۱</sup> عمر، حسب<sup>(۱)</sup>، مال، عزت میں مرد سے کم ہو اور چال چلن اور اخلاق و تقویٰ و جمال میں بیش<sup>(۲)</sup> ہو۔<sup>(۳)</sup> (در مختار) حدیث میں ہے: ”جو کسی عورت سے بوجہ اسکی عزت کے نکاح کرے، اللہ (عز و جل) اسکی ذلت میں زیادتی<sup>(۴)</sup> کرے گا اور جو کسی عورت سے اس کے مال کے سبب نکاح کرے گا، اللہ تعالیٰ اسکی حق جی ہی بڑھائے گا اور اس کے حسب کے سبب نکاح کرے گا تو اس کے کمینہ پن میں زیادتی فرمائے گا اور جو اس لیے نکاح کرے کہ ادھر ادھر نگاہ نہ اٹھے اور پاکدامنی حاصل ہو یا صلہ رحم کرے تو اللہ عز و جل اس مرد کے لیے اس عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لیے مرد میں۔“<sup>(۵)</sup> (رواہ الطبرانی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کذا فی الفتح)<sup>(۶)</sup>

مسئلہ ۱۰: جس سے نکاح کرنا ہو اسے کسی معتبر عورت کو بھیج کر دکھوالے اور عادت و اطوار و سلیقہ<sup>(۷)</sup> وغیرہ کی خوب جانچ کر لے کہ آئندہ خرابیاں نہ پڑیں۔ کو آرمی عورت سے اور جس سے اولاد زیادہ ہونے کی امید ہو نکاح کرنا بہتر ہے۔ سن رسیدہ<sup>(۸)</sup> اور بد خلق<sup>(۹)</sup> اور زانیہ سے نکاح نہ کرنا بہتر۔<sup>(۱۰)</sup> (رد المحتار)

مسئلہ ۱۱: عورت کو چاہیے کہ مرد دیندار، خوش خلق<sup>(۱۱)</sup>، مال دار، سخی سے نکاح کرے، فایق بدکار سے نہیں۔ اور یہ بھی نہ چاہیے کہ کوئی اپنی جوان لڑکی کا بوڑھے سے نکاح کر دے۔<sup>(۱۲)</sup> (رد المحتار)

یہ مستحبات نکاح بیان ہوئے، اگر اس کے خلاف نکاح ہوگا جب بھی ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۲: ایجاب و قبول یعنی مثلاً ایک کہے میں نے اپنے کو تیری زوجیت میں دیا۔ دوسرا کہے میں نے قبول کیا۔ یہ

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (ب ۴، آل عمران ۱۰۲)

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَخُذُوا أَمْرًا وَسْئَلُوا شُيُخْرًا يُبَيِّنُ لَكُمْ أَمْرَكُمْ وَيَفْزَعُكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَهُوَ يُعْجِبُ اللَّهَ وَهُوَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (ب ۲۲، الأحزاب ۷۰-۷۱) ۱۲ امہ

۱ خاندانی شان۔

۲ ”الدر المختار“، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۷۵۔

۳ یعنی اضافہ۔

۴ ”المعجم الاوسط“، الحدیث ۲۳۴۲، ج ۲، ص ۱۸۔

۵ اس حدیث کو امام طبرانی علیہ رحمۃ اللہ الحادی نے حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، فتح القدیر میں یوں ہی ہے۔۔۔ علیہ ہر کام کاج۔

۶ یعنی زیادہ عمر والی۔

۷ برے اخلاق والی۔

۸ ”ردالمحتار“، کتاب النکاح، مطلب: کثیر اما یتساهل فی اطلاق المستحب علی السہ، ج ۴، ص ۷۶، وغیرہ

۹ اچھے اخلاق والا۔

۱۰ المرجع السابق، ص ۷۷۔



نکاح کے رکن ہیں۔ پہلے جو کہے وہ ایجاب ہے اور اُس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں۔ یہ کچھ ضرور نہیں کہ عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کی طرف سے قبول بلکہ اس کا الٹا بھی ہو سکتا ہے۔<sup>(۱)</sup> (در مختار، رد المحتار)

## (ایجاب و قبول کی صورتیں)

**مسئلہ ۱۳:** ایجاب و قبول میں ماضی کا لفظ<sup>(۲)</sup> ہونا ضروری ہے، مثلاً یوں کہے کہ میں نے اپنا یا اپنی لڑکی یا اپنی موکلہ<sup>(۳)</sup> کا تجھ سے نکاح کیا یا ان کو تیرے نکاح میں دیا، وہ کہے میں نے اپنے لیے یا اپنے بیٹے یا موکل (۴) کے لیے قبول کیا یا ایک طرف سے امر کا صیغہ ہو<sup>(۵)</sup> دوسری طرف سے ماضی کا، مثلاً یوں کہ تو مجھ سے اپنا نکاح کر دے یا تو میری عورت ہو جا، اُس نے کہا میں نے قبول کیا یا زوجیت میں دیا ہو جائے گا یا ایک طرف سے حال کا صیغہ ہو<sup>(۶)</sup> دوسری طرف سے ماضی کا، مثلاً کہے تو مجھ سے اپنا نکاح کرتی ہے اُس نے کہا کیا تو ہو گیا یا یوں کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں اُس نے کہا میں نے قبول کیا تو ہو جائے گا، ان دونوں صورتوں میں پہلے شخص کو اس کی ضرورت نہیں کہ کہے میں نے قبول کیا۔ اور اگر کہا تو نے اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دیا اُس نے کہا کر دیا یا کہا ہاں تو جب تک پہلا شخص یہ نہ کہے کہ میں نے قبول کیا نکاح نہ ہوگا اور ان لفظوں سے کہ نکاح کروں گا یا قبول کروں گا نکاح نہیں ہو سکتا۔<sup>(۷)</sup> (در مختار، عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۱۴:** بعض ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں ایک ہی لفظ سے نکاح ہو جائے، مثلاً چچا کی نابالغ لڑکی سے نکاح کرنا چاہتا ہے اور ولی<sup>(۸)</sup> یہی ہے تو دو گواہوں کے سامنے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ میں نے اُس سے اپنا نکاح کیا یا لڑکا لڑکی دونوں نابالغ ہیں اور ایک ہی شخص دونوں کا ولی ہے یا مرد و عورت دونوں نے ایک شخص کو وکیل کیا۔ اُس ولی یا وکیل نے یہ کہا کہ میں نے فلاں کا فلاں کے ساتھ نکاح کر دیا ہو گیا۔ ان سب صورتوں میں قبول کی کچھ حاجت نہیں۔<sup>(۹)</sup> (جوہرۃ نیرہ)

**مسئلہ ۱۵:** دونوں موجود ہیں ایک نے ایک پر چڑھ کر لکھا میں نے تجھ سے نکاح کیا، دوسرے نے بھی لکھ کر دیا یا زبان سے کہ میں نے قبول کیا نکاح نہ ہوا اور اگر ایک موجود ہے دوسرا غائب، اُس غائب نے لکھ بھیجا اس موجود نے گواہوں کے سامنے

- ① "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب کثیر اما بتساهل فی اطلاق المستحب علی السنة ح ۴، ص ۷۸.
- ② یعنی ایسا لفظ جس میں گزشتہ زمانے کا معنی پایا جائے۔
- ③ یعنی وہ مرد جو اپنے نکاح کیسے کسی دوسرے کو وکیل بنائے۔
- ④ یعنی ایسا لفظ جس میں موجودہ زمانے کا معنی پایا جائے۔
- ⑤ "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۷۸.
- ⑥ یعنی سر پرست۔
- ⑦ و "فتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب الثانی فیما يتصور به النکاح ح ۱، ص ۲۷۰، وغیرہما.
- ⑧ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب النکاح، الجزء الثانی، ص ۱.

پڑھایا کہ فداں نے ایسا لکھا میں نے اپنا نکاح اُس سے کیا تو ہو گیا اور اگر اُس کا لکھا ہوا نہ سُنا یا نہ بتایا فقط اتنا کہہ دیا کہ میں نے اُس سے اپنا نکاح کر دیا تو نہ ہوا۔ ہاں اگر اُس میں امر کا لفظ تھا، مثلاً تُو مجھ سے نکاح کر تو گواہوں کو خط سُنانے یا مضمون بتانے کی حاجت نہیں اور اگر اس موجود نے اُس کے جواب میں زبان سے کچھ نہ کہا بلکہ وہ الفاظ لکھ دیے جب بھی نہ ہوا۔<sup>(۱)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۶:** عورت نے مرد سے ایجاب کے الفاظ کہے مرد نے اُس کے جواب میں قبول کے لفظ نہ کہے اور مہر کے روپے دیدیے تو نکاح نہ ہوا۔<sup>(۲)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۷:** یہ اقرار کہ یہ میری عورت ہے نکاح نہیں یعنی اگر پیشتر سے نکاح نہ ہوا تھا تو فقط یہ اقرار نکاح قرار نہ پائے گا، البتہ قاضی کے سامنے دونوں ایسا اقرار کریں تو وہ حکم دے دے گا کہ یہ میاں بی بی ہیں اور اگر گواہوں کے سامنے اقرار کیا، گواہوں نے کہا تم دونوں نے نکاح کیا، کہا ہاں تو ہو گیا۔<sup>(۳)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۸:** نکاح کی اضافت<sup>(۴)</sup> کُل کی طرف ہو<sup>(۵)</sup> یا ایسے عضو کی طرف جسے بول کر کُل مراد لیتے ہیں مثلاً سرو گردن تو اگر یہ کہا کہ نصف سے نکاح کیا نہ ہوا۔<sup>(۶)</sup> (درمختار وغیرہ)

## (الفاظ نکاح)

**مسئلہ ۱۹:** الفاظ نکاح دو قسم ہیں:

ایک صریح<sup>(۷)</sup>، یہ صرف دو لفظ ہیں۔ نکاح و تزوج، باقی کنایہ ہیں۔ الفاظ کنایہ<sup>(۸)</sup> میں اُن لفظوں سے نکاح ہو سکتا ہے

① "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب التروح بارسال کتاب، ج ۴، ص ۸۳.

② "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: کثیر اما يتساهل في اطلاق المستحب على السنة، ج ۴، ص ۸۲.

③ "اندر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: التروح بارسال کتاب، ج ۴، ص ۸۴.

④ یعنی نسبت۔

⑤ مثلاً یوں کہے، میں نے تجھ سے نکاح کیا۔

⑥ "اندر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۸۴، وغیرہ.

⑦ صریح: یعنی ایسا کلام جس سے نکاح مراد ہونا ظاہر ہو۔

⑧ کنایہ: یعنی ایسا کلام جس کے استعمال معنی میں ایک سے زیادہ معنوں کا احتمال ہو۔

جن سے خود شے ملک میں آ جاتی ہے، مثلاً ہبہ، تملیک، صدقہ، عطیہ، بیع، شرا<sup>(۱)</sup> مگر ان میں قرینہ کی ضرورت ہے کہ گواہ اُسے نکاح سمجھیں۔<sup>(۲)</sup> (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: ایک نے دوسرے سے کہا میں نے اپنی یہ لونڈی تجھے ہبہ کی تو اگر یہ پتا چلتا ہے کہ نکاح ہے، مثلاً گواہوں کو بلا کر اُن کے سامنے کہنا اور مہر کا ذکر وغیرہ تو یہ نکاح ہو گیا اور اگر قرینہ نہ ہو، مگر وہ کہتا ہے میں نے نکاح مراد لیا تھا اور جسے ہبہ کی وہ اس کی تصدیق کرتا ہے جب بھی نکاح ہے اور اگر وہ تصدیق نہ کرے تو ہبہ قرار دیا جائے گا اور آزاد عورت کی نسبت یہ الفاظ کہے تو نکاح ہی ہے۔ قرینہ کی حاجت نہیں مگر جب ایسا قرینہ پایا جائے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح نہیں تو نہیں، مثلاً معاذ اللہ کسی عورت سے زنا کی درخواست کی، اُس نے کہا میں نے اپنے کو تجھے ہبہ کر دیا، اس نے کہا قبول کیا تو نکاح نہ ہوا یا لڑکی کے باپ نے کہا یہ لڑکی خدمت کے لیے میں نے تجھے ہبہ کر دی اس نے قبول کیا تو یہ نکاح نہیں، مگر جبکہ اس لفظ سے نکاح مراد لیا تو ہو جائے گا۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۱: عورت سے کہا تو میری ہو گئی، اُس نے کہا ہاں یا میں تیری ہو گئی یا عورت سے کہا بعض اتنے کے تو میری عورت ہو جا، اُس نے قبول کیا یا عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے اپنی شادی کی مرد نے قبول کیا یا مرد نے عورت سے کہا تو نے اپنے کو میری عورت کیا، اُس نے کہا کیا تو ان سب صورتوں میں نکاح ہو جائے گا۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: جس عورت کو بائن طلاق<sup>(۵)</sup> دی ہے، اُس نے گواہوں کے سامنے کہا میں نے اپنے کو تیری طرف واپس کیا، مرد نے قبول کیا نکاح ہو گیا۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری) اجنبی عورت اگر یہ لفظ کہے تو نہ ہوگا۔

۱ مثلاً عورت نے یوں کہا کہ میں نے اپنی ذات تمہیں ہبہ کر دی یا میں نے تجھے اپنی ذات کا مالک بنا دیا یا میں نے اپنی ذات تمہیں بطور صدقہ دے دی، یا یوں کہے کہ میں نے تمہیں اس قدر روپے کے عوض خرید لیا۔

۲ "الدرالمختار"، کتاب النکاح، مطلب: التزوج بارسال کتاب، ج ۴، ص ۸۹-۹۱

و "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب النکاح، الباب الثانی، فیما یعقد بہ النکاح وما لا یعقد، ج ۱، ص ۲۷۰، ۲۷۱.

۳ "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: التزوج بارسال کتاب، ج ۴، ص ۹۱

و "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب النکاح، الباب الثانی، فیما یعقد بہ النکاح وما لا یعقد، ج ۱، ص ۲۷۰، ۲۷۱

۴ "افتاویٰ الہدیہ"، المرجع السابق، ص ۲۷۱.

۵ طلاق بائن یعنی ایسی طلاق جس سے عورت فوراً نکاح سے نکل جاتی ہے۔ ہاں اپنی رضامندی سے نکاح کر سکتے ہیں عدت کے اندر خواہ بعد میں۔

۶ "افتاویٰ الہدیہ"، کتاب النکاح، الباب الثانی، فیما یعقد بہ النکاح وما لا یعقد، ج ۱، ص ۲۷۱

**مسئلہ ۲۳:** کسی نے دوسرے سے کہا، اپنی لڑکی کا مجھ سے نکاح کر دے، اُس نے کہا اسے اُٹھالے جایا تو جہاں چاہے لے جاتا تو نکاح نہ ہوا۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۴:** ایک شخص نے متغنی کا پیغام کسی کے پاس بھیجا، ان پیغام لے جانے والوں نے وہاں جا کر کہا، تو نے اپنی لڑکی ہمیں دی، اُس نے کہا دی، نکاح نہ ہوا۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۵:** لڑکے کے باپ نے گواہوں سے کہا، میں نے اپنے لڑکے کا نکاح فلاں کی لڑکی کے ساتھ اتنے مہر پر کر دیا تم گواہ ہو جاؤ پھر لڑکی کے باپ سے کہا گیا، کیا ایسا نہیں ہے؟ اُس نے کہا ایسا ہی ہے اور اس کے سوا کچھ نہ کہا تو بہتر یہ ہے کہ نکاح کی تجدید کی جائے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۶:** لڑکے کے باپ نے لڑکی کے باپ کے پاس پیغام دیا، اُس نے کہا میں نے تو اس کا فلاں سے کر دیا ہے اس نے کہا نہیں تو اُس نے کہا اگر میں نے اُس سے نکاح نہ کیا ہو تو تیرے بیٹے سے کر دیا، اس نے کہا میں نے قبول کیا بعد کو معلوم ہوا کہ اُس لڑکی کا نکاح کسی سے نہیں ہوا تھا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۷:** عورت نے مرد سے کہا میں نے تجھ سے اپنا نکاح کیا اس شرط پر کہ مجھے اختیار ہے جب چاہوں اپنے کو طلاق دے لوں، مرد نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا اور عورت کو اختیار رہا جب چاہے اپنے کو طلاق دے لے۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۸:** نکاح میں خیار رویت خیار عیب خیار شرط مطلقاً نہیں، خواہ مرد کو خیار<sup>(۶)</sup> ہو یا عورت کے لیے یادوںوں کے لیے۔ تین دن کا خیار ہو یا کم یا زائد کا مثلاً اندھے، لنگھے،<sup>(۷)</sup> اپانچ نہ ہونے کی شرط لگائی یا یہ شرط کی کہ خوی صورت ہو اور اس کے خلاف نکلا یا مرد نے شرط لگائی کہ کو آری ہو اور ہے اس کے خلاف تو نکاح ہو جائے گا اور شرط باطل۔ یوہیں عورت نے شرط لگائی کہ مرد شہری ہو نکلا دیہاتی تو اگر کفو ہے نکاح ہو جائے گا اور عورت کو کچھ اختیار نہیں یا اس شرط پر نکاح ہوا کہ باپ کو اختیار ہے تو نکاح ہو گیا اور اُسے اختیار نہیں۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری)

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب الثانی، فیما یعقد بہ النکاح وما لا یعقد، ج ۱، ص ۲۷۲.

② "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب الثانی، فیما یعقد بہ النکاح وما لا یعقد، ج ۱، ص ۲۷۲.

③ المرجع السابق.

④ المرجع السابق، ص ۲۷۳.

⑤ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب الثانی، فیما یعقد بہ النکاح وما لا یعقد، ج ۱، ص ۲۷۳.

⑥ اختیار۔ ⑦ ہاتھ پاؤں سے معذور۔

⑧ "الفتاویٰ الہندیہ"، المرجع السابق، ص ۲۷۳.

**مسئلہ ۲۹:** نکاح میں مہر کا ذکر ہو تو ایجاب پورا جب ہوگا کہ مہر بھی ذکر کر لے، مثلاً یہ کہتا تھا کہ فلاں عورت تیرے نکاح میں دی بعوض ہزار روپے کے اور مہر کے ذکر سے پیشتر اُس نے کہا میں نے قبول کی، نکاح نہ ہوا کہ ابھی ایجاب پورا نہ ہوا تھا اور اگر مہر کا ذکر نہ ہوتا تو ہو جاتا۔<sup>(۱)</sup> (ردالمحتار، رد المحتار)

**مسئلہ ۳۰:** کسی نے لڑکی کے باپ سے کہا، میں تیرے پاس اس لیے آیا کہ تُو اپنی لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دے۔ اس نے کہا میں نے اس کو تیرے نکاح میں دیا نکاح ہو گیا، قبول کی بھی حاجت نہیں بلکہ اُسے اب یہ اختیار نہیں کہ نہ قبول کرے۔<sup>(۲)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۱:** کسی نے کہا تو نے لڑکی مجھے دی، اُس نے کہا دی، اگر نکاح کی مجلس ہے تو نکاح ہے اور منقہ کی ہے تو منقہ۔<sup>(۳)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۲:** عورت کو اپنی ذلہن یا بی بی کہہ کر پکارا، اُس نے جواب دیا تو اس سے نکاح نہیں ہوتا۔<sup>(۴)</sup> (ردالمحتار)

## (نکاح کے شرائط)

نکاح کے لیے چند شرطیں ہیں:

- ① عاقل ہونا۔ مجنون یا نابالغ بچہ نے نکاح کیا تو منعقد ہی نہ ہوا۔
- ② بلوغ۔ نابالغ اگر سمجھ وال ہے تو منعقد ہو جائے گا مگر ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا۔
- ③ گواہ ہونا۔ یعنی ایجاب و قبول دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کے سامنے ہوں۔ گواہ آزاد، عاقل، بالغ ہوں اور سب نے ایک ساتھ نکاح کے الفاظ سنے۔ بچوں اور پاگلوں کی گواہی سے نکاح نہیں ہو سکتا، نہ غلام کی گواہی سے اگرچہ مدثر یا مکاتب ہو۔

مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت کے ساتھ ہے تو گواہوں کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے، لہذا مسلمان مرد و عورت کا نکاح کافر کی شہادت سے نہیں ہو سکتا اور اگر کتا بیہ سے مسلمان مرد کا نکاح ہو تو اس نکاح کے گواہ ذمی کافر بھی ہو سکتے ہیں، اگرچہ

① "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب النکاح بار سال کتاب، ج ۴، ص ۸۵

② "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: کثیر ما ینسأھل فی اطلاق المستحب علی السق، ج ۴، ص ۸۲

③ ... المرجع السابق.

④ ... المرجع السابق.

عورت کے مذہب کے خلاف گواہوں کا مذہب ہو، مثلاً عورت نصرانیہ ہے اور گواہ یہودی یا بالعکس۔ یوہیں اگر کافر و کافرہ کا نکاح ہو تو اس نکاح کے گواہ کافر بھی ہو سکتے ہیں اگرچہ دوسرے مذہب کے ہوں۔

**مسئلہ ۳۳:** سمجھ وال بچے یا غلام کے سامنے نکاح ہوا اور مجلس نکاح میں وہ لوگ بھی تھے جو نکاح کے گواہ ہو سکتے ہیں پھر وہ بچہ بالغ ہو کر یا غلام آزاد ہونے کے بعد اُس نکاح کی گواہی دیں کہ ہمارے سامنے نکاح ہوا اور اُس وقت ہمارے سوا نکاح میں اور لوگ بھی موجود تھے، جن کی گواہی سے نکاح ہوا تو اُن کی گواہی مان لی جائے گی۔<sup>(۱)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۳۴:** مسلمان کا نکاح ذمیہ سے ہوا اور گواہ ذمی تھے، اب اگر مسلمان نے نکاح سے انکار کر دیا تو ان کی گواہی سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۳۵:** صرف عورتوں یا غصے کی گواہی سے نکاح نہیں ہو سکتا، جب تک ان میں کے دو کے ساتھ ایک مرد نہ ہو۔<sup>(۳)</sup> (خانیہ)

**مسئلہ ۳۶:** سوتے ہوؤں کے سامنے ایجاب و قبول ہوا تو نکاح نہ ہوا۔ یوہیں اگر دونوں گواہ بہرے ہوں کہ اُنھوں نے الفاظ نکاح نہ سنے تو نکاح نہ ہوا۔<sup>(۴)</sup> (خانیہ)

**مسئلہ ۳۷:** ایک گواہ سُٹھا ہوا ہے اور ایک بہرا، بہرے نے نہیں سُنا اور اُس سُٹنے والے یا کسی اور نے چلا کر اُس کے کان میں کہا نکاح نہ ہوا، جب تک دونوں گواہ ایک ساتھ عاقدین<sup>(۵)</sup> سے نہ سنیں۔<sup>(۶)</sup> (خانیہ)

**مسئلہ ۳۸:** ایک گواہ نے سُنا دوسرے نے نہیں پھر لفظ کا اعادہ کیا<sup>(۷)</sup>، اب دوسرے نے سُنا پہلے نے نہیں تو نکاح نہ ہوا۔<sup>(۸)</sup> (خانیہ)

① "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطبوعہ: المصنف کبیر فی العلم بحجور الاقتداء بہ، ج ۴، ص ۹۹.

② "... الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۰۱.

③ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، فصل فی شرائط النکاح، ج ۱، ص ۱۵۶.

④ ... المرجع السابق.

⑤ عاقدین یعنی معاملہ کے دونوں فریق مثلاً دولہا وکیل یا دولہا اور دلہن۔

⑥ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، فصل فی شرائط النکاح، ج ۱، ص ۱۵۶.

⑦ یعنی اس لفظ کو دہرایا۔

⑧ "الفتاویٰ الخانیہ"، المرجع السابق.

**مسئلہ ۳۹:** گوئلے گواہ نہیں ہو سکتے کہ جو گونگا ہوتا ہے بہرا بھی ہوتا ہے، ہاں اگر گونگا ہو اور بہرا نہ ہو تو ہو سکتا ہے۔<sup>(۱)</sup> (ہندیہ)

**مسئلہ ۴۰:** عاقدین گوئلے ہوں تو نکاح اشارے سے ہوگا، لہذا اس نکاح کا گواہ گونگا ہو سکتا ہے اور بہرا بھی۔<sup>(۲)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۴۱:** گواہ دوسرے ملک کے ہیں کہ یہاں کی زبان نہیں سمجھتے، تو اگر یہ سمجھ رہے ہیں کہ نکاح ہو رہا ہے اور الفاظ بھی سنے اور سمجھے یعنی وہ الفاظ زبان سے ادا کر سکتے ہیں اگرچہ ان کے معنی نہیں سمجھتے نکاح ہو گیا۔<sup>(۳)</sup> (خانیہ، عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ ۴۲:** نکاح کے گواہ فاسق ہوں یا اندھے یا ان پر تہمت کی حد<sup>(۴)</sup> لگائی گئی ہو تو ان کی گواہی سے نکاح منعقد ہو جائے گا، مگر عاقدین میں سے اگر کوئی انکار کر بیٹھے تو ان کی شہادت سے نکاح ثابت نہ ہوگا۔<sup>(۵)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۴۳:** عورت یا مرد یا دونوں کے بیٹے گواہ ہوئے نکاح ہو جائے گا مگر میاں بی بی میں سے اگر کسی نے نکاح سے انکار کر دیا، تو ان لڑکوں کی گواہی اپنے باپ یا ماں کے حق میں مفید نہیں، مثلاً مرد کے بیٹے گواہ تھے اور عورت نکاح سے انکار کرتی ہے، اب شوہر نے اپنے بیٹوں کو گواہی کے لیے پیش کیا، تو ان کی گواہی اپنے باپ کے لیے نہیں مانی جائے گی اور اگر وہ دونوں گواہ دونوں کے بیٹے ہوں یا ایک ایک کا، دوسرا دوسرے کا تو ان کی گواہی کسی کے لیے نہیں مانی جائے گی۔<sup>(۶)</sup> (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۴۴:** کسی نے اپنی باغذ لڑکی کا نکاح اُس کی اجازت سے کر دیا اور اپنے بیٹوں کو گواہ بنایا، اب لڑکی کہتی ہے کہ میں نے اذن نہیں دیا اور اس کا باپ کہتا ہے دیا تو لڑکوں کی گواہی کہ اذن دیا تھا مقبول نہیں۔<sup>(۷)</sup> (خانیہ)

**مسئلہ ۴۵:** ایک شخص نے کسی سے کہا کہ میری تاباغذ لڑکی کا نکاح فلاں سے کر دے، اس نے ایک گواہ کے سامنے کر دیا

① "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب الأول فی تعمیرہ شرعاً وصفۃ ورکنہ، .. إلخ، ج ۱، ص ۲۶۸.

② "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب الخصاف کبیر فی العلم... إلخ، ج ۴، ص ۹۹.

③ "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب الخصاف کبیر فی العلم... إلخ، ج ۴، ص ۱۰۰.

④ و "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب الأول فی تعمیرہ شرعاً وصفۃ ورکنہ، ج ۱، ص ۲۶۸.

⑤ یعنی حد قذف۔ جمیع زنانہ کی شرعی سزا، آزاد پر اسی (۸۰) کوڑے ہے اور غلام پر چالیس (۴۰)۔

⑥ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب الخصاف کبیر فی العلم... إلخ، ج ۴، ص ۱۰۰.

⑦ "الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۰۱، وغیرہ.

⑧ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، فصل فی شرائط النکاح، ج ۱، ص ۱۸۶.



تو اگر لڑکی کا باپ وقت نکاح موجود تھا تو نکاح ہو گیا کہ وہ دونوں گواہ ہو جائیں گے اور باپ عاقد<sup>(۱)</sup> اور موجود نہ تھا تو نہ ہوا۔ یو ہیں اگر بالغہ کا نکاح اُس کی اجازت سے باپ نے ایک شخص کے سامنے پڑھایا، اگر لڑکی وقت عقد<sup>(۲)</sup> موجود تھی ہو گیا ورنہ نہیں۔ یو ہیں اگر عورت نے کسی کو اپنے نکاح کا وکیل کیا، اُس نے ایک شخص کے سامنے پڑھادیا تو اگر موکلہ موجود ہے ہو گیا ورنہ نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ موکل اگر بوقت عقد موجود ہے تو اگر چہ وکیل عقد کر رہا ہے مگر موکل عاقد قرار پائے گا اور وکیل گواہ مگر یہ ضرور ہے کہ گواہی دیتے وقت اگر وکیل نے کہا، میں نے پڑھایا ہے تو شہادت نامقبول ہے کہ یہ خود اپنے فعل کی شہادت ہوئی۔<sup>(۳)</sup> (در مختار وغیرہ)

**مسئلہ ۳۶:** مولیٰ نے اپنی باندی یا غلام کا ایک شخص کے سامنے نکاح کیا، تو اگر چہ وہ موجود ہو نکاح نہ ہوا اور اگر اُسے نکاح کی اجازت دے دی پھر اُس کی موجودگی میں ایک شخص کے سامنے نکاح کیا تو ہو جائے گا۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۳۷:** گواہوں کا ایجاب و قبول کے وقت ہونا شرط ہے، فلہذا اگر نکاح اجازت پر موقوف ہے اور ایجاب و قبول گواہوں کے سامنے ہوئے اور اجازت کے وقت نہ تھے ہو گیا اور اس کا عکس ہوا تو نہیں۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۸:** گواہ اُسی کو نہیں کہتے جو وہ شخص مجلس عقد میں مقرر کر لیے جاتے ہیں، بلکہ وہ تمام حاضرین گواہ ہیں جنہوں نے ایجاب و قبول سنا اگر قابل شہادت<sup>(۶)</sup> ہوں۔

**مسئلہ ۳۹:** ایک گھر میں نکاح ہوا اور یہاں گواہ نہیں، دوسرے مکان میں کچھ لوگ ہیں جن کو انہوں نے گواہ نہیں بنایا مگر وہ وہاں سے سُن رہے ہیں، اگر وہ لوگ انہیں دیکھ بھی رہے ہوں تو اُن کی گواہی مقبول ہے ورنہ نہیں۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۰:** عورت سے اذن لیتے وقت گواہوں کی ضرورت نہیں یعنی اُس وقت اگر گواہ نہ بھی ہوں اور نکاح پڑھاتے وقت ہوں تو نکاح ہو گیا، البتہ اذن کے لیے گواہوں کی یوں حاجت ہے کہ اگر اُس نے انکار کر دیا اور یہ کہ میں نے اذن نہیں دیا تھا تو اب گواہوں سے اس کا اذن دینا ثابت ہو جائے گا۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری، رد المحتار وغیرہما)

۱ یعنی نکاح کرنے والا۔

۲ "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۰۲ وغیرہ۔

۳ المرجع السابق، ص ۱۰۳۔

۴ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، اسباب الأول، ج ۱، ص ۲۶۹۔

۵ گواہی دینے کے اہل۔

۶ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب الأول، ج ۱، ص ۲۶۸۔

۷ المرجع السابق، ص ۲۶۹۔

۸ "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب: هل یعقد النکاح بالاعاظ المصححة... إلخ، ج ۴، ص ۹۸، وغیرہما

## (نکاح کا وکیل خود نکاح پڑھانے دوسرے سے نہ پڑھوانے)

مسئلہ ۵۱: یہ جو تمام ہندوستان میں عام طور پر رواج پڑا ہوا ہے کہ عورت سے ایک شخص اذن<sup>(۱)</sup> لے کر آتا ہے جسے وکیل کہتے ہیں، وہ نکاح پڑھانے والے سے کہہ دیتا ہے میں فلاں کا وکیل ہوں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ نکاح پڑھا دیجیے۔ یہ طریقہ محض غلط ہے۔ وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ اس کام کے لیے دوسرے کو وکیل بنادے، اگر ایسا کیا تو نکاح فضولی ہوا اجازت پر موقوف ہے، اجازت سے پہلے مرد و عورت ہر ایک کو توڑ دینے کا اختیار حاصل ہے بلکہ یوں چاہیے کہ جو پڑھائے وہ عورت یا اس کے ولی کا وکیل بنے<sup>(۲)</sup> خواہ یہ خود اس کے پاس جا کر دکالت حاصل کرے یا دوسرا اس کی دکالت کے لیے اذن لائے کہ فلاں بن فلاں بن فلاں کو ٹوٹنے وکیل کیا کہ وہ تیرا نکاح فلاں بن فلاں بن فلاں سے کر دے۔ عورت کہے ہاں۔

## (منکوحہ کی تعیین)

مسئلہ ۵۲: یہ امر بھی ضروری ہے کہ منکوحہ گواہوں کو معلوم ہو جائے یعنی یہ کہ فلاں عورت سے نکاح ہوتا ہے، اس کے دو طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ اگر وہ مجلس عقد میں موجود ہے تو اس کی طرف نکاح پڑھانے والا اشارہ کر کے کہے کہ میں نے اس کو تیرے نکاح میں دیا اگرچہ عورت کے منہ پر نقاب پڑا ہو،<sup>(۳)</sup> بس اشارہ کافی ہے اور اس صورت میں اگر اس کے یا اس کے باپ دادا کے نام میں غلطی بھی ہو جائے تو کچھ حرج نہیں، کہ اشارہ کے بعد اب کسی نام وغیرہ کی ضرورت نہیں اور اشارے کی تعیین کے مقابل کوئی تعیین نہیں۔

دوسری صورت معلوم کرنے کی یہ ہے کہ عورت اور اس کے باپ اور دادا کے نام یہے جائیں کہ فلاں بنت فلاں بن فلاں اور اگر صرف اسی کے نام لینے سے گواہوں کو معلوم ہو جائے کہ فلاں عورت سے نکاح ہوا تو باپ دادا کے نام لینے کی ضرورت نہیں پھر بھی احتیاط اس میں ہے کہ ان کے نام بھی لیے جائیں اور اس کی اصلاً ضرورت نہیں کہ اسے پہچانتے ہوں بلکہ یہ جاننا کافی ہے کہ فلاں اور فلاں کی بیٹی فلاں کی پوتی ہے اور اس صورت میں اگر اس کے یا اس کے باپ دادا کے نام میں غلطی ہوئی تو نکاح نہ ہوا اور ہر غرض نام لینے سے یہ نہیں کہ ضرور اس کا نام ہی لیا جائے، بلکہ مقصود یہ ہے کہ تعیین ہو جائے، خواہ نام

① یعنی اجازت۔

② یا پھر عورت کا وکیل اس بات کی بھی اجازت حاصل کرے کہ وہ نکاح پڑھانے کے لیے دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے۔

③ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن "فتاویٰ رضویہ" جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۲ پر فرماتے ہیں احوط یہ ہے کہ وہ چہرہ کھلا رکھے۔ .. علیہ

کے ذریعہ سے یا یوں کہ فلاں بن فلاں بن فلاں کی لڑکی اور اگر اُس کی چند لڑکیاں ہوں تو بڑی یا منجھلی (۱) یا منجھلی (۲) یا چھوٹی غرض معین ہو جانا ضرور ہے اور چونکہ ہندوستان میں عورتوں کا نام مجمع میں ذکر کرنا معیوب (۳) ہے، لہذا یہی پچھلا طریقہ یہاں کے حال کے مناسب ہے۔ (۴) (ردالمحتار وغیرہ)

تنبیہ: بعض نکاح خواں کو دیکھا گیا ہے کہ رواج کی وجہ سے نام نہیں لیتے اور نام لینے کو ضروری بھی سمجھتے ہیں، لہذا دولہا کے کان میں چپکے سے لڑکی کا نام ذکر کر دیتے ہیں پھر اُن لفظوں سے ایجاب کرتے ہیں کہ فلاں کی لڑکی جس کا نام تجھے معلوم ہے، میں نے اپنی وکالت سے تیرے نکاح میں دی۔ اس صورت میں اگر اُس کی اور لڑکیاں بھی ہیں تو گواہوں کے سامنے تعین نہ ہوئی، یہاں تک کہ اگر یوں کہا کہ میں نے اپنی موکلہ تیرے نکاح میں دی یا جس عورت نے اپنا اختیار مجھے دے دیا ہے، اُسے تیرے نکاح میں دیا تو فتویٰ اس پر ہے کہ نکاح نہ ہوا۔

مسئلہ ۵۳: ایک شخص کی دولڑکیاں ہیں اور نکاح پڑھانے والے نے کہا کہ فلاں کی لڑکی تیرے نکاح میں دی، تو اُن میں اگر ایک کا نکاح ہو چکا ہے تو ہو گیا کہ وہ جو باقی ہے وہی مراد ہے۔ (۵) (ردالمحتار)

مسئلہ ۵۴: وکیل نے موکلہ کے باپ کے نام میں غلطی کی اور موکلہ کی طرف اشارہ بھی نہ ہو تو نکاح نہیں ہوا۔ یو ہیں اگر لڑکی کے نام میں غلطی کرے جب بھی نہ ہوا۔ (۶) (درمختار)

مسئلہ ۵۵: کسی کی دولڑکیاں ہیں، بڑی کا نکاح کرنا چاہتا ہے اور نام لے دیا چھوٹی کا تو چھوٹی کا نکاح ہوا اور اگر کہا بڑی لڑکی جس کا نام یہ ہے اور نام لیا چھوٹی کا تو کسی کا نہ ہوا۔ (۷) (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۵۶: لڑکی کے باپ نے لڑکے کے باپ سے صرف اتنے لفظ کہے، کہ میں نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا، لڑکے کے باپ نے کہا میں نے قبول کیا تو یہ نکاح لڑکے کے باپ سے ہوا اگرچہ بیشتر (۸) سے خود لڑکے کی نسبت (۹) وغیرہ ہو چکی ہو اور اگر

۱ یعنی درمہائی۔ ۲ یعنی تیسری۔ ۳ با صغیر عیب۔

۱ "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: الخصاف کبیر فی العلم، الخ، ح ۴، ص ۹۸، ۱۰۴، وغیرہ۔

۵ "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: التزوج بارسال کتاب، ح ۴، ص ۸۷۔

۶ "الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۰۴۔

۷ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب فی عطف الخاص علی العام، ح ۴، ص ۱۰۴۔

۸ پہلے۔ ۹ یعنی مفتی۔

یوں کہا، میں نے اپنی لڑکی کا نکاح تیرے لڑکے سے کیا، اُس نے کہا، میں نے قبول کیا تو اب لڑکے سے ہوا، اگرچہ اُس نے یہ نہ کہا کہ میں نے اپنے لڑکے کے لیے قبول کی اور اگر پہلی صورت میں یہ کہتا کہ میں نے اپنے لڑکے کے لیے قبول کی تو لڑکے ہی کا ہوتا۔<sup>(۱)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۵۷:** لڑکے کے باپ نے کہا تو اپنی لڑکی کا نکاح میرے لڑکے سے کر دے، اُس نے کہا میں نے تیرے نکاح میں دی، اس نے کہا میں نے قبول کی تو اسی کا نکاح ہوا، اس کے لڑکے کا نہ ہوا اور ایسا بھی اب نہیں ہو سکتا کہ باپ طلاق دے کر لڑکے سے نکاح کر دے کہ وہ تو ہمیشہ کے لیے لڑکے پر حرام ہو گئی۔<sup>(۲)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۵۸:** عورت سے اجازت لیں تو اس میں بھی زوج<sup>(۳)</sup> اور اُس کے باپ، دادا کے نام ذکر کر دیں کہ جہالت<sup>(۴)</sup> باقی نہ رہے۔

**مسئلہ ۵۹:** عورت نے اذن دیا اگر اُس کو دیکھ رہا ہے اور پہچانتا ہے تو اُس کے اذن کا گواہ ہو سکتا ہے۔ یوہیں اگر مکان کے اندر سے آواز آئی اور اس گھر میں وہ تنہا ہے تو بھی شہادت دے سکتا ہے اور اگر تنہا نہیں اور اذن دینے کی آواز آئی تو اگر بعد میں عورت نے کہا کہ میں نے اذن نہیں دیا تھا تو یہ گواہی نہیں دے سکتا کہ اُس نے اذن دیا تھا مگر واقعی اگر اُس نے اذن دے دیا تھا جب تو پوری طرح سے نکاح ہو گیا، ورنہ نکاح فضولی ہو گا کہ اُس کی اجازت پر موقوف رہے گا۔<sup>(۵)</sup> (ردالمحتار وغیرہ) سنا گیا ہے کہ بعض لڑکیاں اذن دیتے وقت کچھ نہیں بولتیں، دوسری عورتیں ہوں کر دیا کرتی ہیں یہ نہیں چاہیے۔

## ایجاب و قبول کا ایک مجلس میں ہونا

④ ایجاب و قبول دونوں کا ایک مجلس میں ہونا۔ تو اگر دونوں ایک مجلس میں موجود تھے ایک نے ایجاب کیا، دوسرا قبول سے پہلے اٹھ کھڑا ہو یا کوئی ایسا کام شروع کر دیا، جس سے مجلس بدل جاتی ہے<sup>(۶)</sup> تو ایجاب باطل ہو گیا، اب قبول کرنا بیکار ہے پھر سے ہونا چاہیے۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

① "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب فی عطف الخاص علی العام، ج ۴، ص ۱۰۴

② ... المرجع السابق، ص ۱۰۵

③ یعنی لا علمی۔

④ خاوند۔

⑤ "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب الخصاص کبیر فی العلم... إلخ، ج ۴، ص ۹۸، وغیرہ

⑥ مثلاً تین لقمے کھانے، تین گھونٹ پینے، تین کلمے بولنے، تین قدم میدان میں چلنے، نکاح یا خرید و فروخت کرنے، لیٹ کر سو جانے سے مجلس بدل جاتی ہے۔

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الأول فی تفسیرہ شرعاً وصفۃ و رکعہ، ج ۱، ص ۲۶۹

**مسئلہ ۶۰:** مرد نے کہا میں نے فلانی سے نکاح کیا اور وہ وہاں موجود نہ تھی، اُسے خبر پہنچی تو کہا میں نے قبول کیا یا عورت نے کہا میں نے اپنے کوفلاں کی زوجیت میں دیا اور وہ غائب تھا، جب خبر پہنچی تو کہا میں نے قبول کیا تو دونوں صورتوں میں نکاح نہ ہوا۔ اگرچہ جن گواہوں کے سامنے ایجاب ہوا، انھیں کے سامنے قبول بھی ہوا ہو۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۶۱:** اگر ایجاب کے الفاظ خط میں لکھ کر بھیجے اور جس مجلس میں خط اُس کے پاس پہنچے، اُس میں قبول نہ کیا بلکہ دوسری مجلس میں گواہوں کو بلا کر قبول کیا تو ہو جائے گا جب کہ وہ شرطیں پائی جائیں جو اوپر مذکور ہوئیں، جس کے ہاتھ خط بھیجا مرد ہو یا عورت، آزاد<sup>(۲)</sup> ہو یا غیر آزاد، بالغ ہو یا نابالغ، صالح ہو یا فاسق۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۶۲:** کسی کی معرفت ایجاب کے الفاظ کہلا کر بھیجے، اس پیغام پہنچنے والے نے جس مجلس میں پیغام پہنچایا، اس میں قبول نہ کیا پھر دوسری مجلس میں قاصد نے تقاضا کیا اب قبول کیا تو نکاح نہ ہوا۔<sup>(۴)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۶۳:** چلتے ہوئے یا جانور پر سوار جا رہے تھے اور ایجاب و قبول ہوا نکاح نہ ہوا۔ کشتی پر جا رہے تھے اور اس حالت میں ہوا تو ہو گیا۔<sup>(۵)</sup> (ردالمحتار وغیرہ)

**مسئلہ ۶۴:** ایجاب کے بعد فوراً قبول کرنا شرط نہیں جب کہ مجلس نہ بدلی ہو، لہذا اگر نکاح پڑھانے والے نے ایجاب کے الفاظ کہے اور دولہا نے سکوت کیا پھر کسی کے کہنے پر قبول کیا تو ہو گیا۔<sup>(۶)</sup> (ردالمحتار وغیرہ)

## (ایجاب و قبول میں مخالفت نہ ہو)

⑤ قبول ایجاب کے مخالف نہ ہو، مثلاً اس نے کہا ہزار روپے مہر پر تیرے نکاح میں دی، اُس نے کہا نکاح تو قبول کیا اور مہر قبول نہیں تو نکاح نہ ہوا۔ اور اگر نکاح قبول کیا اور مہر کی نسبت کچھ نہ کہا تو ہزار پر نکاح ہو گیا۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری، ردالمحتار)

**مسئلہ ۶۵:** اگر کہ ہزار پر تیرے نکاح میں دی، اُس نے کہا دو ہزار پر میں نے قبول کیا یا مرد نے عورت سے کہا ہزار

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الأول فی تفسیرہ شرعاً و صفة و رکعہ، ج ۱، ص ۲۶۹

② یعنی جو غلام نہ ہو۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق

④ "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: التزوج بارسال کتاب، ج ۴، ص ۸۶.

⑤ المرجع السابق، وغیرہ۔ ..... المرجع السابق.

⑦ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الأول فی تفسیرہ شرعاً و صفة و رکعہ، ج ۱، ص ۲۶۹

و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: التزوج بارسال کتاب، ج ۴، ص ۸۷

روپے مہر پر میں نے تجھ سے نکاح کیا، عورت نے کہا پانسو مہر پر میں نے قبول کیا تو نکاح ہو گیا مگر پہلی صورت میں اگر عورت نے بھی اسی مجلس میں دو ہزار قبول کیے تو مہر دو ہزار و نہ ایک ہزار اور دوسری صورت میں مطلقاً پانسو مہر ہے۔ اگر عورت نے ہزار کو کہا، مرد نے پانسو پر قبول کیا تو ظاہر یہ ہے کہ نہیں ہوا، اس لیے کہ ایجاب کے مخالف ہے۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۶۶: غلام نے بغیر اجازت مولیٰ اپنا نکاح کسی عورت سے کیا اور مہر خود اپنے کو کیا اس کے مولیٰ نے نکاح تو جائز کیا مگر غلام کے مہر میں ہونے کی اجازت نہ دی تو نکاح ہو گیا اور مہر کی نسبت یہ حکم ہے کہ مہر مثل و قیمت غلام دونوں میں جو کم ہے وہ مہر ہے غلام بچ کر مہر ادا کیا جائے۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

⑥ لڑکی بالغہ ہے تو اس کا راضی ہونا شرط ہے،<sup>(۳)</sup> ولی کو یہ اختیار نہیں کہ بغیر اس کی رضا کے نکاح کر دے۔  
 ⑦ کسی زانیہ آئندہ کی طرف نسبت نہ کی ہو، نہ کسی شرط نامعلوم پر معلق کیا ہو، مثلاً میں نے تجھ سے آئندہ روز میں نکاح کیا یا میں نے نکاح کیا اگر زید آئے ان صورتوں میں نکاح نہ ہوا۔  
 مسئلہ ۶۷: جب کہ صریح الفاظ<sup>(۴)</sup> نکاح میں استعمال کیے جائیں تو عاقدین اور گواہوں کا ان کے معنی جاننا شرط نہیں۔<sup>(۵)</sup> (در مختار)

⑧ نکاح کی اضافت محل کی طرف ہو یا ان اعضاء کی طرف جن کو بول کر محل مراد لیتے ہیں تو اگر یہ کہا، فلاں کے ہاتھ یا پاؤں یا نصف سے نکاح کیا صحیح نہ ہوا۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

① "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب التروح بارسال کتاب، ج ۴، ص ۸۷.

② "اعتدوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الأول، ج ۱، ص ۲۶۹.

③ "اعتدوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الأول، ج ۱، ص ۲۶۹.

④ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن "فتاویٰ رضویہ" جلد ۱۱ صفحہ ۲۰۳ پر فرماتے ہیں یعنی اس کی اجازت قول، فعل صریح یا دلالت سے ہو جاتی ہے اگرچہ بطور جبر ہو۔۔۔ علویہ

⑤ صریح صرف دو لفظ ہیں (۱) نکاح (۲) تزوج۔ مثلاً عربی میں کہا، زَوَّجْتُ نَفْسِي یا اردو میں کہا میں نے اپنے کو تیری زوجیت یا تیرے نکاح میں دیا۔ علویہ

⑥ "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۸۸.

⑦ "اعتدوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الأول، ج ۱، ص ۲۶۹.

## محرمات کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّهُ كَانَ فِیْ ذَٰلِكَ حَیْثُةٌ وَمَقْتًا ۚ وَمَا عَرَّضْتُمْ لِیْكُمْ مِنْ جُنَاحِ مَا فَعَلْتُمْ وَنَهَیْتُكُمْ فَعَلْتُمْ ۚ وَالْأُولَٰئِكَ الْأَخْطَاءُ ۚ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُونَ مَالَکُمْ مِنْ الرِّعَاسَةِ وَأَهْلُ نِسَائِکُمْ وَرَبَّیَا بِکُمْ التَّقِیُّ فِیْ حُجُورِکُمْ مِنْ نِسَائِکُمْ أُولَٰئِکَ یُکْرَهُ لَکُمْ ۚ فَإِنْ کُنْتُمْ لَا تَدْرُکُوْنَهُنَّ فَالْمَحْضَاتُ مِمَّنْ بَيْنَکُمْ وَبَيْنَ ذَٰلِکَ ۚ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَیْنَ الْأَخْتَانِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ۚ إِنَّ نَکاحَ عَقُوْرَکُمْ حَرَامٌ ۚ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَکَتْ أَيْسَارُکُمْ ۚ کَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ وَأَجَلَ لَکُمْ مَا وَرَاءَ ذَٰلِکُمْ أَنْ تَبْغُوا ۚ وَأُولَٰئِکُمْ مَخْصُونٌ عَنْ رَّبِّکُمْ ۚ﴾ (1)

اُن عورتوں سے نکاح نہ کرو، جن سے تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا ہو مگر جو گزر چکا، بیشک یہ بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بُری راہ۔ تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں اور اُن کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں، اُن بیٹیوں سے جن سے تم جماع کر چکے ہو اور اگر تم نے اُن سے جماع نہ کیا ہو تو اُن کی بیٹیوں میں گناہ نہیں اور تمہارے نسلی بیٹوں کی بیٹیاں اور دو بہنوں کو اکٹھا کرنا مگر جو ہو چکا۔ بیشک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے اور حرام ہیں شوہر والی عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں، یہ اللہ (عزوجل) کا نوشتہ ہے اور ان کے سوا جو رہیں وہ تم پر حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو پارسائی چاہتے، نہ زنا کرتے۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا ۚ وَلَا مِمَّنْ ؕمِنَہٗ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِکٍ ؕوَلَوْ اَعٰجَبَتْکُمْ ۚ وَلَا تَنْکِحُوا الْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا ۚ وَلَعِنَہُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُؤْمِنُوْا ۚ اُولٰٓئِکَ یُذْعَرُوْنَ اِلَیْہِ النَّارُ ۚ وَانہٗ یُذْعَرُوْنَ اِلَیْ الْجَنَّةِ وَالْخُفْرِ ۚ وَیَبِیْنُ اِلَیْہِ النَّاسُ لَعْنَتُہُمْ بِمَا کُفَرُوْا ۚ﴾ (2)

① ... پ ۵۷۴ الساجہ ۲۲-۲۴.

② .. پ ۲، البقرہ ۲۲۹



مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لائیں، بیشک مسلمان باندی مشرک سے بہتر ہے اگرچہ تنہیں یہ بھی معلوم ہوتی ہو اور مشرکوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لائیں، بیشک مسلمان غلام مشرک سے بہتر ہے، اگرچہ تنہیں یہ اچھا معلوم ہوتا ہو، یہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ (عزوجل) بلاتا ہے جنت و مغفرت کی طرف اپنے حکم سے اور لوگوں کے لیے اپنی نشانیاں ظاہر فرماتا ہے تاکہ لوگ نصیحت مانیں۔

**حدیث ۱:** صحیح بخاری و مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”عورت اور اُس کی پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اُس کی خالہ کو۔“ (۱)

**حدیث ۲:** ابوداؤد و ترمذی و دارمی و نسائی کی روایت انھیں سے ہے، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اس سے منع فرمایا کہ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے اُس کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے یا بھتیجی کے ہوتے اُس کی پھوپھی سے یا خالہ کے ہوتے اُس کی بھانجی سے یا بھانجی کے ہوتے اُس کی خالہ سے۔“ (۲)

**حدیث ۳:** امام بخاری عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو عورتیں ولادت (نسب) سے حرام ہیں، وہ رضاعت سے حرام ہیں۔“ (۳)

**حدیث ۴:** صحیح مسلم میں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے انھیں حرام کر دیا جنھیں نسب سے حرام فرمایا۔“ (۴)

## مسائل فقہیہ

محرمات وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح حرام ہے اور حرام ہونے کے چند سبب ہیں، لہذا اس بیان کو نو قسم پر منقسم (۵) کیا

جاتا ہے:

① ”صحیح مسلم“ کتاب النکاح، باب تحریم الجمع بین المرأة، إلح، الحدیث ۱۴۰۸، ص ۷۳۱

② ”جامع الترمذی“، أبواب النکاح، باب ما جاء لا تنکح المرأة علی عمتها.. إلح، الحدیث ۱۱۲۹، ج ۲، ص ۳۶۷.

③ ”صحیح البخاری“، کتاب النکاح، باب ما یحل من الدخول والنظر الی النساء فی الرضاع، الحدیث ۵۲۳۹، ج ۳، ص ۴۶۴

④ ”مشکوٰۃ المصابیح“، کتاب النکاح، باب المحرمات، الحدیث ۳۱۶۳، ج ۲، ص ۲۱۷.

قسم اول نسب: اس قسم میں سات عورتیں ہیں:

① ماں، ② بیٹی، ③ بہن، ④ پھوپھی، ⑤ خالہ، ⑥ بھتیجی، ⑦ بھانجی۔

مسئلہ ۱: دادی، نانی، پردادی، پر نانی اگرچہ کتنی ہی اوپر کی ہوں سب حرام ہیں اور یہ سب ماں میں داخل ہیں کہ یہ باپ یا ماں یا دادا، دادی، نانا، نانی کی مائیں ہیں کہ ماں سے مراد وہ عورت ہے، جس کی اولاد میں یہ ہے برا واسطہ یا بواسطہ۔

مسئلہ ۲: بیٹی سے مراد وہ عورتیں ہیں جو اس کی اولاد ہیں۔ لہذا پوتی، پر پوتی، نواسی، پر نواسی اگرچہ درمیان میں کتنی ہی پشتوں کا فاصلہ ہو سب حرام ہیں۔

مسئلہ ۳: بہن خواہ حقیقی ہو یعنی ایک ماں باپ سے یا سوتیلی کہ باپ دونوں کا ایک ہے اور مائیں دو یا ماں ایک ہے اور باپ دو سب حرام ہیں۔

مسئلہ ۴: باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی، وغیرہم اصول کی پھوپیاں یا خالائیں اپنی پھوپھی اور خالہ کے حکم میں ہیں۔ خواہ یہ حقیقی ہوں یا سوتیلی۔ یوہیں حقیقی یا علاقائی پھوپھی کی پھوپھی یا حقیقی یا خیانی خالہ کی خالہ۔

مسئلہ ۵: بھتیجی، بھانجی سے بھائی، بہن کی اولادیں مراد ہیں، ان کی پوتیاں، نواسیاں بھی اسی میں شمار ہیں۔

مسئلہ ۶: زنا سے بیٹی، پوتی، بہن، بھتیجی، بھانجی بھی محرمات میں ہیں۔

مسئلہ ۷: جس عورت سے اس کے شوہر نے لعان کیا اگرچہ اس کی لڑکی اپنی ماں کی طرف منسوب ہوگی مگر پھر بھی اس شخص پر وہ لڑکی حرام ہے۔ (۱) (ردالمحتار)

قسم دوم مصاہرت: ① زوجہ موطوہ (۲) کی لڑکیاں، ② زوجہ کی ماں، دادیاں، نانیاں، ③ باپ، دادا وغیرہ اصول کی بیبیاں، ④ بیٹے پوتے وغیرہ مافروع کی بیبیاں۔

مسئلہ ۸: جس عورت سے نکاح کیا اور وطی نہ کی تھی کہ جدائی ہوگئی اُس کی لڑکی اس پر حرام نہیں، نیز حرمت اس

① "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۰۹

② یعنی وہ عورت جس سے نکاح کے بعد صحبت کی گئی۔

صورت میں ہے کہ وہ عورت مشہدہ<sup>(۱)</sup> ہو، اس لڑکی کا اس کی پرورش میں ہونا ضروری نہیں اور خلوت صحیحہ<sup>(۲)</sup> بھی وطی ہی کے حکم میں ہے یعنی اگر خلوت صحیحہ عورت کے ساتھ ہوگئی، اس کی لڑکی حرام ہوگئی اگرچہ وطی نہ کی ہو۔<sup>(۳)</sup> (ردالمحتار)

مسئلہ ۹: نکاح فاسد سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی، جب تک وطی نہ ہو لہذا اگر کسی عورت سے نکاح فاسد کیا تو عورت کی ماں اس پر حرام نہیں اور جب وطی ہوئی تو حرمت ثابت ہوگئی کہ وطی سے مطلقاً حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ خواہ وطی حلال ہو یا شہیہ و زنا سے، مثل بیع فاسد سے خریدی ہوئی کنیز سے یا کنیز مشترک<sup>(۴)</sup> یا مکاتبہ یا جس عورت سے ظہر کیا یا مجوسیہ باندی یا اپنی زوجہ سے، حیض و نفاس میں یا احرام و روزہ میں غرض کسی طور پر وطی ہو، حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی لہذا جس عورت سے زنا کیا، اس کی ماں اور لڑکیاں اس پر حرام ہیں۔ یوہیں وہ عورت زانیہ اس شخص کے باپ، دادا اور بیٹوں پر حرام ہو جاتی ہے۔<sup>(۵)</sup> (عائلیگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۱۰: حرمت مصاہرت جس طرح وطی سے ہوتی ہے، یوہیں بشہوت<sup>(۸)</sup> چھونے اور بوسہ لینے اور فرج داخل<sup>(۷)</sup> کی طرف نظر کرنے اور گلے لگانے اور دانت سے کانٹنے اور مباشرت، یہاں تک کہ سر پر جو بال ہوں انھیں چھونے سے بھی حرمت ہو جاتی ہے اگرچہ کوئی کپڑا بھی حائل<sup>(۸)</sup> ہو مگر جب اتنا موٹا کپڑا حائل ہو کہ گرمی محسوس نہ ہو۔ یوہیں بوسہ لینے میں بھی اگر باریک نقاب حائل ہو تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔ خواہ یہ باتیں جائز طور پر ہوں، مثلاً منکوحہ کینز ہے یا ناجائز طور پر۔ جو بال سر سے لٹک رہے ہوں انھیں بشہوت چھوا تو حرمت مصاہرت ثابت نہ ہوئی۔<sup>(۹)</sup> (عالمگیری، رد المحتار وغیرہ)

۱۔ یعنی نو سالہ یا اس سے زائد عمر کی عورت ہو۔

● خلوت صحیح یعنی میاں بیوی کا اس طرح قہما ہونا کہ جماع سے کوئی مانع شرعی یا طبعی یا حسی نہ ہو۔ مانع حسی سے مراد زوجین سے کوئی ایسی بیماری میں ہو کہ محبت نہیں کر سکتا ہو۔ مانع طبعی شوہر اور عورت کے درمیان کسی تیسرے کا ہونا۔ اور مانع شرعی کی مثال عورت کا حیض یا نفاس کی حالت میں ہونا یا نماز فرض میں ہونا۔ (اس کی تفصیل آگے آرہی ہے)۔ ... جلد ۵

● "ردالمحتار"، كتاب النكاح، فصل في المحرمات، ج ٤، ص ١١٠

۱۔ ... ایسی کنیز جس کے ہلکے دوپٹے زیادہ ہوں۔

٥ "الفتاوى الهمدية"، كتاب الكاچ، الباب الثالث في المحرمات، القسم الثاني، ج ١، ص ٢٧٤.

و"ردالمحتار"، كتاب النكاح، فصل في المحرمات، ج ٤، ص ١١٣.

۵۔ شہوت کے ساتھ۔ ۶۔ عورت کی شرمگاہ کا اندرونی حصہ۔ ۷۔ آڑ، رکاوٹ۔

٤٠ "الفتاوى الهندية"، كتاب الكاچ، الباب الثالث في المحرمات، القسم الثاني، ج ١، ص ٢٧٤

و "ردالمحتار"، كتاب المكاخ، فصل في المحرمات، ج ٤، ص ١١٤، وغيره.

**مسئلہ ۱۱:** فرج داخل کی طرف نظر کرنے کی صورت میں اگر شیشہ درمیان میں ہو یا عورت پانی میں تھی اس کی نظر وہاں تک پہنچی جب بھی حرمت ثابت ہوگئی، البتہ آئینہ یا پانی میں عکس دکھائی دیا تو حرمت مصاہرت نہیں۔<sup>(۱)</sup> (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۱۲:** چھونے اور نظر کے وقت شہوت نہ تھی بعد کو پیدا ہوئی یعنی جب ہاتھ لگایا اُس وقت نہ تھی، ہاتھ جدا کرنے کے بعد ہوئی تو اس سے حرمت نہیں ثابت ہوتی۔ اس مقام پر شہوت کے معنی یہ ہیں کہ اس کی وجہ سے انتشار آئے ہو جائے اور اگر پہلے سے انتشار موجود تھا تو اب زیادہ ہو جائے یہ جوان کے لیے ہے۔ بوڑھے اور عورت کے لیے شہوت کی حد یہ ہے کہ دل میں حرکت پیدا ہو اور پہلے سے ہو تو زیادہ ہو جائے، محض میلان نفس کا نام شہوت نہیں۔<sup>(۲)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۳:** نظر اور چھونے میں حرمت جب ثابت ہوگی کہ انزال<sup>(۳)</sup> نہ ہو اور انزال ہو گیا تو حرمت مصاہرت نہ ہوگی۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۴:** عورت نے شہوت کے ساتھ مرد<sup>(۵)</sup> کو چھوایا بوسہ لیا یا اس کے آلہ کی طرف نظر کی تو اس سے بھی حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی۔<sup>(۶)</sup> (درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۱۵:** حرمت مصاہرت کے لیے شرط یہ ہے کہ عورت مستحبات ہو یعنی نو برس سے کم عمر کی نہ ہو، نیز یہ کہ زندہ ہو تو اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی یا مردہ عورت کو بشہوت چھوایا بوسہ لیا تو حرمت ثابت نہ ہوئی۔<sup>(۷)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۶:** عورت سے جماع کیا مگر دخول نہ ہوا تو حرمت ثابت نہ ہوئی، ہاں اگر اس کو حمل رہ جائے تو حرمت

① "الدر المختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۴

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثانی، ج ۱، ص ۲۷۴.

② "الدر المختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۵.

③ یعنی منی کا نکلنا۔

④ "الدر المختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۵

⑤ یعنی بارہ سال یا اس سے زائد عمر کا مرد ہو۔

⑥ "الدر المختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۴.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثانی، ج ۱، ص ۲۷۴.

⑦ "الدر المختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۷.

مصابرت ہوگئی۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری) بوڑھیا عورت کے ساتھ یہ افعال واقع ہوئے یا اس نے کیے تو مصاہرت ہوگئی، اس کی ٹڑکی اس شخص پر حرام ہوگئی نیز وہ اس کے باپ، دادا پر۔<sup>(۲)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۱۷: وٹلی سے مصاہرت میں یہ شرط ہے کہ آگے کے مقام میں ہو، اگر پیچھے میں ہوئی مصاہرت نہ ہوگی۔<sup>(۳)</sup>

(درمختار)

مسئلہ ۱۸: اغلام<sup>(۴)</sup> سے مصاہرت نہیں ثابت ہوتی۔<sup>(۵)</sup> (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۹: مراہق یعنی وہ لڑکا کہ هنوز<sup>(۶)</sup> بالغ نہ ہوا، مگر اس کے ہم عمر بالغ ہو گئے ہوں، اس کی مقدار بارہ برس کی عمر ہے، اس نے اگر وٹلی کی یا شہوت کے ساتھ چھو یا بوسہ لیا تو مصاہرت ہوگئی۔<sup>(۷)</sup> (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۰: یہ افعال قصداً<sup>(۸)</sup> ہوں یا بھول کر یا غلطی سے یا مجبوراً بہر حال مصاہرت ثابت ہو جائے گی، مثلاً اندھیری رات میں مرد نے اپنی عورت کو جماع کے لیے اٹھانا چاہا، غلطی سے شہوت کے ساتھ مشتبہ لڑکی پر ہاتھ پڑ گیا، اس کی ماں ہمیشہ کے لیے اس پر حرام ہوگئی۔ یوہیں اگر عورت نے شوہر کو اٹھانا چاہا اور شہوت کے ساتھ ہاتھ لڑکے پر پڑ گیا، جو مراہق تھا ہمیشہ کو اپنے اس شوہر پر حرام ہوگئی۔<sup>(۹)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۲۱: مونہہ<sup>(۱۰)</sup> کا بوسہ لیا تو مطلقاً حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی اگرچہ کہتا ہو کہ شہوت سے نہ تھا۔ یوہیں اگر انتشار آئے تھا تو مطلقاً کسی جگہ کا بوسہ لیا حرمت ہو جائے گی اور اگر انتشار نہ تھا اور رخسار یا ٹھوڑی یا پیشانی یا مونہہ کے عداوہ کسی اور جگہ کا بوسہ لیا اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول مان لیا جائے گا۔ یوہیں انتشار کی حالت میں گلے لگانا بھی حرمت ثابت کرتا

۱ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، القسم الثانی، ج ۱، ص ۲۷۴

۲ "لدر المختار" و "ردالمختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۷.

۳ "الدر المختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۷.

۴ یعنی عورت سے پیچھے کے مقام میں وٹلی کرنا۔

۵ "ردالمختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۷.

۶ یعنی ابھی تک۔

۷ "ردالمختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۸.

۸ یعنی جان بوجھ کر۔

۹ "الدر المختار" و "ردالمختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۸.

۱۰ منہ یعنی لب۔

ہے اگرچہ شہوت کا انکار کرے۔<sup>(۱)</sup> (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: چٹکی لینے، دانت کاٹنے کا بھی حکم ہے کہ شہوت سے ہوں تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔ عورت کی شرمگاہ کو چھوا یا پستان کو اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول معتبر نہیں۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۲۳: نظر سے حرمت ثابت ہونے کے لیے نظر کرنے والے میں شہوت پائی جانا ضرور ہے اور بوسہ لینے، گلے لگانے، چھونے وغیرہ میں ان دونوں میں سے ایک کو شہوت ہو جانا کافی ہے اگرچہ دوسرے کو نہ ہو۔<sup>(۳)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۴: مجنون اور نشہ والے سے یہ افعال ہوئے یا ان کے ساتھ کیے گئے، جب بھی وہی حکم ہے کہ اور شرطیں پائی جائیں تو حرمت ہو جائے گی۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۲۵: کسی سے پوچھا گیا تو نے اپنی ساس کے ساتھ کیا کیا؟ اس نے کہا، جماع کیا۔ حرمت مصاہرت ثابت ہوگئی، اب اگر کہے میں نے جموع کہہ دیا تھا نہیں مانا جائے گا بلکہ اگرچہ مذاق میں کہہ دیا ہو جب بھی یہی حکم ہے۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۲۶: حرمت مصاہرت مثلاً شہوت سے بوسہ لینے یا چھونے یا نظر کرنے کا اقرار کیا، تو حرمت ثابت ہوگئی اور اگر یہ کہے کہ اس عورت کے ساتھ نکاح سے پہلے اس کی ماں سے جماع کیا تھا جب بھی یہی حکم رہے گا۔ مگر عورت کا مہر اس سے باطل نہ ہوگا وہ بدستور واجب۔<sup>(۶)</sup> (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۷: کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے لڑکے نے عورت کی لڑکی سے کیا، جو دوسرے شوہر سے ہے تو حرج نہیں۔ یوں اگر لڑکے نے عورت کی ماں سے نکاح کیا جب بھی یہی حکم ہے۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

۱..... "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۸.

۲ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثانی، ج ۱، ص ۲۷۶.

۳ "الدر المختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۱۹-۱۲۱.

۴ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۰.

۵ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۰.

۶ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثانی، ج ۱، ص ۲۷۶، وغیرہ.

۷ "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۲.

۸ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۷۷.

**مسئلہ ۲۸:** عورت نے دعویٰ کیا کہ مرد نے اس کے اصول یا فروع کو بشہوت چھو یا بوسہ لیا کوئی اور بات کی ہے، جس سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور مرد نے انکار کیا تو قول مرد کا لیا جائے گا یعنی جبکہ عورت گواہ نہ پیش کر سکے۔<sup>(۱)</sup>  
(درمختار)

قسم سوم: جمع بین المحارم۔

**مسئلہ ۲۹:** وہ دو عورتیں کہ ان میں جس ایک کو مرد فرض کریں، دوسری اس کے لیے حرام ہو (مثلاً دو بہنیں کہ ایک کو مرد فرض کرو تو بھائی، بہن کا رشتہ ہوا یا پھوپھی، بھتیجی کہ پھوپھی کو مرد فرض کرو تو چچا، بھتیجی کا رشتہ ہوا اور بھتیجی کو مرد فرض کرو تو پھوپھی، بھتیجی کا رشتہ ہوا یا خالہ، بھانجی کہ خالہ کو مرد فرض کرو تو ماموں، بھانجی کا رشتہ ہوا اور بھانجی کو مرد فرض کرو تو بھانجے، خالہ کا رشتہ ہوا) ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع نہیں کر سکتا بلکہ اگر طلاق دے دی ہو اگرچہ تین طلاقیں تو جب تک عدت نہ گزر لے، دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا بلکہ اگر ایک باندی ہے اور اس سے وطی کی تو دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا۔ یوہیں اگر دونوں باندیاں ہیں اور ایک سے وطی کر لی تو دوسری سے وطی نہیں کر سکتا۔<sup>(۲)</sup> (عامہ کتب)

**مسئلہ ۳۰:** ایسی دو عورتیں جن میں اس قسم کا رشتہ ہو جو اوپر مذکور ہوا وہ نسب کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ دودھ کے ایسے رشتے ہوں جب بھی دونوں کا جمع کرنا حرام ہے، مثلاً عورت اور اس کی رضاعی بہن یا خالہ یا پھوپھی۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۱:** دو عورتوں میں اگر ایسا رشتہ پایا جائے کہ ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری اس کے لیے حرام ہو اور دوسری کو مرد فرض کریں تو پہلی حرام نہ ہو تو ایسی دو عورتوں کے جمع کرنے میں حرج نہیں، مثلاً عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی کہ اس لڑکی کو مرد فرض کریں تو وہ عورت اس پر حرام ہوگی، کہ اس کی سوتیلی ماں ہوئی اور عورت کو مرد فرض کریں تو لڑکی سے کوئی رشتہ پیدا نہ ہوگا یوہیں عورت اور اس کی بہو۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۳۲:** باندی سے وطی کی پھر اس کی بہن سے نکاح کیا، تو یہ نکاح صحیح ہو گیا مگر اب دونوں میں سے کسی سے وطی نہیں کر سکتا، جب تک ایک کو اپنے اوپر کسی ذریعہ سے حرام نہ کر لے، مثلاً منکوحہ کو طلاق دیدے یا وہ ضلع کرالے اور دونوں صورتوں میں عدت گزر جائے یا باندی کو بیچ ڈالے یا آزاد کر دے، خواہ پوری بیٹی یا آزاد کی یا اس کا کوئی حصہ نصف وغیرہ یا اس کو

① "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۱

② المرجع السابق، ص ۱۲۲۔

③ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۷۷۔

④ "الدر المختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۴

ہبہ کر دے اور قبضہ بھی دلا دے یا اسے مکاتبہ کر دے یا اس کا کسی سے نکاح صحیح کر دے اور اگر نکاح فاسد کر دیا تو اس کی بہن یعنی منکوحہ سے وطی نہیں ہو سکتی مگر جبکہ نکاح فاسد میں اس کے شوہر نے وطی بھی کر لی تو چونکہ اب اس کی عدت واجب ہوگی، لہذا مالک کے لیے حرام ہوگئی اور منکوحہ سے وطی جائز ہوگئی اور بیع<sup>(۱)</sup> وغیرہ کی صورت میں اگر وہ پھر اس کی ملک میں واپس آئی، مثلاً بیع فسخ ہوگئی یا اس نے پھر خرید لی تو اب پھر بدستور دونوں سے وطی حرام ہو جائے گی، جب تک پھر سبب حرمت<sup>(۲)</sup> نہ پایا جائے۔ باندی کے احرام و روزہ و حیض و نفس و رہن و اجارہ سے منکوحہ حلال نہ ہوگی اور اگر باندی سے وطی نہ کی ہو تو اس منکوحہ سے مطلقاً وطی جائز ہے۔<sup>(۳)</sup> (در مختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۳:** مقدمات وطی مثلاً شہوت کے ساتھ بوسہ لیا یا چھوایا اس باندی نے اپنے مولیٰ کو شہوت کے ساتھ چھوایا بوسہ لیا تو یہ بھی وطی کے حکم میں ہیں، کہ ان افعال کے بعد اگر اس کی بہن سے نکاح کیا تو کسی سے جماع جائز نہیں۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۳۴:** ایسی دو عورتیں جن کو جمع کرنا حرام ہے اگر دونوں سے بیک عقد<sup>(۵)</sup> نکاح کیا تو کسی سے نکاح نہ ہوا، فرض ہے کہ دونوں کو فوراً جدا کر دے اور دخول نہ ہوا ہو تو مہر بھی واجب نہ ہوا اور دخول ہوا ہو تو مہر مثل اور بندھے ہوئے مہر میں جو کم ہو وہ دیا جائے، اگر دونوں کے ساتھ دخول کیا تو دونوں کو دیا جائے اور ایک کے ساتھ کیا تو ایک کو۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری، در مختار)

**مسئلہ ۳۵:** اگر دونوں سے دو عقد کے ساتھ نکاح کیا تو پہلی سے نکاح ہوا اور دوسری کا نکاح باطل، لہذا پہلی سے وطی جائز ہے مگر جبکہ دوسری سے وطی کر لی تو اب جب تک اس کی عدت نہ گزر جائے پہلی سے بھی وطی حرام ہے۔ پھر اس صورت میں اگر یہ یاد نہ رہا کہ پہلے کس سے ہوا تو شوہر پر فرض ہے کہ دونوں کو جدا کر دے اور اگر وہ خود جدا نہ کرے تو قاضی پر فرض ہے کہ تفریق کر دے اور یہ تفریق طلاق شمار کی جائے گی پھر اگر دخول سے پیشتر تفریق<sup>(۷)</sup> ہوئی تو نصف مہر میں دونوں برابر بانٹ لیں، اگر دونوں کا برابر برابر مقرر ہوا اور اگر دونوں کے مہر برابر نہ ہوں اور معلوم ہے کہ فدائی کا اتنا تھا اور فدائی کا اتنا تو ہر ایک کو اس کے مہر کی چوتھائی ملے گی۔

اور اگر یہ معلوم ہے کہ ایک کا اتنا ہے اور ایک کا اتنا مگر یہ معلوم نہیں کہ کس کا اتنا ہے اور کس کا اتنا تو جو کم ہے، اس کے

① خرید و فروخت۔ ② ۱۶۸ ہونے کا سبب۔

③ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۵۔

④ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۶۔

⑤ یعنی ایک ہی ایجاب و قبول کے ساتھ۔

⑥ "الدر المختار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۴، ص ۱۲۶۔

⑦ و "لغتاری الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۷۷۔

⑧ جدائی۔



نصف میں دونوں برابر برابر تقسیم کر لیں اور اگر مہر مقرر ہی نہ ہوا تھا تو ایک متعہ<sup>(۱)</sup> واجب ہوگا۔ جس میں دونوں بانٹ لیں اور اگر دخول کے بعد تفریق ہوئی تو ہر ایک کو اس کا پورا مہر واجب ہوگا۔ یوہیں اگر ایک سے دخول ہوا تو اس کا پورا مہر واجب ہوگا اور دوسری کو چوتھائی۔<sup>(۲)</sup> (ردالمحتار، رد المحتار)

**مسئلہ ۳۶:** ایسی دو عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا تھا پھر دخول سے قبل تفریق ہوگئی، اب اگر ان میں سے ایک کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو کر سکتا ہے اور دخول کے بعد تفریق ہوئی تو جب تک عدت نہ گزر جائے نکاح نہیں کر سکتا اور اگر ایک کی عدت پوری ہو چکی دوسری کی نہیں تو دوسری سے کر سکتا ہے اور پہلی سے نہیں کر سکتا، جب تک دوسری کی عدت نہ گزر لے اور اگر ایک سے دخول کیا ہے تو اس سے نکاح کر سکتا ہے اور دوسری سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک مدخلہ<sup>(۳)</sup> کی عدت نہ گزر لے اور اس کی عدت گزرنے کے بعد جس ایک سے چاہے نکاح کر لے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۷:** ایسی دو عورتوں نے کسی شخص سے ایک ساتھ کہا، کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا، اس نے ایک کا نکاح قبول کیا تو اس کا نکاح ہو گیا اور اگر مرد نے ایسی دو عورتوں سے کہا، کہ میں نے تم دونوں سے نکاح کیا اور ایک نے قبول کیا، دوسری نے انکار کیا، تو جس نے قبول کیا اس کا نکاح بھی نہ ہوا۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۸:** ایسی دو عورتوں سے نکاح کیا اور ان میں سے ایک عدت میں تھی تو جو خالی<sup>(۶)</sup> ہے، اس کا نکاح صحیح ہو گیا اور اگر وہ اسی کی عدت میں تھی تو دوسری سے بھی صحیح نہ ہوا۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

قسم چہارم: حرمت بالملک۔

**مسئلہ ۳۹:** عورت اپنے غلام سے نکاح نہیں کر سکتی، خواہ وہ تنہا اسی کی ملک میں ہو یا کوئی اور بھی اس میں شریک ہو۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری، در مختار)

① متعہ کے معنی مہر کے بیان میں آئیں گے۔ ۱۲۱

② "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ج ۱، ص ۱۲۶-۱۳۱.

③ ایسی عورت جس سے محبت کی گئی ہو۔

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، اسباب انثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۷۸.

⑤ المرجع السابق ص ۲۷۸-۲۷۹.

⑥ جو خالی ہے یعنی: جو عورت عدت میں نہیں ہے۔

⑦ "الفتاویٰ الہندیہ"، المرجع السابق، ص ۲۷۹.

⑧ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۲.

**مسئلہ ۳۰:** مولیٰ<sup>(۱)</sup> اپنی باندی سے نکاح نہیں کر سکتا، اگرچہ وہ ام ولد<sup>(۲)</sup> یا مکاتبہ یا مدبرہ ہو یا اُس میں کوئی دوسرا بھی شریک ہو، مگر بنظر احتیاط<sup>(۳)</sup> متاخرین نے باندی سے نکاح کرنا مستحسن بتایا ہے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری) مگر یہ نکاح صرف برہنائے احتیاط ہے کہ اگر واقع میں کثیر نہیں جب بھی جماع جائز ہے، ولہذا اثرات نکاح اس نکاح پر مرتب نہیں، نہ مہر واجب ہوگا، نہ طلاق ہو سکے گی، نہ دیگر احکام نکاح جاری ہوں گے۔

**مسئلہ ۳۱:** اگر زن و شو<sup>(۵)</sup> میں سے ایک دوسرے کا یا اس کے کسی جز کا مالک ہو گیا تو نکاح باطل ہو جائے گا۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۲:** ماذون<sup>(۷)</sup> یا مدبر<sup>(۸)</sup> یا مکاتب<sup>(۹)</sup> نے اپنی زوجہ کو خریدنا تو نکاح فاسد نہ ہوا۔ یوہیں اگر کسی نے اپنی زوجہ کو خرید اور بیچ میں اختیار رکھا کہ اگر چاہے گا تو واپس کر دے گا تو نکاح فاسد نہ ہوگا۔ یوہیں جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہے وہ اگر اپنی منکوہہ کو خریدے تو نکاح فاسد نہ ہوا۔<sup>(۱۰)</sup> (عالمگیری، رد المحتار)

**مسئلہ ۳۳:** مکاتب یا ماذون کی کنیز سے مولیٰ نکاح نہیں کر سکتا۔<sup>(۱۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۴:** مکاتب نے اپنی مالکہ سے نکاح کیا پھر آزاد ہو گیا تو وہ نکاح اب بھی صحیح نہ ہوا۔ ہاں اگر اب جدید نکاح کرے تو کر سکتا ہے۔<sup>(۱۲)</sup> (عالمگیری)

۱۔ یعنی، مک۔ ● ام ولد یعنی وہ باندی جس کے آقا سے اس کا بچہ ہو جائے۔

۲۔ یعنی احتیاط کا لحاظ کرتے ہوئے۔

۳۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، انقسم الثامن فی المحرمات بالملک، ج ۱، ص ۲۸۲

۴۔ یعنی میاں بیوی۔

۵۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۲

۶۔ ماذون یعنی وہ غلام جس کے آقا نے اسے تجارت وغیرہ کی عام اجازت دیدی ہو۔

۷۔ مدبر یعنی وہ غلام جس کا آقا یہ کہہ دے کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے۔

۸۔ مکاتب یعنی وہ غلام جس کا آقا یہ کہہ دے کہ اتنی رقم دیدے تو تو آزاد ہے۔

۹۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۱۸۲

۱۰۔ "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب مهم فی وطء السراری، ج ۴، ص ۱۳۱۔

۱۱۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۲

۱۲۔ المرجع السابق۔

**مسئلہ ۴۵:** غلام نے اپنے مولیٰ کی لڑکی سے اس کی اجازت سے نکاح کیا، تو نکاح صحیح ہو گیا مگر مولیٰ کے مرنے سے یہ نکاح جاتا رہے گا اور اگر مکاتب نے مولیٰ کی لڑکی سے نکاح کیا تھا تو مولیٰ کے مرنے سے فاسد نہ ہوگا۔ اگر بدل کتابت ادا کر دے گا تو نکاح برقرار رہے گا اور اگر ادا نہ کرے گا اور پھر غلام ہو گیا تو اب نکاح فاسد ہو گیا۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**قسم پنجم:** حرمت بالشرک۔

**مسئلہ ۴۶:** مسلمان کا نکاح مجوسیہ،<sup>(۲)</sup> بت پرست، آفتاب پرست،<sup>(۳)</sup> ستارہ پرست عورت سے نہیں ہو سکتا خواہ یہ عورتیں حرتہ ہوں یا باندیاں، غرض کتابیہ کے سوا کسی کافرہ عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا۔<sup>(۴)</sup> (فتح وغیرہ)

**مسئلہ ۴۷:** مرتد و مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہو سکتا، اگرچہ مرد و عورت دونوں ایک ہی مذہب کے ہوں۔<sup>(۵)</sup> (خانہ وغیرہ)

**مسئلہ ۴۸:** یہودیہ اور نصرانیہ سے مسلمان کا نکاح ہو سکتا ہے مگر چاہیے نہیں کہ اس میں بہت سے مفاسد<sup>(۶)</sup> کا دروازہ کھلتا ہے۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری وغیرہ) مگر یہ جواز اسی وقت تک ہے جب کہ اپنے اسی مذہب یہودیت یا نصرانیت پر ہوں اور اگر صرف نام کی یہودی نصرانی ہوں اور حقیقتہً نیچری اور دہریہ مذہب رکھتی ہوں، جیسے آجکل کے عموماً نصرانی کا کوئی مذہب ہی نہیں تو اُن سے نکاح نہیں ہو سکتا، نہ ان کا ذبیحہ جائز بلکہ ان کے یہاں تو ذبیحہ ہوتا بھی نہیں۔

**مسئلہ ۴۹:** کتابیہ سے نکاح کیا تو اسے گر جا<sup>(۸)</sup> جانے اور گھر میں شراب بنانے سے روک سکتا ہے۔<sup>(۹)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۰:** کتابیہ سے دارالحرب میں نکاح کر کے دارالاسلام میں لایا، تو نکاح باقی رہے گا اور خود چلا آیا اسے وہیں

۱ "افتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۲۔

۲ مجوسیہ یعنی آگ کی پوجا کرنے والی۔

۳ آفتاب پرست یعنی سورج کی پوجا کرنے والی۔

۴ "فتح القدیر"، کتاب النکاح، فصل فی بیان المحرمات، ج ۳، ص ۱۳۶-۱۳۸، وغیرہ۔

۵ "الفتاویٰ الحامیہ"، کتاب النکاح، فصل فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۱۶۹، وغیرہ۔

۶ یعنی خرابیاں مثلاً بچے پر اندیشہ ہے کہ ماں کے زیر تربیت رہ کر اس کی عادتیں سیکھے۔

۷ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۱، وغیرہ۔

۸ جیسا نیول کا عبادت خانہ۔

۹ "الفتاویٰ الہندیہ"، المرجع السابق۔

چھوڑ دیا تو نکاح ٹوٹ گیا۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۱:** مسلمان نے کتابیہ سے نکاح کیا تھا، پھر وہ مجوسیہ ہو گئی تو نکاح فسخ ہو گیا اور مرد پر حرام ہو گئی اور اگر یہودیہ تھی اب نصرانیہ ہو گئی یا نصرانیہ تھی، یہودیہ ہو گئی تو نکاح باطل نہ ہوا۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۲:** کتابی مرد کا نکاح مرتدہ کے سوا ہر کافرہ سے ہو سکتا ہے اور اولاد کتابی کے حکم میں ہے۔ مسلمان و کتابیہ سے اولاد ہوئی تو اولاد مسلمان کہلائے گی۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۳:** مرد و عورت کافر تھے دونوں مسلمان ہوئے تو وہی نکاح سابق<sup>(۴)</sup> باقی ہے جدید نکاح کی حاجت نہیں اور اگر صرف مرد مسلمان ہوا تو عورت پر اسلام پیش کریں، اگر مسلمان ہو گئی فیہا<sup>(۵)</sup> ورنہ تفریق کر دیں۔ یوہیں اگر عورت پہلے مسلمان ہوئی تو مرد پر اسلام پیش کریں، اگر تین حیض آنے سے پہلے مسلمان ہو گیا تو نکاح باقی ہے، ورنہ بعد کو جس سے چاہے نکاح کر لے کوئی اسے منع نہیں کر سکتا۔

**مسئلہ ۵۴:** مسلمان عورت کا نکاح مسلمان مرد کے سوا کسی مذہب والے سے نہیں ہو سکتا اور مسلمان کے نکاح میں کتابیہ ہے، اس کے بعد مسلمان عورت سے نکاح کیا یا مسلمان عورت نکاح میں تھی، اس کے ہوتے ہوئے کتابیہ سے نکاح صحیح ہے۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

**قسم ششم:** حرہ<sup>(۷)</sup> نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کرنا۔

**مسئلہ ۵۵:** آزاد عورت نکاح میں ہے اور باندی سے نکاح کی صحیح نہ ہوا۔ یوہیں ایک عقد میں دونوں سے نکاح کیا، حرہ کا صحیح ہوا، باندی سے نہ ہوا۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۶:** ایک عقد میں آزاد عورت اور باندی سے نکاح کیا اور کسی وجہ سے آزاد عورت کا نکاح صحیح نہ ہوا تو باندی

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۱

② المرجع السابق.

③ المرجع السابق، ص ۲۸۲، وغیرہ.

④ یعنی پہلا نکاح۔ ⑤ اگر مسلمان ہو گئی فیہا۔ یعنی اگر وہ عورت مسلمان ہو گئی تو وہی پہلا نکاح باقی رہے گا۔

⑥ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۲

⑦ یعنی آزاد عورت جو کسی کی لونڈی نہ ہو۔

⑧ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۷۹.

سے نکاح ہو جائے گا۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۷:** پہلے باندی سے نکاح کیا پھر آزاد سے تو دونوں نکاح ہو گئے اور اگر باندی سے بڑا اجازت مالک نکاح کیا اور دخول نہ کیا تھا پھر آزاد عورت سے نکاح کیا، اب اس کے مالک نے اجازت دی تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ یوں اگر غلام نے بغیر اجازت مولیٰ حرہ سے نکاح کیا اور دخول کیا پھر باندی سے نکاح کیا، اب مولیٰ نے دونوں نکاح کی اجازت دی تو باندی سے نکاح نہ ہوا۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری، رد المحتار)

**مسئلہ ۵۸:** آزاد عورت کو طلاق دے دی تو جب تک وہ عدت میں ہے، باندی سے نکاح نہیں کر سکتا اگرچہ تین طلاقیں دے دی ہوں۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۹:** اگر حرہ نکاح میں نہ ہو تو باندی سے نکاح جائز ہے اگرچہ اتنی استطاعت ہے کہ آزاد عورت سے نکاح کر لے۔<sup>(۴)</sup> (رد مختار وغیرہ)

**مسئلہ ۶۰:** باندی نکاح میں تھی اسے طلاق رجعی دے کر آزاد سے نکاح کیا، پھر رجعت کر لی تو وہ باندی بدستور زوجہ ہوئی۔<sup>(۵)</sup> (رد مختار)

**مسئلہ ۶۱:** اگر چار باندیوں اور پانچ آزاد عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا تو باندیوں کا ہو گیا اور آزاد عورتوں کا نہ ہوا اور دونوں چار چار تھیں تو آزاد عورتوں کا ہوا، باندیوں کا نہ ہوا۔<sup>(۶)</sup> (رد مختار)

قسم ہفتم: حرمت بوجہ تعلق حق غیر۔

**مسئلہ ۶۲:** دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں ہو سکتا بلکہ اگر دوسرے کی عدت میں ہو جب بھی نہیں ہو سکتا۔ عدت

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۷۹

② "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۷۹-۲۸۰

③ "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب مهم فی وطء السراری اللاتی یوحدن عیمة فی زمانہ، ج ۴، ص ۱۳۶.

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، القسم الخامس الاما المتلوحہ علی الحرہ او معما، ج ۱، ص ۲۷۹.

⑤ "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۳۵ وغیرہ.

⑥ المرجع السابق، ص ۱۳۷.

⑦ المرجع السابق.

طلاق کی ہو یا موت کی یا شبہ نکاح یا نکاح فاسد میں دخول کی وجہ سے۔<sup>(۱)</sup> (عامہ کتب)

مسئلہ ۶۳: دوسرے کی منکوحہ سے نکاح کیا اور یہ معلوم نہ تھا کہ منکوحہ ہے تو عدت واجب ہے اور معلوم تھا تو عدت واجب نہیں۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۶۴: جس عورت کو زنا کا حمل ہے اس سے نکاح ہو سکتا ہے، پھر اگر اسی کا وہ حمل ہے تو وطی بھی کر سکتا ہے اور اگر دوسرے کا ہے تو جب تک بچہ نہ پیدا ہو لے وطی جائز نہیں۔<sup>(۳)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۶۵: جس عورت کا حمل ثابت انصب ہے اس سے نکاح نہیں ہو سکتا۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶: کسی نے اپنی ام ولد حاملہ کا نکاح دوسرے سے کر دیا تو صحیح نہ ہوا اور حمل نہ تھا تو صحیح ہو گیا۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۶۷: جس باندی سے وطی کرتا تھا اس کا نکاح کسی سے کر دیا نکاح ہو گیا مگر مالک پر استبراد واجب ہے یعنی جب اس کا نکاح کرنا چاہے تو وطی چھوڑ دے یہاں تک کہ اسے ایک حیض آجائے بعد حیض نکاح کر دے اور شوہر کے ذمہ استبرا نہیں، لہذا اگر استبرا سے پہلے شوہر نے وطی کر لی تو جائز ہے مگر نہ چاہیے اور اگر مالک بیچنا چاہتا ہے تو استبرا مستحب ہے واجب نہیں۔ زانیہ سے نکاح کیا تو استبرا کی حاجت نہیں۔<sup>(۶)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۶۸: باپ اپنے بیٹے کی کنیز شری سے نکاح کر سکتا ہے۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

قسم ہفتم: متعلق بہ عدد۔

مسئلہ ۶۹: آزاد شخص کو ایک وقت میں چار عورتوں اور غلام کو دو سے زیادہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں اور آزاد مرد کو

① "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب النکاح، ابواب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۰

② "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب النکاح، ابواب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۰

③ المرجع السابق، و"الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۳۸

④ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب النکاح، ابواب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۰

⑤ المرجع السابق

⑥ "الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۴۰

⑦ "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب النکاح، ابواب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۱

کنیز کا اختیار ہے اس کے لیے کوئی حد نہیں۔<sup>(۱)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۷۰: غلام کو کنیز رکھنے کی اجازت نہیں اگرچہ اس کے مولیٰ نے اجازت دے دی ہو۔<sup>(۲)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۷۱: پانچ عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا، کسی سے نکاح نہ ہوا اور اگر ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ عقد کیا تو پانچوں کا نکاح باطل ہے، باقیوں کا صحیح۔ یوہیں غلام نے تین عورتوں سے نکاح کیا تو اس میں بھی وہی دو صورتیں ہیں۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۷۲: کافر عربی نے پانچ عورتوں سے نکاح کیا، پھر سب مسلمان ہوئے اگر آگے چھپے نکاح ہوا تو چار پہلی باقی رکھی جائیں اور پانچویں کو جدا کر دے اور ایک عقد تھا تو سب کو علیحدہ کر دے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۷۳: دو عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا اور ان میں ایک ایسی ہے جس سے نکاح نہیں ہو سکتا تو دوسری کا ہو گیا اور جو مہر مذکور ہوا وہ سب اسی کو ملے گا۔<sup>(۵)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۷۴: حرام ہے۔<sup>(۶)</sup> یوہیں اگر کسی خاص وقت تک کے لیے نکاح کیا تو یہ نکاح بھی نہ ہوا اگرچہ دو سو برس کے لیے کرے۔<sup>(۷)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۷۵: کسی عورت سے نکاح کیا کہ اتنے دنوں کے بعد طلاق دے دے گا، تو یہ نکاح صحیح ہے یا اپنے ذہن میں کوئی مدت ٹھہرا لی ہو کہ اتنے دنوں کے لیے نکاح کرتا ہوں مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو یہ نکاح بھی ہو گیا۔<sup>(۸)</sup> (درمختار)

۱۔۔۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۳۷.

و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۷۷.

۲۔۔۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۳۸.

۳۔۔۔ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۷۷.

۴۔۔۔ المرجع السابق "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۴۲.

۵۔۔۔ اس سے مراد وہ نکاح ہے جو وقتی طور پر شہوت دور کرنے کے لئے کچھ رقم دے کر کیا جائے، فتاویٰ رضویہ، ج ۱۱، ص ۲۳۶ پر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں "حد کی حرمت صحیح حدیثوں سے ثابت ہے امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے ارشادوں سے ثابت ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال شریفہ سے ثابت ہے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن عظیم سے ثابت ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے ﴿وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوحِهِمْ حَفِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ...﴾ (پ ۱۸، المؤمنون ۵، ۶، ۷)۔۔۔ علیہ

۶۔۔۔ "الدر المختار"، المرجع السابق، ص ۱۴۳. ۷۔۔۔ المرجع السابق.

مسئلہ ۷۶: حالت احرام میں نکاح کر سکتا ہے مگر نہ چاہیے۔ یوہیں محرم<sup>(۱)</sup> اُس لڑکی کا بھی نکاح کر سکتا ہے جو اس کی ولایت<sup>(۲)</sup> میں ہے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

قسم پنجم: رضاعت اس کا بیان مفصل آئے گا۔

## دودھ کے رشتہ کا بیان

مسئلہ ۱: بچہ کو دو برس تک دودھ پلایا جائے، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں۔ دودھ پینے والا لڑکا ہو یا لڑکی اور یہ جو بعض عوام میں مشہور ہے کہ لڑکی کو دو برس تک اور لڑکے کو ڈھائی برس تک پلا سکتے ہیں یہ صحیح نہیں۔ یہ حکم دودھ پلانے کا ہے اور نکاح حرام ہونے کے لیے ڈھائی برس کا زمانہ ہے یعنی دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلا دے گی، حرمت نکاح<sup>(۴)</sup> ثابت ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر پیا، تو حرمت نکاح نہیں اگرچہ پلانا جائز نہیں۔

مسئلہ ۲: مدت پوری ہونے کے بعد بطور علاج بھی دودھ پینا یا پلانا جائز نہیں۔<sup>(۵)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۳: رضاع (یعنی دودھ کا رشتہ) عورت کا دودھ پینے سے ثابت ہوتا ہے، مرد یا جو نور کا دودھ پینے سے ثابت نہیں اور دودھ پینے سے مراد یہی معروف طریقہ نہیں بلکہ اگر حلق<sup>(۶)</sup> یا ناک میں ٹپکایا گیا جب بھی یہی حکم ہے اور تھوڑا پیا یا زیادہ بہر حال حرمت ثابت ہوگی، جبکہ اندر پہنچ جانا معلوم ہو اور اگر چھاتی مونہ میں لی مگر یہ نہیں معلوم کہ دودھ پیا تو حرمت ثابت نہیں۔<sup>(۷)</sup> (ہدایہ، جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ ۴: عورت کا دودھ اگر حقہ<sup>(۸)</sup> سے اندر پہنچایا گیا یا کان میں ٹپکایا گیا یا پیشاب کے مقام سے پہنچایا گیا یا پیٹ یا دماغ میں زخم تھا اس میں ڈالا کہ اندر پہنچ گیا تو ان صورتوں میں رضاع نہیں۔<sup>(۹)</sup> (جوہرہ)

مسئلہ ۵: کو آری یا بڑھیا کا دودھ پیا بلکہ مردہ عورت کا دودھ پیا، جب بھی رضاعت ثابت ہے۔<sup>(۱۰)</sup> (درمختار) مگر

۱..... یعنی جو حالت احرام میں ہو۔

۲..... "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، ج ۱، ص ۲۸۳

۳..... نکاح کا حرام ہونا۔

۴..... "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۳۸۹۔

۵..... "الحوہرۃ البیۃ"، کتاب النکاح، کتاب الرضاع، ص ۳۴۔

۶..... "الہدیۃ"، کتاب الرضاع، ج ۱، ص ۲۱۷، وغیرہما۔

۷..... "الحوہرۃ البیۃ"، کتاب النکاح، کتاب الرضاع، ص ۳۴۔

۸..... "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۳۹۹۔



نوبرس سے چھوٹی لڑکی کا دودھ پیا تو رضاع نہیں۔<sup>(۱)</sup> (جوہرہ)

مسئلہ ۶: عورت نے بچہ کے منہ میں چھاتی دی اور یہ بات لوگوں کو معلوم ہے مگر اب کہتی ہے کہ اس وقت میرے دودھ نہ تھا اور کسی اور ذریعہ سے بھی معلوم نہیں ہو سکتا کہ دودھ تھا یا نہیں تو اس کا کہنا مان لیا جائے گا۔<sup>(۲)</sup> (ردالمحتار)

مسئلہ ۷: بچہ کو دودھ پینا چھڑا دیا گیا ہے مگر اس کو کسی عورت نے دودھ پلا دیا، اگر ڈھائی برس کے اندر ہے تو رضاع ثابت ورنہ نہیں۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۸: عورت کو طلاق دے دی اس نے اپنے بچہ کو دو برس کے بعد تک دودھ پلایا تو دو برس کے بعد کی اجرت کا مطالبہ نہیں کر سکتی یعنی لڑکے کا باپ اجرت دینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور دو برس تک کی اجرت اس سے جبراً لی جاسکتی ہے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۹: دو برس کے اندر بچہ کا باپ اس کی ماں کو دودھ چھڑانے پر مجبور نہیں کر سکتا اور اس کے بعد کر سکتا ہے۔<sup>(۵)</sup> (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: عورتوں کو چاہیے کہ بلا ضرورت ہر بچہ کو دودھ نہ پلا دیا کریں اور پلائیں تو خود بھی یاد رکھیں اور لوگوں سے یہ بات کہہ بھی دیں، عورت کو بغیر اجازت شوہر کسی بچہ کو دودھ پلانا مکروہ ہے، البتہ اگر اس کے ہلاک کا اندیشہ ہے تو کراہت نہیں۔<sup>(۶)</sup> (ردالمحتار) مگر میعاد<sup>(۷)</sup> کے اندر رضاعت بہر صورت ثابت۔

مسئلہ ۱۱: بچہ نے جس عورت کا دودھ پیا وہ اس بچہ کی ماں ہو جائے گی اور اس کا شوہر (جس کا یہ دودھ ہے یعنی اس کی دہلی سے بچہ پیدا ہوا جس سے عورت کو دودھ اترتا) اس دودھ پینے والے بچہ کا باپ ہو جائے گا اور اس عورت کی تمام اولادیں اس

① "الحوہرة النہرة"، کتاب النکاح، کتاب الرضاع، ص ۳۷.

② "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۳۹۲.

③ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب الرضاع، ج ۱، ص ۲۴۲ - ۲۴۳.

④ - المرجع السابق، ص ۲۴۳.

⑤ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۱، ص ۳۹۱.

⑥ "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۳۹۲.

⑦ وقت مقررہ یعنی ڈھائی سال۔

کے بھائی بہن خواہ اسی شوہر سے ہوں یا دوسرے شوہر سے، اس کے دودھ پینے سے پہلے کی ہیں یا بعد کی یا ساتھ کی اور عورت کے بھائی، ماموں اور اس کی بہن خالہ۔ یو ہیں اس شوہر کی اولادیں اس کے بھائی بہن اور اُس کے بھائی اس کے چچا اور اُس کی بہنیں، اس کی پھوپھیاں خواہ شوہر کی یہ اولادیں اسی عورت سے ہوں یا دوسری سے۔ یو ہیں ہر ایک کے باپ، ماں اس کے دادا دادی، نانا، نانی۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۲: مرد نے عورت سے جماع کیا اور اس سے اولاد نہیں ہوئی مگر دودھ اتر آیا تو جو بچہ یہ دودھ پے گا، عورت اس کی ماں ہو جائے گی مگر شوہر اس کا باپ نہیں، لہذا شوہر کی اولاد جو دوسری بی بی سے ہے اس سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔<sup>(۲)</sup> (جوہرہ)

مسئلہ ۱۳: پہلے شوہر سے عورت کی اولاد ہوئی اور دودھ موجود تھا کہ دوسرے سے نکاح ہوا اور کسی بچہ نے دودھ پیا، تو پہلا شوہر اس کا باپ ہوگا دوسرا نہیں اور جب دوسرے شوہر سے اولاد ہوگئی تو اب پہلے شوہر کا دودھ نہیں بلکہ دوسرے کا ہے اور جب تک دوسرے سے اولاد نہ ہوئی اگرچہ حمل ہو پہلے ہی شوہر کا دودھ ہے دوسرے کا نہیں۔<sup>(۳)</sup> (جوہرہ)

مسئلہ ۱۴: مولیٰ نے کنیز سے دلی کی اور اولاد پیدا ہوئی، تو جو بچہ اس کنیز کا دودھ پے گا یہ اس کی ماں ہوگی اور مولیٰ اس کا باپ۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۱۵: جو نسب میں حرام ہے رضاع<sup>(۵)</sup> میں بھی حرام مگر بھائی یا بہن کی ماں کہ یہ نسب میں حرام ہے کہ وہ یا اس کی ماں ہوگی یا باپ کی موطوہ<sup>(۶)</sup> اور دونوں حرام اور رضاع میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں، لہذا حرام نہیں اور اس کی تین صورتیں ہیں۔ رضاعی بھائی کی رضاعی ماں یا رضاعی بھائی کی حقیقی ماں یا حقیقی بھائی کی رضاعی ماں۔ یو ہیں بیٹی یا بیٹی کی بہن یا دادی کہ نسب میں پہلی صورت میں بیٹی ہوگی یہ رہیہ<sup>(۷)</sup> اور دوسری صورت میں ماں ہوگی یا باپ کی موطوہ۔ یو ہیں چچا یا پھوپھی کی ماں یا ماموں یا خالہ

① "الاعتاوی الہدیۃ"، کتاب الرضاع، ج ۱، ص ۲۴۳.

② "الحوہرۃ النہرۃ"، کتاب النکاح، کتاب الرضاع، ص ۳۵.

③ المرجع السابق.

④ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۴۰۵.

⑤ یعنی وہ عورت جس سے باپ نے محبت کی ہو۔

⑥ دودھ کا رشتہ۔

⑦ سو تلی بیٹی۔

کی ماں کہ نسب میں دادی نانی ہوگی اور رضاع میں حرام نہیں اور ان میں بھی وہی تین صورتیں ہیں۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۱۶:** حقیقی بھائی کی رضاعی بہن یا رضاعی بھائی کی حقیقی بہن یا رضاعی بھائی کی رضاعی بہن سے نکاح جائز ہے اور بھائی کی بہن سے نسب میں بھی ایک صورت جواز کی ہے، یعنی سوتیلے بھائی کی بہن جو دوسرے باپ سے ہو۔<sup>(۲)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۷:** ایک عورت کا دو بچوں نے دودھ پیا اور ان میں ایک لڑکا، ایک لڑکی ہے تو یہ بھائی بہن ہیں اور نکاح حرام اگرچہ دونوں نے ایک وقت میں نہ پیا ہو بلکہ دونوں میں برسوں کا فاصلہ ہو اگرچہ ایک کے وقت میں ایک شوہر کا دودھ تھا اور دوسرے کے وقت میں دوسرے کا۔<sup>(۳)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۸:** دودھ پینے والی لڑکی کا نکاح پلانے والی کے بیٹوں، پوتوں سے نہیں ہو سکتا، کہ یہ ان کی بہن یا پھوپھی ہے۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۹:** جس عورت سے زنا کیا اور بچہ پیدا ہوا، اس عورت کا دودھ جس لڑکی نے پیا وہ زانی پر حرام ہے۔<sup>(۵)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۲۰:** پانی یا دوا میں عورت کا دودھ ملا کر پلایا تو اگر دودھ غالب ہے یا برابر تو رضاع ہے مغلوب ہے تو نہیں۔ یوہیں اگر بکری وغیرہ کسی جانور کے دودھ میں ملا کر دیا تو اگر یہ دودھ غالب ہے تو رضاع نہیں ورنہ ہے اور دو عورتوں کا دودھ ملا کر پلایا تو جس کا زیادہ ہے اس سے رضاع ثابت ہے اور دونوں برابر ہوں تو دونوں سے۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ بہر حال دونوں سے رضاع ثابت ہے۔<sup>(۶)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۲۱:** کھانے میں عورت کا دودھ ملا کر دیا، اگر وہ تگی چیز پینے کے قابل ہے اور دودھ غالب یا برابر ہے تو رضاع

① "الفتاویٰ الہندیۃ"، کتاب الرضاع، ج ۱، ص ۳۴۳.

② "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۳۹۳-۳۹۶.

③ ... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۳۹۸.

④ المرجع السابق

⑤ المرجع السابق، ص ۳۹۹.

⑥ "الجوہرۃ النیرۃ"، کتاب الرضاع، ص ۳۵.

⑦ ... المرجع السابق، ص ۳۶، ۳۷.

ثابت، ورنہ نہیں اور اگر پتی چیز نہیں ہے تو مطلقاً ثابت نہیں۔<sup>(۱)</sup> (ردالمحتار)

مسئلہ ۲۲: دودھ کا پتیرا کھویا بنا کر بچہ کو کھلایا تو رضاع نہیں۔<sup>(۲)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۲۳: خلع مشکل کو دودھ اتر اُسے بچہ کو پلایا، تو اگر اُس کا عورت ہوتا معلوم ہوا تو رضاع ہے اور مرد ہونا معلوم ہوا تو نہیں اور کچھ معلوم نہ ہوا تو اگر عورتیں کہیں اس کا دودھ مثل عورت کے دودھ کے ہے تو رضاع ہے ورنہ نہیں۔<sup>(۳)</sup> (جوہرہ)

مسئلہ ۲۴: کسی کی دو عورتیں ہیں بڑی نے چھوٹی کو جو شیر خوار<sup>(۴)</sup> ہے دودھ پلا دیا تو دونوں اس پر ہمیشہ کو حرام ہو گئیں بشرطیکہ بڑی کے ساتھ وطی کر چکا ہو اور وطی نہ کی ہو تو دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ بڑی کو طلاق دے دی ہے اور طلاق کے بعد اس نے دودھ پلایا تو بڑی ہمیشہ کو حرام ہو گئی اور چھوٹی بدستور نکاح میں ہے۔ دوم یہ کہ طلاق نہیں دی ہے اور دودھ پلا دیا تو دونوں کا نکاح فسخ ہو گیا مگر چھوٹی سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے اور بڑی سے وطی کی ہو تو پورا مہر پائے گی اور وطی نہ کی ہو تو کچھ نہ ملے گا مگر جب کہ دودھ پلانے پر مجبور کی گئی یا سوتی تھی سوتے میں چھوٹی نے دودھ پی لیا یا مجنونہ تھی حالت جنون میں دودھ پلا دیا یا اس کا دودھ کسی اور نے چھوٹی کے حلق میں نکا دیا تو ان صورتوں میں نصف مہر بڑی بھی پائے گی اور چھوٹی کو نصف مہر ملے گا پھر اگر بڑی نے نکاح فسخ کرنے کے ارادہ سے پلایا تو شوہر یہ نصف مہر کہ چھوٹی کو دے گا، بڑی سے وصول کر سکتا ہے۔

یوہیں اُس سے وصول کر سکتا ہے جس نے چھوٹی کے حلق میں دودھ نکا دیا بلکہ اُس سے تو چھوٹی اور بڑی دونوں کا نصف نصف مہر وصول کر سکتا ہے جب کہ اُس کا مقصد نکاح فاسد کر دینا ہو اور اگر نکاح فاسد کرنا مقصود نہ ہو تو کسی صورت میں کسی سے نہیں لے سکتا اور اگر یہ خیال کر کے دودھ پلایا ہے، کہ بھوکے ہلاک ہو جائے گی تو اس صورت میں بھی رجوع نہیں۔ عورت کہتی ہے کہ فاسد کرنے کے ارادہ سے نہ پلایا تھا تو حلف<sup>(۵)</sup> کے ساتھ اس کا قول مان لیا جائے۔<sup>(۶)</sup> (جوہرہ، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۲۵: بڑی نے چھوٹی کو بھوکے جان کر دودھ پلا دیا بعد کو معلوم ہوا کہ بھوکے نہ تھی، تو یہ نہ کہا جائے گا کہ فاسد کرنے کے ارادہ سے پلایا۔<sup>(۷)</sup> (جوہرہ)

① "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۴۰۱۔

② "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۴۰۱۔

③ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب الرضاع، ص ۳۷۔

④ یعنی دودھ پینے والی جس کی عمر ڈھائی برس سے کم ہو۔

⑤ "الحوہرۃ السیرۃ"، المرجع السابق، ص ۳۷، ۳۸۔ و "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ح ۴، ص ۴۰۲-۴۰۵۔

⑥ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب الرضاع، ص ۳۸۔

**مسئلہ ۲۶:** رضاع کے ثبوت کے لیے دوسرا یا ایک مرد اور دو عورتیں عادل گواہ ہوں اگرچہ وہ عورت خود دودھ پلانے والی ہو، فقط عورتوں کی شہادت سے ثبوت نہ ہوگا مگر بہتر یہ ہے کہ عورتوں کے کہنے سے بھی جدائی کر لے۔<sup>(۱)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۲۷:** رضاع کے ثبوت کے لیے عورت کے دعویٰ کرنے کی کچھ ضرورت نہیں مگر تفریق قاضی کے حکم سے ہوگی یا متارکہ سے مدخولہ میں کہنے کی ضرورت ہے، مثلاً یہ کہے کہ میں نے تجھے جدا کیا یا چھوڑا اور غیر مدخولہ میں محض اس سے علیحدہ ہو جانا کافی ہے۔<sup>(۲)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۸:** کسی عورت سے نکاح کیا اور ایک عورت نے آکر کہا، میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اگر شوہر یہ دونوں اس کے کہنے کو سچ سمجھتے ہوں تو نکاح فاسد ہے اور وطی نہ کی ہو تو مہر کچھ نہیں اور اگر دونوں اس کی بات جھوٹی سمجھتے ہوں تو بہتر جدائی ہے اگر وہ عورت عادلہ ہے، پھر اگر وطی نہ ہوئی ہو تو مرد کو افضل یہ ہے کہ نصف مہر دے اور عورت کو افضل یہ ہے کہ نہ لے اور وطی ہوئی ہو تو افضل یہ ہے کہ پورا مہر دے اور نان نفقہ بھی اور عورت کو افضل یہ ہے کہ مہر مثل اور مہر مقرر شدہ میں جو کم ہے وہ لے اور اگر عورت کو جدا نہ کرے جب بھی حرج نہیں۔ یوہیں تصدیق کی اور شوہر نے تکذیب تو نکاح فاسد نہیں مگر زوجہ شوہر سے حلف لے سکتی ہے اگر قسم کھانے سے انکار کرے تو تفریق کر دی جائے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۹:** عورت کے پاس دو عادل نے شہادت دی اور شوہر منکر<sup>(۴)</sup> ہے مگر قاضی کے پاس شہادت نہیں گزری، پھر یہ گواہ مر گئے یا غائب ہو گئے تو عورت کو اس کے پاس رہنا جائز نہیں۔<sup>(۵)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۳۰:** صرف دو عورتوں نے قاضی کے پاس رضاع کی شہادت دی اور قاضی نے تفریق کا حکم دے دیا تو یہ حکم نافذ نہ ہوگا۔<sup>(۶)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۳۱:** کسی عورت کی نسبت کہا کہ یہ میری دودھ شریک بہن ہے پھر اس اقرار سے پھر گیا<sup>(۷)</sup> اس کا کہنا مان لیا جائے اور اگر اقرار کے ساتھ یہ بھی کہا کہ یہ بات ٹھیک ہے، سچی ہے، صحیح ہے، حق وہی ہے جو میں نے کہہ دیا تو اب اقرار سے پھر

① "الحوہرة البیرة"، کتاب الرضاع، ص ۳۸.

② "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۴۱۰.

③ "العتاوی الہندیہ"، کتاب الرضاع، ج ۱، ص ۳۴۷.

④ انکار کرنے والا۔

⑤ "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الرضاع، ج ۴، ص ۴۱۰.

⑥ المرجع السابق، ص ۴۱۱۔

یعنی منکر کیا۔

نہیں سکتا اور اگر اس عورت سے نکاح کر چکا تھا، اب اس قسم کا اقرار کرتا ہے تو جدائی کر دی جائے اور اگر عورت اقرار کر کے پھر گئی اگرچہ اقرار پر اصرار کیا اور ثابت رہی ہو تو اس کا قول بھی مان لیا جائے۔ دونوں اقرار کر کے پھر گئے جب بھی یہی احکام ہیں۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۳۲: مرد نے اپنی عورت کی چھاتی چوسی<sup>(۲)</sup> تو نکاح میں کوئی نقصان نہ آیا اگرچہ دودھ مونہہ میں آ گیا بلکہ حلق سے اتر گیا۔<sup>(۳)</sup> (در مختار)

## ولی کا بیان

امام احمد و مسلم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عیب ولی سے زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے اور بکر (کو آری) سے اجازت لی جائے اور چپ رہنا بھی اس کا اذن ہے۔“<sup>(۴)</sup>

ابوداؤد انھیں سے راوی، کہ ایک جوان لڑکی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی، کہ اس کے باپ نے نکاح کر دیا اور وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی ہے۔ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اسے اختیار دیا۔<sup>(۵)</sup> یعنی چاہے تو اس نکاح کو جائز کر دے یا رد کر دے۔

## مسائل فقہیہ

ولی وہ ہے جس کا قول دوسرے پر نافذ ہو<sup>(۶)</sup> دوسرا چاہے یا نہ چاہے۔ ولی کا عاقل بالغ ہونا شرط ہے، بچہ اور مجنون ولی نہیں ہو سکتا۔ مسلمان کے ولی کا مسلمان ہونا بھی شرط ہے کہ کافر کو مسلمان پر کوئی اختیار نہیں، متقی ہونا شرط نہیں۔ فاسق بھی ولی ہو سکتا ہے۔ ولایت کے اسباب چار ہیں:

قربابت<sup>(۷)</sup>، ملک، ولایت، امامت۔<sup>(۸)</sup> (در مختار وغیرہ)

① ”الدر المختار“، کتاب النکاح، باب الرضاع، ح ۴، ص ۴۰۶-۴۰۸

② اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عیدہ رحمۃ الرحمن فتاویٰ رضویہ ج ۳ ص ۳۷۷ پر فرماتے ہیں ”اگر عورت شیردار (دودھ والی) ہو تو اب چمن نہ چاہے جس سے دودھ حلق میں چلا جائے اور اگر منہ میں آجائے اور حلق میں نہ جانے دے تو مضائقہ (حرج) نہیں کہ شیر زن (عورت کا دودھ پینا) حرام ہے۔“ علیہ

③ ”الدر المختار“ بالمرجع السابق، ص ۴۱۱۔

④ ”صحیح مسلم“، کتاب النکاح، باب استئذان الثیب فی النکاح بالطلق، إلح، الحدیث: ۱۴۲۱، ص ۷۳۸

⑤ ”مس أبی داؤد“، کتاب النکاح، باب فی البکریر وجہا ابوہا .. إلح، الحدیث: ۲۰۹۶، ج ۲، ص ۳۳۸۔

⑥ یعنی جس کا حکم دوسرے پر چھے۔

⑦ ”الدر المختار“، کتاب النکاح، باب الولی، ح ۴، ص ۱۴۷-۱۴۹، وغیرہ۔

**مسئلہ ۱:** قرابت کی وجہ سے ولایت عصبہ بنفسہ کے لیے ہے یعنی وہ مرد جس کو اس سے قرابت کسی عورت کی وساطت سے نہ ہو یا یوں سمجھو کہ وہ وارث کہ ذوی القروض کے بعد جو کچھ بچے سب لے لے اور اگر ذوی القروض نہ ہوں تو سارا مال یہی لے۔ ایسی قرابت والا دلی ہے اور یہاں بھی وہی ترتیب ملحوظ ہے جو وراثت میں معتبر ہے یعنی سب میں مقدم بیٹا، پھر پوتا، پھر پر پوتا اگرچہ کئی پشت کا فاصلہ ہو، یہ نہ ہوں تو باپ، پھر دادا، پھر پردادا، وغیرہم اصول اگرچہ کئی پشت اوپر کا ہو، پھر حقیقی بھائی، پھر سوتیلہ بھائی، پھر حقیقی بھائی کا بیٹا، پھر سوتیلے بھائی کا بیٹا، پھر حقیقی چچا، پھر سوتیلے چچا، پھر حقیقی چچا کا بیٹا، پھر سوتیلے چچا کا بیٹا، پھر باپ کا حقیقی چچا، پھر سوتیلے چچا، پھر باپ کے حقیقی چچا کا بیٹا، پھر سوتیلے چچا کا بیٹا، پھر دادا کا حقیقی چچا، پھر سوتیلے چچا، پھر دادا کے حقیقی چچا کا بیٹا، پھر سوتیلے چچا کا بیٹا۔

خلاصہ یہ کہ اُس خاندان میں سب سے زیادہ قریب کا رشتہ دار جو مرد ہو، وہ دلی ہے اگر بیٹا نہ ہو تو جو حکم بیٹے کا ہے وہی پوتے کا ہے، وہ نہ ہو تو پر پوتے کا اور عصبہ کے دلی ہونے میں اُس کا آزاد ہونا شرط ہے اگر غلام ہے تو اس کو ولایت نہیں بلکہ اس صورت میں دلی وہ ہوگا جو اُس کے بعد دلی ہو سکتا ہے۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری، در مختار وغیرہما)

**مسئلہ ۲:** کسی پاگل عورت کے باپ اور بیٹا یا دادا اور بیٹا ہیں تو بیٹا دلی ہے باپ اور دادا نہیں مگر اس عورت کا نکاح کرنا چاہیں تو بہتر یہ ہے کہ باپ اس کے بیٹے (یعنی اپنے نواسے) کو نکاح کر دینے کا حکم کر دے۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳:** عصبہ نہ ہوں تو ماں دلی ہے، پھر دادی، پھر نانی، پھر بیٹی، پھر پوتی، پھر نواسی، پھر پر پوتی، پھر نواسی کی بیٹی، پھر نانا، پھر حقیقی بہن، پھر سوتیلی بہن، پھر اخیانی بھائی بہن یہ دونوں ایک درجے کے ہیں، ان کے بعد بہن وغیرہ کی اولاد اسی ترتیب سے پھر پھوپھی، پھر ماموں، پھر خالہ، پھر چچا زاد بہن، پھر اسی ترتیب سے ان کی اولاد۔<sup>(۳)</sup> (خانہ، در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۴:** جب رشتہ دار موجود نہ ہوں تو دلی مولی الموالاة ہے یعنی وہ جس کے ہاتھ پر اس کا باپ مشرف باسلام ہوا اور یہ عہد کیا کہ اس کے بعد یہ اس کا وارث ہوگا یہ دونوں نے ایک دوسرے کا وارث ہونا ٹھہرا لیا ہو۔<sup>(۴)</sup> (خانہ، رد المحتار)

① "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۳۔

و "الدرالمختار"، کتاب الفرائض، فصل فی العصبات، ج ۱، ص ۵۵۰ وغیرہما

② "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، اسباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۳۔

③ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، فصل فی الاولیاء، ج ۱، ص ۱۶۵۔

و "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: لایصح تولیہ الصغیر شیخاعلی خیرات، ج ۴، ص ۱۸۴۔

④ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، فصل فی الاولیاء، ج ۱، ص ۱۶۵۔

و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب: لایصح تولیہ الصغیر شیخاعلی خیرات، ج ۴، ص ۱۸۵۔

**مسئلہ ۵:** ان سب کے بعد بادشاہ اسلام ولی ہے پھر قاضی جب کہ سلطان کی طرف سے اسے نابالغوں کے نکاح کا اختیار دیا گیا ہو اور اگر اس کے متعلق یہ کام نہ ہو اور نکاح کر دیا پھر سلطان کی طرف سے یہ خدمت بھی اسے سپرد ہوئی اور قاضی نے اس نکاح کو جائز کر دیا تو جائز ہو گیا۔<sup>(۱)</sup> (خانہ)

**مسئلہ ۶:** قاضی نے اگر کسی نابالغ لڑکی سے اپنا نکاح کر لیا تو یہ نکاح بغیر ولی کے ہوا یعنی اس صورت میں قاضی ولی نہیں۔ یوہیں بادشاہ نے اگر ایسا کیا تو یہ بھی بے ولی کے<sup>(۲)</sup> نکاح ہوا اور اگر قاضی نے نابالغ لڑکی کا نکاح اپنے باپ یا لڑکے سے کر دیا تو یہ بھی جائز نہیں۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۷:** قاضی کے بعد قاضی کا نائب ہے جب کہ بادشاہ اسلام نے قاضی کو یہ اختیار دیا ہو اور قاضی نے اس نائب کو اجازت دی ہو یا تمام امور میں اس کو نائب کیا ہو۔<sup>(۴)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۸:** وصی<sup>(۵)</sup> کو یہ اختیار نہیں کہ یتیم کا نکاح کر دے اگرچہ اس یتیم کے باپ دادا نے یہ وصیت بھی کی ہو کہ میرے بعد تم اس کا نکاح کر دینا، البتہ اگر وہ قریب کا رشتہ دار یا حاکم ہے تو کر سکتا ہے کہ اب وہ ولی بھی ہے۔<sup>(۶)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۹:** نابالغ بچے کی کسی نے پرورش کی، مثلاً اسے جتنے<sup>(۷)</sup> کیا یا لاوارث بچہ کہیں پڑا، اُسے پال لیا تو یہ شخص اس کے نکاح کا ولی نہیں۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۰:** لونڈی، غلام کے نکاح کا ولی ان کا مولیٰ ہے، اس کے سوا کسی کو ولایت نہیں اگر کسی نے یا اس نے خود نکاح کر لیا تو وہ نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف رہے گا جائز کر دے گا جائز ہو جائے گا، رد کر دے گا باطل ہو جائے گا اور اگر غلام دو شخص میں مشترک ہے تو ایک شخص تنہا اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔<sup>(۹)</sup> (خانہ)

① "افتاویٰ الخاکیہ"، کتاب النکاح، فصل فی الاولیاء، ج ۱، ص ۱۶۵۔

② ... ولی کے بغیر۔

③ "افتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۲۔

④ "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۸۷۔

⑤ "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب لا یصح تولیة الصغیر شیخاعمی خیرات، ج ۴، ص ۱۸۵۔

⑥ ... وصی وہ ہے جس کو وصیت کی جائے کہ تم ایسا کرتا۔

⑦ "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۸۶۔

⑧ ... منہ بولا بیٹا۔

⑨ "افتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۴۔

⑩ "افتاویٰ الخاکیہ"، کتاب النکاح، فصل فی الاولیاء، ج ۱، ص ۱۶۵۔



**مسئلہ ۱۱:** مسلمان شخص کافرہ کے نکاح کا ولی نہیں مگر کافرہ باندی کا ولی اس کا مولیٰ ہے۔ یوں بادشاہ اسلام اور قاضی بھی کافرہ کے ولی ہیں کہ ان کو اس کا نکاح کرنے کی اجازت ہے۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۲:** لوٹڈی غلام ولی نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ مکاتب اپنے لڑکے کا ولی نہیں۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳:** کافر اصلی، کافر اصلی کا ولی ہے اور مرتد کسی کا بھی ولی نہیں، نہ مسلم کا، نہ کافر کا یہاں تک کہ مرتد مرتد کا بھی ولی نہیں۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۴:** ولی اگر پاگل ہو گیا تو اس کی ولایت جاتی رہی اور اگر اس قسم کا پاگل ہے کہ کبھی پاگل رہتا ہے اور کبھی ہوش میں تو ولایت باقی ہے، اتفاقہ کی حالت میں جو کچھ تصرفات کرے گا نافذ ہوں گے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۵:** لڑکا مستوہ یا مجنون ہے اور اسی حالت میں بالغ ہوا تو باپ کی ولایت اب بھی بدستور باقی ہے اور اگر بلوغ کے وقت عاقل تھا پھر مجنون یا مستوہ ہو گیا تو باپ کی ولایت پھر عود<sup>(۵)</sup> کر آئے گی اور کسی کا باپ مجنون ہو گیا تو اس کا بیٹا ولی ہے اپنے باپ کا نکاح کر سکتا ہے۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۶:** اپنے بالغ لڑکے کا نکاح کر دیا اور ابھی لڑکے نے جائز نہ کیا تھا کہ پاگل ہو گیا، اب اس کے باپ نے نکاح جائز کر دیا تو جائز ہو گیا۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۷:** نابالغ نے اپنا نکاح خود کیا اور نہ اس کا ولی ہے، نہ وہاں حاکم تو یہ نکاح موقوف ہے بالغ ہو کر اگر جائز کر دے گا ہو جائے گا اور اگر نابالغ نے بالغ عورت سے نکاح کیا پھر غائب ہو گیا پھر عورت نے دوسرا نکاح کیا اور نابالغ نے بلوغ کے وقت نکاح جائز کر دیا تھا اگر دوسرا نکاح اجازت سے پہلے کیا تو دوسرا ہو گیا اور بعد میں تو نہیں اور اب پہلا ہو گیا۔<sup>(۸)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۱۸:** دو برابر کے ولی نے نکاح کر دیا۔ مثلاً اس کے دو حقیقی بھائی ہیں دونوں نے نکاح کر دیا، تو جس نے پہلے

① "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۸۳

② "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۴

③ ... المرجع السابق

④ ... المرجع السابق

⑤ ... "الفتاویٰ الہمدیہ"، المرجع السابق

⑥ ... المرجع السابق

⑦ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب النکاح، مطلب: لا یصح تولیۃ الصغیر شیخاعلی خیرات، ج ۴، ص ۱۸۷

کیا وہ صحیح ہے اور اگر دونوں نے ایک ساتھ کیا ہو یا معلوم نہ ہو کہ کون پیچھے ہے، کون پہلے تو دونوں باطل۔<sup>(۱)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۹:** ولی اقرب غائب ہے اس وقت دُور والے ولی نے نکاح کر دیا تو صحیح ہے اور اگر اس کی موجودگی میں نکاح کیا تو اس کی اجازت پر موقوف ہے محض اس کا سکوت کافی نہیں بلکہ صراحت یا دلالتِ اجازت کی ضرورت ہے، یہاں تک کہ اگر ولی اقرب مجلس میں موجود ہو تو یہ بھی اجازت نہیں اور اگر اس ولی اقرب نے نہ اجازت دی تھی، نہ رد کیا اور مر گیا یا غائب ہو گیا کہ اب ولایت اسی دُور والے ولی کو پہنچی تو وہ قبل میں اس کا نکاح کر دینا اجازت نہیں بلکہ اب اس کی جدید اجازت درکار ہے۔<sup>(۲)</sup> (درمختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۲۰:** ولی کے غائب ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگر اس کا انتظار کیا جائے تو وہ جس نے پیغام دیا ہے اور کفو بھی ہے، ہاتھ سے جاتا رہے گا اگر ولی قریب مفقود الطمر ہو یا کہیں دور رہتا ہو کہ اس کا پتا معلوم نہ ہو یا وہ ولی اسی شہر میں چھپا ہوا ہے مگر لوگوں کو اس کا حال معلوم نہیں اور ولی ابعدا نے نکاح کر دیا اور وہ اب ظاہر ہوا تو نکاح صحیح ہو گیا۔<sup>(۳)</sup> (خانہ وغیرہ)

**مسئلہ ۲۱:** ولی اقرب صالح ولایت نہیں، مثلاً بچہ ہے یا مجنون تو ولی ابعدا ہی نکاح کا ولی ہے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۲:** مولیٰ اگر غائب بھی ہو جائے اور اس کا پتا بھی نہ چلے، جب بھی لونڈی غلام کے نکاح کی ولایت اسی کو ہے اس کے رشتہ دار ولی نہیں۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۳:** لونڈی آزاد ہوگئی اور اس کا عصبہ کوئی نہ ہو تو وہ عصبہ ہے، جس نے اسے آزاد کیا اور اسی کی اجازت سے نکاح ہوگا، وہ مرد ہو یا عورت اور ذوی الارحام پر آزاد کنندہ<sup>(۶)</sup> مقدم ہے۔<sup>(۷)</sup> (جوہرہ نیرہ)

**مسئلہ ۲۴:** کفو نے پیغام دیا اور وہ مہر مثل بھی دینے پر تیار ہے مگر ولی اقرب لڑکی کا نکاح اس سے نہیں کرتا بلکہ بلاوجہ انکار کرتا ہے تو ولی ابعدا نکاح کر سکتا ہے۔<sup>(۸)</sup> (درمختار)

① "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۸۸

② "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب. لایصح تولیة الصغیر شیخا علی خیرات، ج ۴، ص ۱۸۹.

③ "امتنوی الخاتبة"، کتاب النکاح، فصل فی الاولیاء، ج ۱، ص ۱۶۶

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۵.

⑤ المرجع السابق.

⑥ آزاد کرنے والا۔

⑦ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب النکاح، ص ۱۳.

⑧ "الدرالمختار" کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۹۱

**مسئلہ ۲۵:** نابالغ اور مجنون اور لونڈی غلام کے نکاح کے لیے ولی شرط ہے، بغیر ولی ان کا نکاح نہیں ہو سکتا اور حرہ بالغہ کا قلعہ نے بغیر ولی کفو سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور غیر کفو سے کیا تو نہ ہوا اگرچہ نکاح کے بعد راضی ہو گیا۔ البتہ اگر ولی نے سکوت کیا اور کچھ جواب نہ دیا اور عورت کے بچہ بھی پیدا ہو گیا تو اب نکاح صحیح مانا جائے گا۔<sup>(۱)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۶:** جس عورت کا کوئی عصبہ نہ ہو، وہ اگر اپنا نکاح جان بوجھ کر غیر کفو سے کرے تو نکاح ہو جائے گا۔<sup>(۲)</sup> (ردالمحتار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۷:** جس عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے دیں بعد عدت اس نے جان بوجھ کر غیر کفو سے نکاح کر لیا اور ولی راضی نہیں یا ولی کو اس کا غیر کفو ہونا معلوم نہیں تو یہ عورت شوہر اول کے لیے حلال نہ ہوئی۔<sup>(۳)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۲۸:** ایک درجہ کے چند ولی ہوں۔ بعض کا راضی ہو جانا کافی ہے اور اگر مختلف درجے کے ہوں تو اقرب کا راضی ہونا ضروری ہے کہ حقیقت یہی ولی ہے اور جس ولی کی رضا سے نکاح ہو جائے اس سے کہا گیا تو یہ کہتا ہے کہ یہ شخص کفو ہے تو اب اس کی رضا بے کار ہے اس کی رضا سے بقیہ ورثہ کا حق ساقط نہ ہوگا۔<sup>(۴)</sup> (ردالمحتار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۹:** راضی ہونا دو طرح ہے۔ ایک یہ کہ صراحت کہہ دے کہ میں راضی ہوں۔ دوسرے یہ کہ کوئی ایسا فعل پایا جائے جس سے راضی ہونا سمجھا جاتا ہو، مثلاً مہر پر قبضہ کرنا یا مہر کا مطالبہ یا دعویٰ کر دینا یا عورت کو رخصت کر دینا کہ یہ سب افعال راضی ہونے کی دلیل ہیں، اس کو دلالت رضا کہتے ہیں اور ولی کا سکوت رضا نہیں۔<sup>(۵)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۳۰:** شافعیہ<sup>(۶)</sup> عورت بالغہ کو آری نے حنفی<sup>(۷)</sup> سے نکاح کیا اور اس کا باپ راضی نہیں تو نکاح صحیح ہو گیا۔ یوہیں اس کا عکس۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۱:** عورت بالغہ کا قلعہ کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے کوئی نہیں کر سکتا۔ نہ اس کا باپ نہ بادشاہ اسلام، کو آری ہو یا شیب۔ یوہیں مرد بالغ آزاد اور مکاتب و مکاتبہ کا عقد نکاح بلا<sup>(۹)</sup> ان کی مرضی کے کوئی نہیں کر سکتا۔<sup>(۱۰)</sup> (عالمگیری، درمختار)

۱ "الدر المختار" و "ردالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۴۹ - ۱۵۱

۲ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۳، وغیرہ۔

۳ "الدر المختار" کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۲۔

۴ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۳، وغیرہ۔

۵ "الدر المختار" کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۴۔

۶ فقہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیروی کا۔

۷ فقہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیروی کا۔

۸ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۷

۹ بغیر۔

۱۰ "الفتاویٰ الہندیہ"، المرجع السابق و "الدر المختار" کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۵۔

**مسئلہ ۳۲:** کو آری عورت سے اس کے ولی یا ولی کے وکیل یا قاصد نے اذن مانگا یا ولی نے بلا اجازت لیے نکاح کر دیا۔ اب اس کے قاصد نے یا کسی فضولی عادل نے خبر دی اور عورت نے سکوت کیا یا ہنسی یا مسکرائی یا بغیر آواز کے روئی تو ان سب صورتوں میں اذن سمجھا جائے گا کہ یہی صورت میں نکاح کر دینے کی اجازت ہے، دوسری میں نکاح کیا ہوا منظور ہے اور اگر اذن طلب کرتے وقت یا جس وقت نکاح ہو جانے کی خبر دی گئی، اس نے سن کر کچھ جواب نہ دیا بلکہ کسی اور سے کلام کرنا شروع کیا مگر نکاح کو رد نہ کیا تو یہ بھی اذن ہے اور اگر چہ رہنا اس وجہ سے ہوا کہ اسے کھانسی یا چھینک آگئی تو یہ رضا نہیں اس کے بعد رد کر سکتی ہے۔ یوں اگر کسی نے اس کا منہ بند کر دیا کہ بول نہ سکی تو رضا نہیں۔ اور ہنسنا اگر بطور استہزا<sup>(۱)</sup> کے ہو یا ردنا آواز سے ہو تو اذن نہیں۔<sup>(۲)</sup> (در مختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۳۳:** ایک درجہ کے دو ولی نے بیک وقت دو شخصوں سے نکاح کر دیا اور دونوں کی خبر ایک ساتھ پہنچی عورت نے سکوت کیا، تو دونوں موقوف ہیں اپنے قول یا فعل سے جس ایک کو جائز کرے جائز ہے اور دوسرا باطل اور دونوں کو جائز کیا تو دونوں باطل اور دونوں نے اذن مانگا اور عورت نے سکوت کیا تو جو پہلے نکاح کر دے وہ ہوگا۔<sup>(۳)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۳۴:** ولی نے نکاح کر دیا عورت کو خبر پہنچی اس نے سکوت<sup>(۴)</sup> کیا مگر اس وقت شوہر مر چکا تھا تو یہ اذن نہیں اور اگر شوہر کے مرجانے کے بعد کہتی ہے کہ میرے اذن سے میرے باپ نے اس سے نکاح کیا۔ اور شوہر کے ورثہ انکار کریں تو عورت کا قول مانا جائے گا لہذا وارث ہوگی اور عدت واجب۔ اور اگر عورت نے یہ بیان کیا کہ میرے اذن کے بغیر نکاح ہوا مگر جب نکاح کی خبر پہنچی میں نے نکاح کو جائز کیا تو اب ورثہ کا قول معتبر ہے اب نہ مہر پائے گی نہ میراث۔ رہا یہ کہ عدت گزارے گی یا نہیں اگر واقع میں سچی ہے تو عدت گزارے ورثہ نہیں مگر نکاح کرنا چاہے تو عدت تک روکی جائے گی کہ جب اس نے اپنا نکاح ہونا بیان کیا تو اب بغیر عدت کیونکر نکاح کرے گی۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری، در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۳۵:** عورت سے اذن<sup>(۶)</sup> لینے گئے اس نے کہا کسی اور سے ہوتا تو بہتر تھا تو یہ انکار ہے اور اگر نکاح کے بعد خبر دی گئی اور عورت نے وہی لفظ کہے تو قبول سمجھا جائے گا۔<sup>(۷)</sup> (در مختار)

۱۔ یعنی مذاق۔

۲۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۵۔

۳۔ و الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۷، ۲۸۸۔

۴۔ الدر المختار، و رد المختار، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۶۔

۵۔ خا موثی۔

۶۔ الفتاویٰ الہدیۃ، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۹۔

۷۔ اندر المختار، و رد المختار، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۷۔

۸۔ اجازت۔

۹۔ الدر المختار، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۷۔

**مسئلہ ۳۶:** ولی اس عورت سے خود اپنا نکاح کرنا چاہتا ہے اور اجازت لینے گیا اس نے سکوت کیا تو یہ رضا ہے اور اگر نکاح اپنے سے کر لیا اب خبر دی اور سکوت کیا تو یہ رد ہے رضا نہیں۔<sup>(۱)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۳۷:** کسی خاص کی نسبت عورت سے اذن مانگا اس نے انکار کر دیا مگر ولی نے اسی سے نکاح کر دیا۔ اب خبر پہنچی اور ساکت رہی تو یہ اذن ہو گیا اور اگر کہا کہ میں تو پہلے ہی سے اُس سے نکاح نہیں چاہتی ہوں تو یہ رد ہے اور اگر جس وقت خبر پہنچی انکار کیا پھر بعد کو رضا ظاہر کی تو یہ نکاح جائز نہ ہوا۔<sup>(۲)</sup> (درمختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۳۸:** اذن لینے میں یہ بھی ضروری ہے کہ جس سے نکاح کرنے کا ارادہ ہو اس کا نام اس طرح لیا جائے جس کو وہ عورت جان سکے۔ اگر یوں کہا کہ ایک مرد سے تیرا نکاح کر دوں یا یوں کہ فلاں قوم کے ایک شخص سے نکاح کر دوں تو یوں اذن نہیں ہو سکتا۔ اور اگر یوں کہا کہ فلاں یا فلاں سے تیرا نکاح کر دوں اور عورت نے سکوت کیا تو اذن ہو گیا۔ ان دونوں میں جس ایک سے چاہے کر دے یا یوں کہا کہ پڑوس والوں میں سے کسی سے نکاح کر دوں یا یوں کہا کہ چچا زاد بھائیوں میں کسی سے نکاح کر دوں اور سکوت کیا اور ان دونوں صورتوں میں ان سب کو جانتی بھی ہو تو اذن ہو گیا۔ ان میں جس ایک سے کرے گا ہو جائے گا اور سب کو جانتی نہ ہو تو اذن نہیں۔<sup>(۳)</sup> (درمختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۳۹:** عورت نے اذن عام دے دیا، مثلاً ولی نے کہا کہ بہت سے لوگوں نے پیغام بھیجا ہے، عورت نے کہا جو تو کرے مجھے منظور ہے یا جس سے تو چاہے نکاح کر دے تو یہ اذن عام ہے جس سے چاہے نکاح کر دے مگر اس صورت میں بھی اگر کسی خاص شخص کی نسبت عورت پیشتر انکار کر چکی ہے تو اس کے بارے میں اذن نہ سمجھا جائے گا۔<sup>(۴)</sup> (درمختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۴۰:** اذن لینے میں مہر کا ذکر شرط نہیں اور بعض مشائخ نے شرط بتایا لہذا ذکر ہو جانا چاہیے کہ اختلاف سے بچنا ہے اور اگر ذکر نہ کیا تو ضرور ہے کہ جو مہر باندھا جائے وہ مہر مثل سے کم نہ ہو اور کم ہو تو بغیر عورت کے راضی ہوئے عقد صحیح نہ ہوگا۔ اور اگر زیادہ کمی ہو تو اگرچہ عورت راضی ہو اولیا کو اعتراض کا حق حاصل ہے یعنی جب کہ کسی غیر ولی نے نکاح کیا ہو اور ولی نے خود ایسا کیا تو اب کون اعتراض کرے۔<sup>(۵)</sup> (رد المحتار)

① ... "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۸.

② "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۸.

③ - المرجع السابق، ص ۱۵۸.

④ - المرجع السابق، ص ۱۵۹.

⑤ - "ردالمختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۵۹.

مسئلہ ۴۱: ولی نے عورت بالغہ کا نکاح اس کے سامنے کر دیا اور اُسے اس کا علم بھی ہوا اور سکوت کیا تو یہ رضا ہے۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۴۲: یہ احکام جو مذکور ہوئے ولی اقرب کے ہیں، اگر ولی بعید یا اجنبی نے نکاح کا اذن طلب کیا تو سکوت اذن نہیں بلکہ اگر عورت کو آری ہے تو صراحۃً اذن کے الفاظ کہے یا کوئی ایسا فعل کرے جو قول کے حکم میں ہو، مثلاً مہر یا نفقہ طلب کرنا، خوشی سے ہنسا، خلوت پر راضی ہونا، مہر یا نفقہ قبول کرنا۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۴۳: ولی نے عورت سے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ فلاں سے تیرا نکاح کر دوں۔ اس نے کہا ٹھیک ہے، جب چلا گیا تو کہنے لگی میں راضی نہیں اور ولی کو اس کا علم نہ ہوا اور نکاح کر دیا تو صحیح ہو گیا۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۴۴: بکر (کو آری) وہ عورت ہے جس سے نکاح کے ساتھ وطی نہ کی گئی ہو، لہذا اگر زینہ<sup>(۴)</sup> پر چڑھنے یا اترنے یا کودنے یا حیض یا زخم یا بلا نکاح زیادہ عمر ہو جانے یا زنا کی وجہ سے بکارت<sup>(۵)</sup> زائل ہو گئی جب بھی وہ کو آری ہی کہلائے گی۔ یو ہیں اگر اس کا نکاح ہوا مگر شوہر نامرد ہے یا اس کا عضو تناسل مقطوع<sup>(۶)</sup> ہے اس وجہ سے تفریق ہو گئی بلکہ اگر شوہر نے وطی سے پہلے طلاق دے دی یا مر گیا اگرچہ ان سب صورتوں میں خلوت ہو چکی ہو جب بھی بکر ہے مگر جب چند بار اس نے زنا کیا کہ لوگوں کو اس کا حال معلوم ہو گیا یا اُس پر حد زنا قائم کی گئی اگرچہ ایک ہی بار واقع ہوا ہو تو اب وہ عورت بکر نہیں قرار دی جائے گی اور جو عورت کو آری نہ ہو اس کو شیب کہتے ہیں۔<sup>(۷)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۴۵: لڑکی کا نکاح نابالغہ سمجھ کر اس کے باپ نے کر دیا وہ کہتی ہے میں بالغہ ہوں میرا نکاح صحیح نہ ہوا اور اس کا باپ یا شوہر کہتا ہے نابالغہ ہے اور نکاح صحیح ہے تو اگر اس کی عمر نو برس کی ہو اور مرہقہ ہو تو لڑکی کا قول مانا جائے گا اور اگر دونوں نے اپنے اپنے دعوے پر گواہ پیش کیے تو بلوغ کے گواہ کو ترجیح ہے۔ یو ہیں اگر لڑکے مراہق<sup>(۸)</sup> نے اپنے بلوغ کا دعویٰ کیا تو اسی کا قول معتبر ہے، مثلاً اس کے باپ نے اس کی کوئی چیز بیچ ڈالی، یہ کہتا ہے میں بالغ ہوں اور بیچ صحیح نہ ہوئی اس کا باپ یا خریدار کہتا ہے نابالغ ہے تو بالغ ہونا قرار پائے گا جب کہ اس کی عمر اس قابل ہو۔<sup>(۹)</sup> (در مختار)

① "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۶۰

② "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۶۰

③ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۸، ۲۸۹

④ سیڑھی۔ ⑤ یعنی کنوارہ پن۔ ⑥ کٹا ہوا۔

⑦ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۶۱ - ۱۶۳

⑧ بالغ ہونے کے قریب۔

⑨ "الدر المختار"، المرجع السابق، ص ۱۶۵

**مسئلہ ۳۶:** نابالغ لڑکا اور لڑکی اگر چہ شیب ہو اور مجنون و معتوہ کے نکاح پر ولی کو دلائت اجبار حاصل ہے یعنی اگرچہ یہ لوگ نہ چاہیں ولی نے جب نکاح کر دیا ہو گیا۔ پھر اگر باپ دادا یا بیٹے نے نکاح کر دیا ہے تو اگرچہ مہر مثل سے بہت کم یا زیادہ پر نکاح کیا یا غیر کفو سے کیا جب بھی ہو جائے گا بلکہ لازم ہو جائے گا کہ ان کو بالغ ہونے کے بعد یا مجنون کو ہوش آنے کے بعد اس نکاح کے توڑنے کا اختیار نہیں۔ یوں مولیٰ کا نکاح کیا ہو ابھی فسخ نہیں ہو سکتا، ہاں اگر باپ، دادا یا لڑکے کا سوء اختیار معلوم ہو چکا ہو مثلاً اس سے پیشتر اس نے اپنی لڑکی کا نکاح کسی غیر کفو فاسق وغیرہ سے کر دیا اور اب یہ دوسرا نکاح غیر کفو سے کرے گا تو صحیح نہ ہوگا۔

یوں اگر نشکی حالت میں غیر کفو سے یا مہر مثل میں زیادتی کے ساتھ نکاح کیا تو صحیح نہ ہوا اور اگر باپ، دادا یا بیٹے کے سوا کسی اور نے کیا ہے اور غیر کفو یا مہر مثل میں زیادہ کمی بیشی کے ساتھ ہوا تو مطلقاً صحیح نہیں اور اگر کفو سے مہر مثل کے ساتھ کیا ہے تو صحیح ہے مگر بالغ ہونے کے بعد اور مجنون کو افاقہ کے بعد اور معتوہ کو عاقل ہونے کے بعد فسخ کا اختیار ہوگا اگرچہ خلوت بلکہ وطی ہو چکی ہو یعنی اگر نکاح ہونا پہلے سے معلوم ہے تو بکربالغ ہوتے ہی فوراً اور اگر معلوم نہ تھا تو جس وقت معلوم ہوا اسی وقت فوراً فسخ کر سکتی ہے اگر کچھ بھی وقفہ ہوا تو اختیار فسخ جاتا رہا۔ یہ نہ ہوگا کہ آخر مجلس تک اختیار باقی رہے مگر نکاح فسخ اس وقت ہوگا جب قاضی فسخ کا حکم بھی دیدے لہذا اسی اثنا میں قبل حکم قاضی اگر ایک کا انتقال ہو گیا تو دوسرا وارث ہوگا اور پورا مہر لازم ہوگا۔<sup>(۱)</sup> (در مختار، خانیہ، جوہرہ و فیرہا)

**مسئلہ ۳۷:** عورت کو خیار بلوغ حاصل تھا جس وقت بالغ ہوئی، اسی وقت اسے یہ خبر بھی ملی کہ فلاں جائیداد فروخت ہوئی جس کا شفعہ یہ کر سکتی ہے، ایسی حالت میں اگر شفعہ کرنا ظاہر کرتی ہے تو خیار بلوغ جاتا ہے اور اپنے نفس کو اختیار کرتی ہے تو شفعہ جاتا ہے اور چاہتی ہے کہ دونوں حاصل ہوں لہذا اس کا طریقہ یہ ہے کہ کہے میں دونوں حق طلب کرتی ہوں، پھر تفصیل میں پہلے خیار بلوغ کو ذکر کرے اور شیب کو ایسا معاملہ پیش آئے تو شفعہ کو مقدم کرے اور اس کی وجہ سے خیار بلوغ باطل نہ ہوگا۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۳۸:** عورت جس وقت بالغ ہوئی اسی وقت کسی کو گواہ بنائے کہ میں ابھی بالغ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کرتی ہوں اور رات میں اگر اسے حیض آیا تو اسی وقت اپنے نفس کو اختیار کرے اور صبح کو گواہوں کے سامنے اپنا بالغ ہونا اور اختیار کرنا بیان کرے مگر یہ نہ کہے کہ رات میں بالغ ہوئی بلکہ یہ کہ میں اس وقت بالغ ہوئی اور اپنے نفس کو اختیار کیا اور اس غلطی سے یہ مراد

① "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۶۶-۱۶۷ "الحوہ المیرۃ"، کتاب النکاح، ص ۱۱۰، ۱۱۱ وغیرہما

② "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۶۸.

لے کہ میں اس وقت بالغ ہوں تاکہ جھوٹ نہ ہو۔<sup>(۱)</sup> (بزاز یہ وغیرہا)

**مسئلہ ۴۹:** عورت کو یہ معلوم نہ تھا کہ اسے خیار بلوغ حاصل ہے اس بنا پر اس نے اس پر عملدرآمد بھی نہ کیا، اب اسے یہ مسئلہ معلوم ہوا تو اب کچھ نہیں کر سکتی کہ اس کے لیے جہل عذر نہیں اور لونڈی کسی کے نکاح میں ہے اب آزاد ہوئی تو اسے خیار حقیق حاصل ہے کہ بعد آزادی چاہے اس نکاح پر باقی رہے یا فسخ کرالے۔ اس کے لیے جہل عذر ہے کہ باندیوں کو مسائل سیکھنے کا موقع نہیں ملتا اور حرہ کو ہر وقت حاصل ہے اور نہ سیکھنا خود اسی کا قصور ہے لہذا قابل معذوری نہیں۔<sup>(۲)</sup> (در مختار وغیرہ)

**مسئلہ ۵۰:** لڑکا یا شیب بالغ ہوئے تو سکوت سے خیار بلوغ باطل نہ ہوگا، جب تک صاف طور پر اپنی رضایا کوئی ایسا فعل جو رضا پر دلالت کرے (مثلاً بوسہ لینا، چھونا، مہر لینا دینا، وطی پر راضی ہونا) نہ پایا جائے، مجلس سے اٹھ جانا بھی خیار کو باطل نہیں کرتا کہ اس کا وقت محدود نہیں عمر بھر اس کا وقت ہے۔<sup>(۳)</sup> (خانہ) رہا یہ امر کہ فسخ نکاح سے مہر لازم آئے گا یا نہیں اگر اس سے وطی نہ ہوئی تو مہر بھی نہیں اگرچہ فرقت جانب زوج سے ہو اور وطی ہو چکی ہے تو مہر لازم ہوگا اگرچہ فرقت جانب زوجہ سے ہو۔<sup>(۴)</sup> (جوہرہ)

**مسئلہ ۵۱:** اگر وطی ہو چکی ہے تو فسخ کے بعد عورت کے لیے عدت بھی ہے ورنہ نہیں اور اس زمانہ عدت میں اگر شوہر اسے طلاق دے تو واقع نہ ہوگی اور یہ فسخ طلاق نہیں، لہذا اگر پھر انھیں دونوں کا باہم نکاح ہو تو شوہر تین طلاق کا مالک ہو گا۔<sup>(۵)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۵۲:** شیب کا نکاح ہوا اس کے بعد شوہر کے یہاں سے کچھ تحفہ آیا، اس نے لے لیا رضا ثابت نہ ہوئی۔ یوہیں اگر اس کے یہاں کھانا کھایا یا اس کی خدمت کی اور پہلے بھی خدمت کرتی تھی تو رضا نہیں۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۳:** نابالغ غلام کا نکاح نابالغ لونڈی سے ان کے مولیٰ نے کر دیا پھر ان کو آزاد کر دیا۔ اب بالغ ہوئے تو ان کو خیار بلوغ حاصل نہیں اور اگر لونڈی کو آزاد کرنے کے بعد نکاح کیا تو بالذات ہونے کے بعد اسے خیار حاصل ہے۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

① "الفتاویٰ السراپریہ، کتاب النکاح، نوع فی خیار البلوغ، ج ۴، ص ۱۲۵، وغیرہا (ہامش الفتاویٰ الہندیہ)۔

② "الدرالمختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۱۷۰، وغیرہ

③ "الفتاویٰ الخایہ"، کتاب النکاح، فصل فی الاولیاء، ج ۱، ص ۱۶۶

④ "الحوہرۃ البیرۃ"، کتاب النکاح، ص ۲۹۔

⑤ "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الولی، ج ۴، ص ۱۷۲۔

⑥ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب الرابع فی الاولیاء، ج ۱، ص ۲۸۹ - ۲۹۰

⑦ المرجع السابق، ص ۲۸۶۔



## کفو کا بیان

**حدیث ۱:** ترمذی وحاکم وابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب ایسا شخص پیغام بھیجے، جس کے خلق و دین کو پسند کرتے ہو تو نکاح کر دو، اگر نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد عظیم ہوگا۔“ (1)

**حدیث ۲:** ترمذی شریف میں سوئی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے علی! تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو۔ ① نماز کا جب وقت آجائے، ② جنازہ جب موجود ہو، ③ بے شوہر والی کا جب کفو ملے۔“ (2)

کفو کے یہ معنی ہیں کہ مرد عورت سے نسب وغیرہ میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح عورت کے اولیا کے لیے باعثِ ننگ و عار (3) ہو، کفوات (4) لمصرف مرد کی جانب سے معتبر ہے عورت اگرچہ کم درجہ کی ہو اس کا اعتبار نہیں۔ (5) (عامہ کتب)

**مسئلہ ۱:** باپ، دادا کے سوا کسی اور ولی نے نابالغ لڑکے کا نکاح غیر کفو سے کر دیا تو نکاح صحیح نہیں اور نابالغ اپنا خود نکاح کرنا چاہے تو غیر کفو عورت سے کر سکتا ہے کہ عورت کی جانب سے اس صورت میں کفوات معتبر نہیں اور نابالغ میں دونوں طرف سے کفوات کا اعتبار ہے۔ (6) (رد المحتار)

**مسئلہ ۲:** کفوات میں چھ چیزوں کا اعتبار ہے:

① نسب، ② اسلام، ③ حرفہ، ④ حریت، ⑤ دیانت، ⑥ مال۔

قریش میں جتنے خاندان ہیں وہ سب باہم کفو ہیں، یہاں تک کہ قرشی غیر ہاشمی ہاشمی کا کفو ہے اور کوئی غیر قرشی قریش کا کفو نہیں۔ قریش کے علاوہ عرب کی تمام قومیں ایک دوسرے کی کفو ہیں، انصار و مہاجرین سب اس میں برابر ہیں، عجمی النسل عربی کا کفو نہیں مگر عالم دین کہ اس کی شرافت نسب کی شرافت پر فوقیت رکھتی ہے۔ (9) (خانیہ، عالمگیری)

① ”جامع الترمذی“، أبواب النکاح، باب ما جاء کم من نصوص دیہہ۔ إلح، الحدیث ۱۰۸۶، ج ۲، ص ۳۴۴

② ”جامع الترمذی“، أبواب النکاح، باب ما جاء فی تعجیل النکاح، الحدیث ۱۰۷۷، ج ۲، ص ۳۳۹۔

③ بے عزتی و رسوائی کا سبب۔

④ ”الدر المختار“ و ”رد المحتار“، کتاب النکاح، باب الکفواء، ج ۴، ص ۱۹۴۔

⑤ ”رد المحتار“، کتاب النکاح، باب الکفواء، ج ۴، ص ۱۹۵۔

⑥ حرفہ یعنی پیشہ۔

⑦ حریت یعنی آزاد ہو غلام نہ ہو۔

⑧ ”الفتاویٰ الخانیہ“، کتاب النکاح، فصل فی الکفواء، ج ۱، ص ۱۶۳

⑨ ”الفتاویٰ الہندیہ“، کتاب النکاح، الباب الخامس فی الکفواء، ج ۱، ص ۲۹۰، ۲۹۱۔

**مسئلہ ۳:** جو خود مسلمان ہوا یعنی اس کے باپ، دادا مسلمان نہ تھے وہ اس کا کفو نہیں جس کا باپ مسلمان ہو اور جس کا صرف باپ مسلمان ہو اس کا کفو نہیں جس کا دادا بھی مسلمان ہو اور باپ دادا دو پشت سے اسلام ہو تو اب دوسری طرف اگرچہ زیادہ پشتوں سے اسلام ہو کفو ہیں مگر باپ دادا کے اسلام کا اعتبار غیر عرب میں ہے، عربی کے لیے خود مسلمان ہوا یا باپ، دادا سے اسلام چلا آتا ہو سب برابر ہیں۔<sup>(۱)</sup> (خانیہ، درمختار)

**مسئلہ ۴:** مرتد اگر اسلام لایا تو وہ اس مسلمان کا کفو ہے جو مرتد نہ ہوا تھا۔<sup>(۲)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۵:** غلام حرہ کا کفو نہیں، نہ وہ جو آزاد کیا گیا حرہ اصلہ<sup>(۳)</sup> کا کفو ہے اور جس کا باپ آزاد کیا گیا، وہ اس کا کفو نہیں جس کا دادا آزاد کیا گیا اور جس کا دادا آزاد کیا گیا وہ اس کا کفو ہے جس کی آزادی کئی پشت سے ہے۔<sup>(۴)</sup> (خانیہ)

**مسئلہ ۶:** جس لونڈی کے آزاد کرنے والے اشراف ہوں، اس کا کفو وہ نہیں جس کے آزاد کرنے والے غیر اشراف ہوں۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۷:** فاسق فحش متقی کی لڑکی کا کفو نہیں اگرچہ وہ لڑکی خود متقیہ نہ ہو۔<sup>(۶)</sup> (درمختار وغیرہ) اور ظاہر کہ فسق اعتقادی فسق عملی سے بدرجہا<sup>(۷)</sup> بدتر، لہذا نسبی عورت کا کفو وہ بد مذہب نہیں ہو سکتا جس کی بد مذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو اور جو بد مذہب ایسے ہیں کہ ان کی بد مذہبی کفر کو پہنچی ہو، ان سے تو نکاح ہی نہیں ہو سکتا کہ وہ مسلمان ہی نہیں، کفو ہونا تو بڑی بات ہے جیسے روافض وہ بابیہ زمانہ کہ ان کے عقائد و اقوال کا بیان حصہ اول میں ہو چکا ہے۔

**مسئلہ ۸:** مال میں کفایت کے یہ معنی ہیں کہ مرد کے پاس اتنا مال ہو کہ مہر مہمل اور نفقہ<sup>(۸)</sup> دینے پر قادر ہو۔ اگر پیشہ نہ کرتا ہو تو ایک ماہ کا نفقہ دینے پر قادر ہو، ورنہ روز کی مزدوری اتنی ہو کہ عورت کے روز کے ضروری مصارف<sup>(۹)</sup> روز دے سکے۔ اس کی ضرورت نہیں کہ مال میں یہ اس کے برابر ہو۔<sup>(۱۰)</sup> (خانیہ، درمختار)

۱ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، فصل فی الاکفاء، ج ۱، ص ۱۶۳

۲ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الکفاء، ج ۴، ص ۱۹۸.

۳ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الکفاء، ج ۴، ص ۲۰۰.

۴ یعنی جو بھی لونڈی نہ بنی ہو۔

۵ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، فصل فی الاکفاء، ج ۱، ص ۱۶۳

۶ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب الخامس فی الاکفاء، ج ۱، ص ۲۹۰، ۲۹۱

۷ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الکفاء، ج ۴، ص ۲۰۱، وغیرہ.

۸ کئی درجے۔ ۹ کپڑے، کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات۔ ۱۰ یعنی ضروری اخراجات۔

۱ "الفتاویٰ الخانیہ"، کتاب النکاح، فصل فی الاکفاء، ج ۱، ص ۱۶۳

۲ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الکفاء، ج ۴، ص ۲۰۲.

مسئلہ ۹: مرد کے پاس مال ہے مگر جتنا مہر ہے اتنا ہی اس پر قرض بھی ہے اور مال اتنا ہے کہ قرض ادا کر دے یا دین مہر تو کفو ہے۔<sup>(۱)</sup> (ردالمحتار)

مسئلہ ۱۰: عورت محتاج ہے اور اس کے باپ، دادا بھی ایسے ہی ہیں تو اس کا کفو بھی بحیثیت مال وہی ہوگا کہ مہر معجل اور نفقہ دینے پر قادر ہو۔<sup>(۲)</sup> (خانہ)

مسئلہ ۱۱: مالدار شخص کا نابالغ لڑکا اگرچہ وہ خود مال کا مالک نہیں مگر مالدار قرار دیا جائے گا کہ چھوٹے بچے، باپ، دادا کے متحمل<sup>(۳)</sup> سے غنی کہلاتے ہیں۔<sup>(۴)</sup> (خانہ وغیرہ)

مسئلہ ۱۲: محتاج نے نکاح کیا اور عورت نے مہر معاف کر دیا تو وہ کفو نہیں ہو جائے گا، کہ کفایت کا اعتبار وقت عقد ہے اور عقد کے وقت وہ کفو نہ تھا۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: نفقہ پر قدرت کفو ہونے میں اس وقت ضروری ہے کہ عورت قابلِ جماع ہو، ورنہ جب تک اس قابل نہ ہو شوہر پر اس کا نفقہ واجب نہیں، لہذا اس پر قدرت بھی ضروری نہیں، صرف مہر معجل پر قدرت کافی ہے۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: جن لوگوں کے پیشے ذلیل سمجھے جاتے ہوں وہ اچھے پیشہ والوں کے کفو نہیں، مثلاً جوتا بنانے والے، چمڑا پکانے والے، سائیکس<sup>(۷)</sup>، چرواہے یہ ان کے کفو نہیں جو کپڑا بیچتے، عطر فروشی کرتے، تجارت کرتے ہیں اور اگر خود جوتا نہ بناتا ہو بلکہ کارخانہ دار ہے کہ اس کے یہاں لوگ نوکریں یہ کام کرتے ہیں یا دکاندار ہے کہ بنے ہوئے جوتے لیتا اور بیچتا ہے تو تاجر وغیرہ کا کفو ہے۔ یوہیں اور کاموں میں۔<sup>(۸)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۱۵: ناجائز محکموں کی نوکری کرنے والے یا وہ نوکریاں جن میں خالموں کا اتباع کرنا ہوتا ہے، اگرچہ یہ سب پیشوں سے رذیل<sup>(۹)</sup> پیشہ ہے اور علمائے حنفیہ میں نے اس بارہ میں یہی فتویٰ دیا تھا کہ اگرچہ یہ کتنے ہی مالدار ہوں، تاجر وغیرہ

۱ "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الکفۃ، ج ۴، ص ۲۰۲۔

۲ "الفتاویٰ السخاویۃ"، کتاب النکاح، فصل فی الکفۃ، ج ۱، ص ۱۶۳۔

۳ متحمل یعنی مالدار کی، دولت مندی۔

۴ "الفتاویٰ السخاویۃ"، کتاب النکاح، فصل فی الکفۃ، ج ۱، ص ۱۶۳، وغیرہا۔

۵ "الفتاویٰ السخاویۃ"، کتاب النکاح، باب الخامس فی الکفۃ، ج ۱، ص ۲۹۱۔

۶ المرجع السابق۔

۷ گھوڑوں کی دیکھ بھال کرنے والا شخص۔

۸ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، باب الکفۃ، ج ۴، ص ۲۰۳۔

۹ گھٹیا۔

کے کفو نہیں مگر چونکہ کفایت کا مدار (۱) عرف دنیوی پر ہے اور اس زمانہ میں تقویٰ و دیانت پر عزت کا مدار نہیں بلکہ اب تو دنیوی وجاہت (۲) دیکھی جاتی ہے اور یہ لوگ چونکہ عرف میں وجاہت والے کہے جاتے ہیں، لہذا اعمائے متاخرین نے ان کے کفو ہونے کا فتویٰ دیا جب کہ ان کی نوکریاں عرف میں ذلیل نہ ہوں۔ (۳) (رد المحتار)

مسئلہ ۱۶: اوقاف کی نوکری بھی منجملہ پیشہ کے ہے، اگر ذلیل کام پر نہ ہو تو تاجر وغیرہ کا کفو ہو سکتا ہے۔ یو ہیں علم دین پڑھانے والے تاجر وغیرہ کے کفو ہیں، بلکہ علمی فضیلت تو تمام فضیلتوں پر غالب ہے کہ تاجر وغیرہ عالم کے کفو نہیں۔ (۴) (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۷: نکاح کے وقت کفو تھا، بعد میں کفایت جاتی رہی تو نکاح فسخ نہیں کیا جائے گا اور اگر پہلے کسی کا پیشہ کم درجہ کا تھا جس کی وجہ سے کفو نہ تھا اور اس نے اس کام کو چھوڑ دیا اگر عار باقی ہے (۵) تو اب بھی کفو نہیں ورنہ ہے۔ (۶) (در مختار)

مسئلہ ۱۸: کفایت میں شہری اور دیہاتی ہونا معتبر نہیں جبکہ شرائط مذکورہ پائے جائیں۔ (۷) (در مختار)

مسئلہ ۱۹: حسن و جمال کا اعتبار نہیں مگر اولیٰ کو چاہیے کہ اس کا بھی خیال کر لیں، کہ بعد میں کوئی خرابی نہ واقع ہو۔ (۸)

(عالمگیری)

مسئلہ ۲۰: امراض و عیوب مثلاً جذام، جنون، برص، گندہ دہنی (۹) وغیرہا کا اعتبار نہیں۔ (۱۰) (رد المحتار)

مسئلہ ۲۱: کسی نے اپنا نسب چھپایا اور دوسرا نسب بتا دیا بعد کو معلوم ہوا تو اگر اتنا کم درجہ ہے کہ کفو نہیں تو عورت

اور اس کے اولیا کو حق فسخ حاصل ہے اور اگر اتنا کم نہیں کہ کفو نہ ہو تو اولیا کو حق نہیں ہے عورت کو ہے اور اگر اس کا نسب اس سے بڑھ کر ہے جو بتایا تو کسی کو نہیں۔ (۱۱) (عالمگیری)

مسئلہ ۲۲: عورت نے شوہر کو دھوکا دیا اور اپنا نسب دوسرا بتایا تو شوہر کو حق فسخ نہیں، چاہے رکھے یا طلاق

اٹھائے۔ (۱۲) (رد المحتار)

۱ "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاء، ج ۴، ص ۲۰۴۔

۲ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاء، ج ۴، ص ۲۰۵۔

۳ یعنی ابھی تک اس کام کی وجہ سے ذلت و رسوائی ہو رہی ہے۔

۴ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الکفاء، ج ۴، ص ۲۰۵۔

۵ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب الکفاء، ج ۴، ص ۲۰۷۔

۶ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب الخامس فی الکفاء، ج ۱، ص ۲۹۲۔

۷ یعنی جس کے منہ سے بد بوائے کی بیماری ہو۔

۸ "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب الکفاء، ج ۴، ص ۲۰۸۔

۹ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب الخامس فی الکفاء، ج ۱، ص ۲۹۳۔

دیدے۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۳: اگر غیر کفو سے عورت نے خود یا اس کے ولی نے نکاح کر دیا مگر اس کا غیر کفو ہونا معلوم نہ تھا اور کفو ہونا اس نے ظاہر بھی نہ کیا تھا تو فسخ کا اختیار نہیں۔ پہلی صورت میں عورت کو نہیں، دوسری میں کسی کو نہیں۔<sup>(۲)</sup> (خانیہ، عالمگیری)

مسئلہ ۲۴: عورت مجہولۃ النسب<sup>(۳)</sup> سے کسی غیر شریف نے نکاح کیا، بعد میں کسی قرشی نے دعویٰ کیا کہ یہ میری لڑکی ہے اور قاضی نے اس کی بیٹی ہونے کا حکم دے دیا تو اس شخص کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

## نکاح کی وکالت کا بیان

مسئلہ ۱: نکاح کی وکالت میں گواہ شرط نہیں۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری) بغیر گواہوں کے وکیل کیا اور اس نے نکاح پڑھا دیا ہو گیا۔ گواہ کی یوں ضرورت ہے کہ اگر انکار کر دیا کہ میں نے تجھ کو وکیل نہیں بنایا تھا تو اب وکالت ثابت کرنے کے لیے گواہوں کی حاجت ہے۔

مسئلہ ۲: عورت نے کسی کو وکیل بنایا کہ توجس سے چاہے میرا نکاح کر دے تو وکیل خود اپنے نکاح میں اسے نہیں لا سکتا۔ یوہیں مرد نے عورت کو وکیل بنایا تو وہ عورت اپنا نکاح اس سے نہیں کر سکتی۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳: مرد نے عورت کو وکیل کیا کہ تو اپنے ساتھ میرا نکاح کر دے یا عورت نے مرد کو وکیل کیا کہ میرا نکاح اپنے ساتھ کر لے، اس نے کہا میں نے فلاں مرد (موکل کا نام لے کر) یا فلاں عورت (موکلہ کا نام لے کر) سے اپنا نکاح کیا، ہو گیا قبول کی بھی حاجت نہیں۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

① "الفتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الخامس فی الاکھاء، ج ۱، ص ۲۹۳.

② "الفتاویٰ الخانیۃ"، کتاب النکاح، فصل فی الاکھاء، ج ۱، ص ۱۶۴.

③ و "الفتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الخامس فی الاکھاء، ج ۱، ص ۲۹۲، ۲۹۳.

④ یعنی وہ عورت جس کا نسب معلوم نہ ہو۔

⑤ "الفتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الخامس فی الاکھاء، ج ۱، ص ۲۹۳.

⑥ "الفتاویٰ الہمدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالۃ بالنکاح و غیرہا، ج ۱، ص ۲۹۴.

⑦ المرجع السابق، ص ۲۹۴، ۲۹۵.

⑧ المرجع السابق، ص ۲۹۵.

**مسئلہ ۴:** کسی کو وکیل کیا کہ فلاں عورت سے اتنے مہر پر میرا نکاح کر دے۔ وکیل نے اس مہر پر اپنا نکاح اس عورت سے کر لیا تو اسی وکیل کا نکاح ہوا، پھر وکیل نے اسے مہینے بھر رکھ کر دخول کے بعد اُسے طلاق دے دی اور عدت گزارنے پر موکل<sup>(۱)</sup> سے نکاح کر دیا تو موکل کا نکاح جائز ہو گیا۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵:** وکیل سے کہا کسی عورت سے میرا نکاح کر دے، اس نے باندی سے کیا صحیح نہ ہوا۔ یوہیں اپنی بالغہ یا نابالغہ نرکی یا نابالغہ بہن یا بھتیجی سے کر دیا، جس کا یہ ولی ہے تو نکاح صحیح نہ ہوا اور اگر بالغہ بہن یا بھتیجی سے کیا تو صحیح ہے۔ یوہیں عورت کے وکیل نے اس کا نکاح اپنے باپ یا بیٹے سے کر دیا تو صحیح نہ ہوا۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری، درمختار)

**مسئلہ ۶:** عورت نے اپنے کاموں میں تصرفات کا کسی کو وکیل کیا۔ اس نے اس وکالت کی بنا پر اپنا نکاح اس سے کر لیا، عورت کہتی ہے میں نے تو خرید و فروخت کے لیے وکیل بنایا تھا، نکاح کا وکیل نہیں کیا تھا تو یہ نکاح صحیح نہ ہوا کہ اگر نکاح کا وکیل ہوتا بھی تو اسے کب اختیار تھا کہ اپنے ساتھ نکاح کر لے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۷:** وکیل سے کہا فلاں عورت سے میرا نکاح کر دے، اس نے دوسری سے کر دیا یا حراہ سے کرنے کو کہا تھا باندی سے کیا، یا باندی سے کرنے کو کہا تھا آزاد عورت سے کیا، یا جتنا مہر بتا دیا تھا اس سے زیادہ باندھا، یا عورت نے نکاح کا وکیل کر دیا تھا اس نے غیر کفو سے نکاح کر دیا، ان سب صورتوں میں نکاح صحیح نہ ہوا۔<sup>(۵)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۸:** عورت کے وکیل نے اس کا نکاح کفو سے کیا، مگر وہ اندھا یا اپانچ یا بچہ یا معتوہ ہے تو ہو گیا۔ یوہیں مرد کے وکیل نے اندھی یا ننھی<sup>(۶)</sup> یا مجنونہ یا نابالغہ سے نکاح کر دیا صحیح ہو گیا اور اگر خوبصورت عورت سے نکاح کرنے کو کہا تھا، اس نے کالی جٹن سے کر دیا یا اس کا عکس تو نہ ہوا اور اندھی سے نکاح کرنے کے لیے کہا تھا، وکیل نے آنکھ والی سے کر دیا تو صحیح ہے۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۹:** وکیل سے کہا کسی عورت سے میرا نکاح کر دے، اُس نے اُس عورت سے کیا جس کی نسبت موکل کہہ چکا تھا

موکل یعنی وہ شخص جو وکیل مقرر کرے۔

۱ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالة بالنکاح وغیرہا، ج ۱، ص ۲۹۵، ۲۹۶

۲ المرجع السابق و "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب الکفاءة، ج ۴، ص ۲۱۰

۳ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالة بالنکاح وغیرہا، ج ۱، ص ۲۹۵

۴ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، کتاب النکاح، مطلب فی الوکیل والعصولی فی النکاح، ج ۴، ص ۲۱۱۔

۵ ہاتھ پاؤں سے معذور۔

۶ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالة بالنکاح وغیرہا، ج ۱، ص ۲۹۵

کہ اس سے نکاح کروں تو اسے طلاق ہے تو نکاح ہو گیا اور طلاق پڑ گئی۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۰: وکیل سے کہا کسی عورت سے نکاح کر دے، وکیل نے اُس عورت سے کیا جس کو موکل توکیل سے پہلے چھوڑ چکا ہے، اگر موکل نے اسکی بد خلقی<sup>(۲)</sup> وغیرہ کی شکایت وکیل سے نہ کی ہو تو نکاح ہو جائے گا اور اگر جس سے نکاح کیا اسے وکیل بنانے کے بعد چھوڑا ہے تو نہ ہوا۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۱: وکیل سے کہا فدا فی یا فدا فی سے کر دے تو جس ایک سے کرے گا ہو جائے گا اور اگر دونوں سے ایک عقد میں<sup>(۴)</sup> کیا تو کسی سے نہ ہوا۔<sup>(۵)</sup> (خانیہ)

مسئلہ ۱۲: وکیل سے کہا ایک عورت سے نکاح کر دے، اس نے دو سے ایک عقد میں کیا تو کسی سے نافذ نہ ہوا پھر اگر موکل ان میں سے ایک کو جائز کر دے تو جائز ہو جائے گا اور دونوں کو تو دونوں، اور اگر دو عقد میں دونوں سے نکاح کیا تو پہلا لازم ہو جائے گا اور دوسرا موکل کی اجازت پر موقوف رہے گا اور اگر دو عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کرنے کو کہا تھا، اس نے ایک سے کیا یا دو سے دو عقدوں میں کیا تو جائز ہو گیا اور اگر کہا تھا فدا فی سے کر دے، وکیل نے اس کے ساتھ ایک عورت ملا کر دونوں سے ایک عقد میں کیا تو جس کو بتا دیا تھا اس کا ہو گیا۔<sup>(۶)</sup> (رد المحتار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۳: وکیل سے کہا اس سے میرا نکاح کر دے، بعد کو معلوم ہوا کہ وہ شوہر والی ہے پھر اس عورت کا شوہر مر گیا یا اس نے طلاق دے دی اور عدت بھی گزر گئی، اب وکیل نے اس سے نکاح کر دیا تو ہو گیا۔<sup>(۷)</sup> (خانیہ)

مسئلہ ۱۴: وکیل سے کہا میری قوم کی عورت سے نکاح کر دے، اس نے دوسری قوم کی عورت سے کیا، جائز نہ ہوا۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۵: وکیل سے کہا اتنے مہر پر نکاح کر دے اور اس میں اتنا مغل ہو، وکیل نے مہر تو وہی رکھا مگر مغل کی مقدار بڑھادی تو نکاح شوہر کی اجازت پر موقوف رہا اور اگر شوہر کو علم ہو گیا اور عورت سے وطی کی تو اجازت ہو گئی اور لاعلمی میں کی

۱ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالة بالنکاح وعبرھا، ج ۱، ص ۲۹۵

۲ برے اخلاق۔

۳ "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق ۴ یعنی ایک ایجاب و قبول میں۔

۵ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، فصل فی الوکالة، ج ۱، ص ۱۶۲۔

۶ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب فی الوکیل والمصولی فی النکاح، ج ۱، ص ۲۱۲۔

۷ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، فصل فی الوکالة، ج ۱، ص ۱۶۲۔

۸ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالة بالنکاح وعبرھا، ج ۱، ص ۲۹۶

تو نہیں۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۶:** کسی کو بھیجا کہ فلاںی سے میری منگنی کر آ۔ وکیل نے جا کر اس سے نکاح کر دیا ہو گیا اور اگر وکیل سے کہا فلاں کی لڑکی سے میری منگنی کر دے، اس نے لڑکی کے باپ سے کہا اپنی لڑکی مجھے دے، اس نے کہا دی، اب وکیل کہتا ہے میں نے اس لفظ سے اپنے موکل کا نکاح مراد لیا تھا تو اگر وکیل کا لفظ منگنی کے طور پر تھا اور لڑکی کے باپ کا جواب بھی عقد کے طور پر نہ تھا تو نکاح نہ ہوا اور اگر جواب عقد کے طور پر تھا تو نکاح ہو گیا مگر وکیل سے ہوا موکل سے نہ ہوا اور اگر وکیل اور لڑکی کے باپ میں موکل سے نکاح کے متعلق بات چیت ہو چکنے کے بعد لڑکی کے باپ نے کہا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح اتنے مہر پر کر دیا، یہ نہ کہا کہ کس سے وکیل سے یا موکل سے، وکیل نے کہا میں نے قبول کی تو لڑکی کا نکاح اس وکیل سے ہو گیا۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۷:** یہ بات تو پہلے بتادی گئی ہے کہ نکاح کے وکیل کو یہ اختیار نہیں کہ وہ دوسرے سے نکاح پڑھوادے۔ ہاں اگر عورت نے وکیل سے کہہ دیا کہ تو جو کچھ کرے منظور ہے تو اب وکیل دوسرے کو وکیل کر سکتا ہے یعنی دوسرے سے پڑھوا سکتا ہے اور اگر دو شخصوں کو مرد یا عورت نے وکیل بنایا، ان میں ایک نے نکاح کر دیا جائز نہیں۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸:** عورت نے نکاح کا کسی کو وکیل بنایا پھر اس نے بطور خود نکاح کر لیا تو وکیل کی وکالت جاتی رہی، وکیل کو اس کا علم ہوا یا نہ ہوا اور اگر اس نے وکالت سے معزول کیا تو جب تک وکیل کو اس کا علم نہ ہو معزول نہ ہوگا، یہاں تک کہ معزول کرنے کے بعد وکیل کو علم نہ ہوا تھا، اس نے نکاح کر دیا ہو گیا اور اگر مرد نے کسی خاص عورت سے نکاح کا وکیل کیا تھا پھر موکل نے اس عورت کی ماں یا بیٹی سے نکاح کر لیا تو وکالت ختم ہوگئی۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۹:** جس کے نکاح میں چار عورتیں موجود ہیں اس نے نکاح کا وکیل کیا تو یہ وکالت معطل رہے گی، جب ان میں سے کوئی بائن ہو جائے، اس وقت وکیل اپنی وکالت سے کام لے سکتا ہے۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۰:** کسی کی زبان بند ہوگئی اس سے کسی نے پوچھا، تیری لڑکی کے نکاح کا وکیل ہو جاؤں، اس نے کہا ہاں ہاں، اس کے سوا کچھ نہ کہا اور وکیل نے نکاح کر دیا صحیح نہ ہوا۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

① "اعتدوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالۃ بالنکاح و غیرہا، ج ۱، ص ۲۹۶.

② ... المرجع السابق، ص ۲۹۷ - ۲۹۸.

③ ... المرجع السابق، ص ۲۹۸.

④ ... المرجع السابق، ص ۲۹۸.

⑤ ... المرجع السابق.

⑥ "اعتدوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالۃ بالنکاح و غیرہا، ج ۱، ص ۲۹۸.



**مسئلہ ۲۱:** جس مجلس میں ایجاب ہوا اگر اسی میں قبول نہ ہوا تو وہ ایجاب باطل ہو گیا، بعد مجلس قبول کرنا بے کار ہے اور یہ حکم نکاح کے ساتھ خاص نہیں بلکہ بیع وغیرہ تمام عقود<sup>(۱)</sup> کا یہی حکم ہے، مثلاً مرد نے لوگوں سے کہا، گواہ ہو جاؤ میں نے فلانی عورت سے نکاح کیا اور عورت کو خبر پہنچی اس نے جائز کر دیا تو نکاح نہ ہوا، یا عورت نے کہا، گواہ ہو جاؤ کہ میں نے فلاں شخص سے جو موجود نہیں ہے نکاح کیا اور اسے جب خبر پہنچی تو جائز کر دیا نکاح نہ ہوا۔<sup>(۲)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۲۲:** پانچ صورتوں میں ایک شخص کا ایجاب قائم مقام قبول کے بھی ہوگا۔  
 دونوں کا ولی ہو مثلاً یہ کہے میں نے اپنے بیٹے کا نکاح اپنی بیٹی سے کر دیا یا پوتے کا نکاح پوتی سے کر دیا۔  
 دونوں کا وکیل ہو، مثلاً میں نے اپنے موکل کا نکاح اپنی موکلہ سے کر دیا اور اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ جو دو گواہ مرد کے وکیل کرنے کے ہوں، وہی عورت کے وکیل بنانے کے ہوں اور وہی نکاح کے بھی گواہ ہوں۔  
 ایک طرف سے اصیل<sup>(۳)</sup>، دوسری طرف سے وکیل، مثلاً عورت نے اسے وکیل بنایا کہ میرا نکاح تو اپنے ساتھ کر لے اس نے کہا میں نے اپنی موکلہ کا نکاح اپنے ساتھ کیا۔

ایک طرف سے اصیل ہو دوسری طرف سے ولی، مثلاً چچا زاد بہن نابالغہ سے اپنا نکاح کرے اور اس لڑکی کا یہی ولی اقرب بھی ہے اور اگر بالغہ ہو اور بغیر اجازت اس سے نکاح کیا تو اگرچہ جائز کر دے نکاح باطل ہے۔  
 ایک طرف سے ولی ہو دوسری طرف سے وکیل، مثلاً اپنی لڑکی کا نکاح اپنے موکل سے کرے۔  
 اور اگر ایک شخص دونوں طرف سے فضولی ہو یا ایک طرف سے فضولی ہو، دوسری طرف سے وکیل یا ایک طرف سے فضولی ہو، دوسری طرف سے ولی یا ایک طرف سے فضولی ہو، دوسری طرف سے اصیل تو ان چاروں صورتوں میں ایجاب و قبول دونوں نہیں کر سکتا اگر کیا تو نکاح نہ ہوا۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۲۳:** فضولی نے ایجاب کیا اور قبول کرنے والا کوئی دوسرا ہے، جس نے قبول کیا خواہ وہ اصیل ہو یا وکیل یا ولی یا فضولی تو یہ عقد اجازت پر موقوف رہا، جس کی طرف سے فضولی نے ایجاب یا قبول کیا اس نے جائز کر دیا، جائز ہو گیا اور رد کر دیا، باطل ہو گیا۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۴:** فضولی نے جو نکاح کیا اس کی اجازت قول و فعل دونوں سے ہو سکتی ہے، مثلاً کہا تم نے اچھا کیا یا اللہ

① یعنی معاملات۔

② "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۲۱۳۔

③ اصیل۔ یعنی جو اپنا معاملہ خود طے کرے اپنا وکیل نہ بنائے۔

④ "الفتاویٰ النہدیہ"، کتاب النکاح، الباب السادس فی الوکالۃ بالنکاح وغیرہا، ح ۱، ص ۲۹۹۔

(عزوجل) ہمارے لیے مبارک کرے یا تو نے ٹھیک کیا اور اگر اُس کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ اجازت کے الفاظ استہزا کے طور پر کہے تو اجازت نہیں۔ اجازت فعلی مثلاً مہر بھیج دینا، اُس کے ساتھ خلوت کرنا۔<sup>(1)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۵:** فضولی نے نکاح کیا اور مرگیا، اس کے مرنے کے بعد جس کی اجازت پر موقوف تھا، اس نے اجازت دی صحیح ہو گیا اگرچہ دونوں طرف سے دو فضولیوں نے ایجاب و قبول کیا ہو اور فضولی نے بیع کی ہو تو اس کے مرنے کے بعد جائز نہیں کر سکتا۔<sup>(2)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۲۶:** فضولی اپنے کیے ہوئے نکاح کو فسخ کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا، نہ قول سے فسخ کر سکتا ہے مثلاً کہے میں نے فسخ کر دیا، نہ فعل سے مثلاً اُسی شخص کا نکاح اس عورت کی بہن سے کر دیا تو پہلا فسخ نہ ہوگا اور اگر فضولی نے مرد کی بغیر اجازت نکاح کر دیا، اس کے بعد اسی شخص نے اس فضولی کو وکیل کیا کہ میرا کسی عورت سے نکاح کر دے، اس نے اس پہلی عورت کی بہن سے نکاح کیا تو پہلا فسخ ہو گیا اور کہتا کہ میں نے فسخ کیا تو فسخ نہ ہوتا۔<sup>(3)</sup> (خانہ)

**مسئلہ ۲۷:** فضولی نے چار عورتوں سے ایک عقد میں کسی کا نکاح کر دیا، اُس نے ان میں سے ایک کو طلاق دیدی تو باقیوں کے نکاح کی اجازت ہو گئی اور پانچ عورتوں سے متفرق عقد کے ساتھ نکاح کیا تو شوہر کو اختیار ہے کہ ان میں سے چار کو اختیار کر لے اور ایک کو چھوڑ دے۔<sup>(4)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۸:** غلام اور باندی کا نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف رہتا ہے، وہ جائز کرے تو جائز، رد کرے تو باطل۔ خواہ مدبر ہوں یا مکاتب یا ام ولد یا وہ غلام جس میں کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا اور باندی کو جو مہر ملے گا اُس کا مالک مولیٰ ہے مگر مکاتبہ اور جس باندی کا بعض آزاد ہوا ہے ان کو جو مہر ملے گا انھیں کا ہوگا۔<sup>(5)</sup> (خانہ)

## مہر کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فَمَا اسْكَنْتُمْ لَهُ مِنْ اَمْوَالٍ فَاتَوْهُاْ اَوْ مِمَّا رَزَقْنَاهُ فَرَسُوْهُ ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا رَضِيْتُمْ مِنْ بَعْدِ النِّكَاحِ ۚ﴾

۱ "العمادى الهمدية"، كتاب النكاح، الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها، ج ۱، ص ۲۹۹

۲ "الدر المختار" و "رد المختار"، كتاب النكاح، مطلب في الوكيل والمصولي في النكاح، ج ۴، ص ۲۱۸.

۳ "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل في فسخ عقد المصولي، ج ۱، ص ۱۶۱

۴ "الفتاوى الهمدية"، كتاب النكاح، الباب السادس في الوكالة بالنكاح وغيرها، ج ۱، ص ۲۹۹

۵ "الفتاوى الخانية"، كتاب النكاح، فصل في نكاح المماليك، ج ۱، ص ۱۶۰، ۱۶۱

إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَرِيفًا حَكِيمًا ﴿١﴾

جن عورتوں سے نکاح کرنا چاہو، ان کے مہر مقرر شدہ انھیں دواور قرار داد کے بعد تمھارے آپس میں جو رضامندی ہو جائے، اس میں کچھ گناہ نہیں۔ بیشک اللہ (عزوجل) علم و حکمت والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَاتُوا النِّسَاءَ حَسَدُ قُرْبَيْنِ بَعْدَهُ فَإِنْ حِينَئِذٍ تَكُنْ مِنْكُمْ نَفْسٌ مَثَلُ الشَّيْطَانِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ هُوَ الْمُبِينُ﴾ (٢)

عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ خوشی دل سے اس میں سے کچھ تمھیں دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا ہوتا۔

اور فرماتا ہے۔

﴿لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَكُونُوا أَزْوَاجًا وَلَا تَقْرَبُوا زَوَاجًا فَمَا تَعْلَمُونَ أَوْ تَحْسَبُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ أَغْفِرَ لَهُمْ زُجْرَتُهُمْ أَعْرَافُهُمْ وَإِن طَلَقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَنْ يَكُونُوا  
وَقَدْ قَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً مِّمَّا قَرَضْتُمْ إِذَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْهِمْ بَيْعٌ فَارْجِعُوا إِلَيْهِنَّ وَأَرْتِبُوا كَيْدَكُمْ لَهُنَّ أَتَىٰ كَيْدُكُمْ وَلَا يَحْسَبُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ أَغْفِرَ لَهُمْ زُجْرَتُهُمْ أَعْرَافُهُمْ وَإِن طَلَقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَنْ يَكُونُوا  
وَقَدْ قَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً مِّمَّا قَرَضْتُمْ إِذَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْهِمْ بَيْعٌ فَارْجِعُوا إِلَيْهِنَّ وَأَرْتِبُوا كَيْدَكُمْ لَهُنَّ أَتَىٰ كَيْدُكُمْ وَلَا يَحْسَبُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ أَغْفِرَ لَهُمْ زُجْرَتُهُمْ أَعْرَافُهُمْ﴾ (3)

تم پر کچھ مطالبہ نہیں اگر تم عورتوں کو طلاق دو، جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا مہر نہ مقرر کیا ہو اور ان کو کچھ برتنے کو دو، والد ار پر اس کے لائق اور تنگ دست پر اس کے لائق حسب دستور برتنے کی چیز واجب ہے، بھلائی والوں پر اور اگر تم نے عورتوں کو ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دیدی اور ان کے لیے مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا مقرر کیا اس کا نصف واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں معاف کر دیں یا وہ زیادہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔ اور اے مردو! تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے زیادہ نزدیک ہے اور آپس میں احسان کرنا نہ بھولو، بے شک اللہ (عزوجل) تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

**حدیث ۱:** صحیح مسلم شریف میں ہے ابو سلمہ کہتے ہیں، میں نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا، کہ

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مہر کتنا تھا؟ فرمایا: حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا مہر ازواج مطہرات کے لیے ساڑھے چارہ اوقیہ تھا۔“ (4)

یعنی پانچ سو درم۔

١. ... پ ٥، الساء: ٢٤.

② پ ۴، النساء: ۴.

٣ ... ب ٢، البقرة ٢٣٦-٢٣٧.

٤ "صحيح مسلم"، كتاب النكاح، باب الصداق... إلخ، الحديث ١٤٢٦، ص ٧٤٠

**حدیث ۲:** ابو داؤد و نسائی ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ نجاشی نے ان کا نکاح نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کیا اور چار ہزار مہر کے حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی طرف سے خود ادا کیے اور شریح بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ انھیں حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی خدمت میں بھیج دیا۔<sup>(۱)</sup>

**حدیث ۳:** ابو داؤد و ترمذی و نسائی و دارمی راوی، کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر کچھ نہیں بندھا اور دخول سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عورت کو مہر مثل مٹے گا، نہ کم نہ زیادہ اور اس پر عدت ہے اور اُسے میراث ملے گی۔ معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ برو ع بنت واشق کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم فرمایا تھا۔ یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے۔<sup>(۲)</sup>

**حدیث ۴:** حاکم و بیہقی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”بہتر وہ مہر ہے جو آسان ہو۔“<sup>(۳)</sup>

**حدیث ۵:** ابویعلیٰ و طبرانی صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جو شخص نکاح کرے اور نیت یہ ہو کہ عورت کو مہر میں سے کچھ نہ دے گا، تو جس روز مرے گا زانی مرے گا اور جو کسی سے کوئی شے خریدے اور یہ نیت ہو کہ قیمت میں سے اُسے کچھ نہ دے گا تو جس دن مرے گا، خائن مرے گا اور خائن ناریں ہے۔“<sup>(۴)</sup>

## مسائل فقہیہ

مہر کم سے کم دس درہم<sup>(۵)</sup> ہے اس سے کم نہیں ہو سکتا، جس کی مقدار آج کل کے حساب سے  $\frac{3}{5}$  پائی ہے خواہ سلتہ ہو یا ولسی ہی چاندی یا اُس قیمت کا کوئی سامان، اگر درہم کے سوا کوئی اور چیز مہر ٹھہری تو اُس کی قیمت عقد کے وقت دس درہم سے کم نہ ہو اور اگر اُس وقت تو اسی قیمت کی تھی مگر بعد میں قیمت کم ہو گئی تو عورت وہی پائے گی پھیرنے کا اُسے حق نہیں اور اگر اس وقت دس درہم سے کم قیمت کی تھی اور جس دن قبضہ کیا قیمت بڑھ گئی تو عقد کے دن جو کی تھی وہ لے گی، مثلاً اُس روز اس کی

① "مس السنائی" کتاب النکاح، باب القسط فی الاصلۃ، الحدیث ۳۳۴۷، ص ۵۴۵.

② "جامع الترمذی"، أبواب النکاح، باب ما جاء فی الرجل یتروح المرأة... إلخ، الحدیث ۱۱۴۸، ج ۲، ص ۳۷۷.

③ "المستدرک" للحاکم کتاب النکاح، خیر الصداق ابسره الحدیث ۲۷۹۶، ج ۲، ص ۵۳۷.

④ "المعجم الکبیر"، باب النکاح، الحدیث: ۷۳۰۲، ج ۸، ص ۳۵.

⑤ یعنی کم از کم دو تولہ ساڑھے سات، شہ چاندی (30.618 گرام) یا اُس کی قیمت۔

قیمت آٹھ درہم تھی اور آج دس درہم ہے تو عورت وہ چیز لے گی اور دو درہم اور اگر اس چیز میں کوئی نقصان آ گیا تو عورت کو اختیار ہے کہ دس درہم لے یا وہ چیز۔<sup>(۱)</sup> (علگیری وغیرہ)

مسئلہ ۱: نکاح میں دس درہم یا اس سے کم مہر باندھا گیا، تو دس درہم واجب اور زیادہ باندھا ہو تو جو مقرر ہوا واجب۔<sup>(۲)</sup> (متون)

مسئلہ ۲: وطی یا خلوت صحیحہ یا دونوں میں سے کسی کی موت ہو ان سب سے مہر مؤکد<sup>(۳)</sup> ہو جاتا ہے کہ جو مہر ہے اب اس میں کمی نہیں ہو سکتی۔ یوں اگر عورت کو طلاق بائن دی تھی اور عدت کے اندر اس سے پھر نکاح کر لیا تو یہ مہر بغیر دخول وغیرہ کے مؤکد ہو جائیگا۔ ہاں اگر صاحب حق نے کل یا جز معاف کر دیا تو معاف ہو جائے گا اور اگر مہر مؤکد نہ ہوا تھا اور شوہر نے طلاق دے دی تو نصف واجب ہوگا اور اگر طلاق سے پہلے پورا مہر ادا کر چکا تھا تو نصف تو عورت کا ہوا ہی اور نصف شوہر کو واپس ملے گا مگر اس کی واپسی میں شرط یہ ہے کہ یا عورت اپنی خوشی سے پھیر دے یا قاضی نے واپسی کا حکم دے دیا ہو اور یہ دونوں باتیں نہ ہوں تو شوہر کا کوئی تصرف اس میں نافذ نہ ہوگا، مثلاً اس کو بیچنا، بہہ<sup>(۴)</sup> کرنا، تصدق کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا۔

اور اگر وہ مہر غلام ہے تو شوہر اس کو آزاد نہیں کر سکتا اور قاضی کے حکم سے پیشتر<sup>(۵)</sup> عورت اس میں ہر قسم کا تصرف کر سکتی ہے مگر بعد حکم قاضی اس کی آدمی قیمت دینی ہوگی اور اگر مہر میں زیادتی<sup>(۶)</sup> ہو، مثلاً گائے، بھینس وغیرہ کوئی جانور مہر میں تھا، اس کے بچے ہو یا درخت تھا، اس میں پھل آئے یا کپڑا تھا، رنگا گیا یا مکان تھا، اس میں کچھ نئی تعمیر ہوئی یا غلام تھا، اس نے کچھ کایا تو اگر زوجہ کے قبضہ سے پیشتر اس مہر میں زیادتی<sup>(۷)</sup> متولد ہے، اس کے نصف کی عورت مالک ہے اور نصف کا شوہر ورنہ کل زیادتی کی بھی عورت ہی مالک ہے۔<sup>(۸)</sup> (رد المحتار، رد المحتار)

مسئلہ ۳: جو چیز مال متقوم<sup>(۹)</sup> نہیں وہ مہر نہیں ہو سکتی اور مہر مثل واجب ہوگا، مثلاً مہر یہ ٹھہرا کہ آزاد شوہر عورت کی سال بھرتک خدمت کرے گا یا یہ کہ اسے قرآن مجید یا علم دین پڑھا دے گا یا حج و عمرہ کرا دے گا یا مسلمان مرد کا نکاح مسلمان عورت

۱ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب السابع فی المہر، الفصل الاول، ج ۱، ص ۳۰۳، وغیرہ۔

۲ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۲۲۔

۳ یعنی لازم۔

۴ یعنی لازم۔

۵ زیادتی دو قسم ہے متولدہ اور غیر متولدہ اور ہر ایک کی دو قسم متولدہ منفصلہ متولدہ متصلہ مثلاً درخت کے پھل جبکہ درخت میں لگے ہوں۔ متولدہ

منفصلہ مثلاً جانور کا بچہ یا نونے ہوئے پھل۔ غیر متولدہ متصلہ جیسے کپڑے کو رنگنا یا مکان میں تعمیر۔ غیر متولدہ منفصلہ جیسے غلام نے کچھ کایا اور ہر ایک

عورت کے قبضہ سے پیشتر ہے یا بعد تو یہ سب آٹھ قسمیں ہوئیں اور تنصیف صرف زیادتی متولدہ قبل قبض کی ہے باقی کی نہیں (رد المحتار) ۱۲ منہ

یعنی اضافہ۔

۶ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۲۳-۲۲۷۔

۷ وہ مال جس سے نفع اٹھایا جانا ممکن ہو۔

سے ہوا اور مہر میں خون یا شراب یا خنزیر کا ذکر آیا یا یہ کہ شوہر اپنی پہلی بی بی کو طلاق دے دے تو ان سب صورتوں میں مہر مثل واجب ہوگا۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری، در مختار)

مسئلہ ۴: اگر شوہر غلام ہے اور ایک مدت معینہ تک عورت کی خدمت کرنا مہر ٹھہرا اور مالک نے اس کی اجازت بھی دے دی ہو تو صحیح ہے ورنہ عقد صحیح نہیں۔ آزاد شخص عورت کے مولیٰ یا ولی کی خدمت کرے گا یا شوہر کا غلام یا اس کی باندی عورت کی خدمت کرے گی تو یہ مہر صحیح ہے۔<sup>(۲)</sup> (در مختار وغیرہ)

مسئلہ ۵: اگر مہر میں کسی دوسرے آزاد شخص کا خدمت کرنا ٹھہرا تو اگر نہ اس کی اجازت سے ایسا ہوا، نہ اس نے جائز رکھا تو اس خدمت کی قیمت مہر ہے اور اگر اس کے حکم سے ہوا اور خدمت وہ ہے جس میں عورت کے پاس رہنا سہنا ہوتا ہے تو واجب ہے کہ خدمت نہ لے بلکہ اس کی قیمت لے اور اگر وہ خدمت ایسی نہیں تو خدمت لے سکتی ہے اور اگر خدمت کی نوعیت معین نہیں تو اگر اس قسم کی لے گی تو وہ حکم ہے اور اس قسم کی تو یہ۔<sup>(۳)</sup> (فتح القدیر)

مسئلہ ۶: شغار یعنی ایک شخص نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح دوسرے سے کرو یا اور دوسرے نے اپنی لڑکی یا بہن کا نکاح اس سے کرو یا اور ہر ایک کا مہر دوسرا نکاح ہے تو ایسا کرنا گناہ و منع ہے اور مہر مثل واجب ہوگا۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۷: کسی شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میں نے نکاح کیا بعض اس غلام کے، حالانکہ وہ آزاد تھا یا مکمل کی طرف اشارہ کر کے کہا بعض اس سرکہ کے اور وہ شراب ہے تو مہر مثل واجب ہے۔ یوہیں اگر کپڑے یا جانور یا مکان کے عوض کہا اور جنس نہیں بیان کی یعنی یہ نہیں کہا کہ فلاں قسم کا کپڑا یا فلاں جانور تو مہر مثل واجب ہے۔<sup>(۵)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۸: نکاح میں مہر کا ذکر ہی نہ ہوا یا مہر کی نفی کر دی کہ بلا مہر نکاح کیا تو نکاح ہو جائے گا اور اگر خلوت صحیحہ ہو گئی یا دونوں سے کوئی مر گیا تو مہر مثل واجب ہے بشرطیکہ بعد عقد آپس میں کوئی مہر طے نہ پا گیا ہو اور اگر طے ہو چکا ہو تو وہی طے شدہ ہے۔ یوہیں اگر قاضی نے مقرر کر دیا تو جو مقرر کر دیا وہ ہے اور ان دونوں صورتوں میں مہر جس چیز سے مؤکد ہوتا ہے، مؤکد ہو

① "الفتاویٰ اہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الاول، ح ۱، ص ۳۰۲، ۳۰۳

"الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۲۹-۲۳۲.

② "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۲۹، وغیرہ.

③ "فتح القدیر"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۳، ص ۲۲۳، ۲۲۴

④ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۲۸.

⑤ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۳۳.

جائے گا اور مؤکد نہ ہوا بلکہ خضوت صحیحہ سے پہلے طلاق ہوگئی، تو ان دونوں صورتوں میں بھی ایک جوڑا کپڑا واجب ہے یعنی کرتہ، پاجامہ، دوپٹا جس کی قیمت نصف مہر مثل سے زیادہ نہ ہو اور زیادہ ہو تو مہر مثل کا نصف دیا جائے اگر شوہر مالدار ہو اور ایب جوڑا بھی نہ ہو جو پانچ درہم سے کم قیمت کا ہو اگر شوہر محتاج ہو اگر مرد و عورت دونوں مالدار ہوں تو جوڑا اعلیٰ درجہ کا ہو اور دونوں محتاج ہوں تو معمولی اور ایک مالدار ہو ایک محتاج تو درمیانی۔<sup>(۱)</sup> (جوہرہ نیرہ، درمختار، عالمگیری)

**مسئلہ ۹:** جوڑا دینا اس وقت واجب ہے جب فرقت<sup>(۲)</sup> زوج کی جانب سے ہو، مثلاً طلاق، ایلا، لعان، نامرد ہونا، شوہر کا مرتد ہونا، عورت کی ماں یا لڑکی کو شہوت کے ساتھ بوسہ دینا اور اگر فرقت جانب زوجہ سے ہو تو واجب نہیں، مثلاً عورت کا مرتد ہو جانا یا شوہر کے لڑکے کو شہوت بوسہ دینا، سوت<sup>(۳)</sup> کو دودھ پلا دینا، بونع یا آزادی کے بعد اپنے نفس کو اختیار کرنا۔ یوہیں اگر زوجہ کنیز تھی، شوہر نے یا اس کے وکیل نے مولیٰ سے خرید لی تو اب وہ جوڑا ساقط ہو گیا اور اگر مولیٰ نے کسی اور کے ہاتھ بیچی، اُس سے خریدی تو واجب ہے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۰:** جوڑے کی جگہ اگر قیمت دے دیے تو یہ بھی ہو سکتا ہے اور عورت قبول کرنے پر مجبور کی جائے گی۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۱:** جس عورت کا مہر معین ہے اور خلوت سے پہلے اسے طلاق دے دی گئی، اُسے جوڑا دینا مستحب بھی نہیں اور دخول کے بعد طلاق ہوئی تو مہر معین ہو یا نہ ہو جوڑا دینا مستحب ہے۔<sup>(۶)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۲:** مہر مقرر ہو چکا تھا، بعد میں شوہر یا اس کے ولی نے کچھ مقدار بڑھادی، تو یہ مقدار بھی شوہر پر واجب ہوگئی بشرطیکہ اسی مجلس میں عورت نے یا نابالغہ ہو تو اس کے ولی نے قبول کر لی ہو اور زیادتی کی مقدار معلوم ہو اور اگر زیادتی کی مقدار معین نہ کی ہو تو کچھ نہیں، مثلاً کہا میں نے تیرے مہر میں زیادتی کر دی اور یہ نہ بتایا کہ کتنی، اس کے صحیح ہونے کے لیے گواہوں کی بھی حاجت نہیں۔ ہاں اگر شوہر انکار کر دے تو ثبوت کے لیے گواہ درکار ہوں گے اگر عورت نے مہر محاف کر دیا یا ہبہ کر دیا ہے جب بھی زیادتی ہو سکتی ہے۔<sup>(۷)</sup> (درمختار، رد المحتار)

① "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ح ۴، ص ۲۳۲۔ و"الجوہرۃ السیرۃ"، کتاب النکاح، ص ۱۷ و"الفتاویٰ الہدیۃ"،

② جدائی۔

③ یعنی ایک خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں ایک دوسرے کی سوت کہلاتی ہیں۔

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الثانی، ح ۱، ص ۳۰۴۔

⑤ المرجع السابق۔ ⑥ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ح ۴، ص ۲۳۶۔

⑦ "الدر المختار" و"رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب فی احکام المتعہ، ح ۴، ص ۲۳۷۔

**مسئلہ ۱۳:** پہلے خفیہ نکاح ہوا اور ایک ہزار کا مہر باندھا پھر اعلانیہ ایک ہزار پر نکاح ہوا تو دو ہزار واجب ہو گئے اور اگر محض احتیاطاً تجدید نکاح کی تو دوبارہ نکاح کا مہر واجب نہ ہوا اور اگر مہر ادا کر چکا تھا پھر عورت نے بہہ کر دیا پھر اس کے بعد شوہر نے اقرار کیا کہ اس کا مجھ پر اتنا ہے تو یہ مقدار لازم ہوگئی، خواہ یہ اقرار بقصد زیادتی ہو یا نہیں۔<sup>(۱)</sup> (درمختار، خانیہ)

**مسئلہ ۱۴:** مہر مقرر شدہ پر شوہر نے اضافہ کیا مگر خلوت صحیح سے پہلے طلاق دی، تو اصل مہر کا نصف عورت پائے گی اس اضافہ کا بھی نصف لینا چاہیے تو نہیں ملے گا۔<sup>(۲)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۵:** عورت کل مہر جز معاف کرے تو معاف ہو جائے گا بشرطیکہ شوہر نے انکار نہ کر دیا ہو۔<sup>(۳)</sup> (درمختار) اور اگر وہ عورت نابالغ ہے اور اس کا باپ معاف کرنا چاہتا ہے تو نہیں کر سکتا اور بالغ ہے تو اس کی اجازت پر معافی موقوف ہے۔<sup>(۴)</sup> (ردالمحتار)

**مسئلہ ۱۶:** خلوت صحیح یہ ہے کہ زوج زوجہ ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز مانع جماع نہ ہو۔<sup>(۵)</sup> یہ خلوت جماع ہی کے حکم میں ہے اور موانع تین ہیں: حسی، شرعی، طبعی۔

مانع حسی جیسے مرض کہ شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوت صحیح نہ ہوگی اور زوجہ بیمار ہو تو اس حد کی بیمار ہو کہ وطی سے ضرر<sup>(۶)</sup> کا اندیشہ صحیح ہو اور ایسی بیماری نہ ہو تو خلوت صحیح ہو جائے گی۔

مانع طبعی جیسے وہاں کسی تیسرے کا ہونا، اگرچہ وہ سوتا ہو یا ناپینا ہو، یا اس کی دوسری بی بی ہو یا دونوں میں کسی کی باندی ہو، ہاں اگر اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ کسی کے سامنے بیان نہ کر سکے گا تو اس کا ہونا مانع نہیں یعنی خلوت صحیح ہو جائے گی۔ مجنون و معتوہ بچہ کے حکم میں ہیں اگر عقل کچھ رکھتے ہیں تو خلوت نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور اگر وہ فحش بے ہوشی میں ہے تو خلوت ہو جائے گی۔ اگر وہاں عورت کا لگتا ہے تو خلوت صحیح نہ ہوگی اور اگر مرد کا ہے اور نکلتا ہے جب بھی نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی۔

مانع شرعی مثلاً عورت حیض یا نفاس میں ہے یا دونوں میں کوئی حرم ہو<sup>(۷)</sup>، احرام فرض کا ہو یا نفل کا، حج کا ہو یا عمرہ کا، یا ان میں کسی کا رمضان کا روزہ ادا ہو یا نماز فرض میں ہو، ان سب صورتوں میں خلوت صحیح نہ ہوگی اور اگر نفل یا نذر یا کفارہ یا قضا کا

① "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۳۸۔

② و "العتاوی الخانیہ"، کتاب النکاح، باب فی ذکر مسائل المہر، ج ۱، ص ۱۷۵۔

③ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۳۹۔

④ "الدر المختار"، کتاب النکاح، ج ۴، ص ۲۳۹۔

⑤ "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب فی حط المہر والابراء، ج ۴، ص ۲۳۹۔

⑥ یعنی جماع کرنے سے کوئی چیز رکاوٹ نہ ہو۔ ⑦ تکلیف۔ ⑧ یعنی حالت احرام میں ہو۔



روزہ ہو یا نفل نماز ہو تو یہ چیزیں خلوتِ صحیحہ سے مانع نہیں اور اگر دونوں ایک جگہ تنہائی میں جمع ہوئے مگر کوئی مانع شرعی یا طبعی یا حسی پایا جاتا ہے تو خلوتِ فاسدہ ہے۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری، درمختار وغیرہما)

مسئلہ ۱۷: عورت مرد کے پاس تنہائی میں گئی مرد نے اسے نہ پہچانا، تھوڑی دیر ٹھہر کر چلی آئی یا مرد عورت کے پاس گیا اور اسے نہیں پہچانا، چلا آیا تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوئی، لہذا اگر عورت خلوتِ صحیحہ کا دعویٰ کرے اور مرد یہ عذر پیش کرے تو مان لیا جائے گا اور اگر مرد نے پہچان لیا اور عورت نے نہ پہچانا تو خلوتِ صحیحہ ہوگئی۔<sup>(۲)</sup> (جوہرہ، تمبین)

مسئلہ ۱۸: لڑکا جو اس قابل نہیں کہ صحبت کر سکے مگر اپنی عورت کے ساتھ تنہائی میں رہا یا زوجہ اتنی چھوٹی لڑکی ہے کہ اس قابل نہیں اس کے ساتھ اس کا شوہر رہا تو دونوں صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہ ہوئی۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۹: عورت کے اندام تنہائی<sup>(۴)</sup> میں کوئی ایسی چیز پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے وطی نہیں ہو سکتی، مثلاً وہاں گوشت آگیا یا مقام بڑ گیا یا ہڈی پیدا ہوگئی یا غدد<sup>(۵)</sup> ہو گیا تو ان صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہیں ہو سکتی۔<sup>(۶)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۲۰: جس جگہ اجتماع ہوا<sup>(۷)</sup> وہ جگہ اس قابل نہیں کہ وہاں وطی کی جائے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی، مثلاً مسجد اگرچہ اندر سے بند ہو اور راستہ اور میدان اور حمام میں جب کہ اس میں کوئی ہو یا اس کا دروازہ کھلا ہو اور اگر بند ہو تو ہو جائے گی اور جس چھت پر پردہ کی دیوار نہ ہو یا ناٹ وغیرہ موٹی چیز کا پردہ نہ ہو یا ہے مگر اتنا نیچا ہے کہ اگر کوئی کھڑا ہو تو ان دونوں کو دیکھ لے تو اس پر بھی نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور اگر مکان ایسا ہے جس کا دروازہ کھلا ہوا ہے کہ اگر کوئی باہر کھڑا ہو تو ان دونوں کو دیکھ سکے یا یہ اندیشہ ہے کہ کوئی آجائے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی۔<sup>(۸)</sup> (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ ۲۱: خیمہ میں ہو جائے گی۔ یوہیں باغ میں اگر دروازہ ہے اور وہ بند ہے تو ہو جائے گی، ورنہ نہیں اور محل اگر اس قابل ہے کہ اس میں صحبت ہو سکے تو ہو جائے گی ورنہ نہیں۔<sup>(۹)</sup> (جوہرہ، عالمگیری)

۱ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب السابع فی المہر، الفصل الثانی، ح ۱، ص ۳۰۵، ۳۰۴

۲ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ح ۴، ص ۲۴۰-۲۴۵، وغیرہما

۳ "الجوہرۃ البیرو"، کتاب النکاح، ص ۱۹۔ و "تیسرے الحقائق"، کتاب النکاح، باب المہر، ح ۲، ص ۵۴۹

۴ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب السابع فی المہر، الفصل الثانی، ح ۱، ص ۳۰۵۔

۵ شرمگاہ۔

۶ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ح ۴، ص ۲۴۱۔

۷ یعنی جس جگہ میاں اور بیوی جمع ہوئے۔

۸ "الجوہرۃ البیرو"، کتاب النکاح، ص ۱۹۔ و "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ح ۴، ص ۲۴۳

۹ "الجوہرۃ البیرو"، کتاب النکاح، ص ۱۹۔ و "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب السابع فی المہر، ح ۱، ص ۳۰۵

**مسئلہ ۲۲:** شوہر کا عضو قائل کٹا ہوا ہے یا انجین (۱) نکال لیے گئے ہیں یا عنین (۲) ہے یا خنثی ہے اور اس کا مرد ہونا ظاہر ہو چکا تو ان سب میں خلوت صحیح ہو جائے گی۔ (۳) (در مختار)

**مسئلہ ۲۳:** خلوت صحیح کے بعد عورت کو طلاق دی تو مہر پورا واجب ہوگا، جبکہ نکاح بھی صحیح ہو اور اگر نکاح فاسد ہے یعنی نکاح کی کوئی شرط مفقود ہے، مثلاً بغیر گواہوں کے نکاح ہوا یا دو بہنوں سے ایک ساتھ نکاح کیا یا عورت کی عدت میں اس کی بہن سے نکاح کیا یا جو عورت کسی کی عدت میں ہے اس سے نکاح کیا یا چوتھی کی عدت میں پانچویں سے نکاح کیا یا حرہ نکاح میں ہوتے ہوئے باندی سے نکاح کیا تو ان سب صورتوں میں فقط خلوت سے واجب نہیں بلکہ اگر وطی ہوئی تو مہر مثل واجب ہوگا اور مہر مقرر نہ تھا تو خلوت صحیح سے نکاح صحیح میں مہر مثل مؤکد ہو جائے گا۔

خلوت صحیح کے یہ احکام بھی ہیں:

طلاق دی تو عورت پر عدت واجب، بلکہ عدت میں نان و نفقہ اور رہنے کو مکان دینا بھی واجب ہے۔ بلکہ نکاح صحیح میں عدت تو مطلقاً خلوت سے واجب ہوتی ہے صحیح ہو یا فاسدہ البتہ نکاح فاسد ہو تو بغیر وطی کے عدت واجب نہیں۔ خلوت کا یہ حکم بھی ہے کہ جب تک عدت میں ہے اس کی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اور اس کے علاوہ چار عورتیں نکاح میں نہیں ہو سکتیں۔ اگر وہ آزاد ہے تو اس کی عدت میں باندی سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اور اس عورت کو جس سے خلوت صحیح ہوئی اس زمانہ میں طلاق دے جو موطوہ کے طلاق کا زمانہ ہے۔ اور عدت میں اسے طلاق بائن دے سکتا ہے مگر اس سے رجعت نہیں کر سکتا، نہ طلاق رجعی دینے کے بعد فقط خلوت صحیح سے رجعت ہو سکتی ہے۔ اور اس کی عدت کے زمانہ میں شوہر مر گیا تو وارث نہ ہوگی۔ خلوت سے جب مہر مؤکد ہو چکا تو اب ساقط نہ ہوگا اگرچہ جدائی عورت کی جانب سے ہو۔ (۴) (جوہرہ، عالمگیری، در مختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۴:** اگر میاں بی بی میں تفریق ہوگئی، مرد کہتا ہے کہ خلوت صحیح نہ ہوئی، عورت کہتی ہے ہوگئی تو عورت کا قول معتبر ہے اور اگر خلوت ہوئی مگر عورت مرد کے قابو میں نہ آئی اگر کو آری ہے مہر پورا واجب ہو جائے گا اور شیب ہے تو مہر مؤکد نہ ہوا۔ (۵) (در مختار)

**مسئلہ ۲۵:** جو رقم مہر کی مقرر ہوئی وہ شوہر نے عورت کو دے دی، عورت نے قبضہ کرنے کے بعد شوہر کو بہہ کر دی

خسے (فوطے)۔

یعنی نامرد۔

۱ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۴۶۔

۲ "الجوہرۃ البیرۃ"، کتاب النکاح، ص ۱۹ و "الانوار الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب انسابع فی المہر، ج ۱، ص ۳۰۶۔

۳ و "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۶۶ وغیرہا۔

۴ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۵۱۔

اور قبل طہی کے طلاق ہوئی تو شوہر نصف اس رقم کا عورت سے اور وصول کرے گا اور اگر بغیر قبضہ کیے کل کو ہبہ کر دیا یا صرف نصف پر قبضہ کیا اور کل کو ہبہ کر دیا یا نصف باقی کو تو اب کچھ نہیں لے سکتا۔ یوں اگر مہر اسباب<sup>(۱)</sup> تھا قبضہ کرنے کے بعد یہ بغیر قبضہ ہبہ کر دے تو بہر صورت کچھ نہیں لے سکتا۔ ہاں اگر قبضہ کرنے کے بعد اسے عیب وار کر دیا اور عیب بھی بہت ہے اس کے بعد ہبہ کیا، تو جس دن قبضہ کیا اس دن اس چیز کی جو قیمت تھی اس کا نصف شوہر وصول کرے گا اور اگر عورت نے شوہر کے ہاتھ وہ چیز بچ ڈالی جب بھی نصف قیمت لے گا۔<sup>(۲)</sup> (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۲۶: خلوت سے پہلے زن و شوہر میں ایک نے دوسرے کو یا کسی دوسرے نے ان میں سے کسی کو مار ڈالا یا شوہر نے خودکشی کر لی یا زوجہ حرہ نے خودکشی کر لی تو مہر پورا واجب ہو گا اور اگر زوجہ باندی تھی، اس نے خودکشی کر لی تو نہیں۔ یوں اگر اس کے مولیٰ نے جو عاقل بالغ ہے اس کنیز کو مار ڈالا تو مہر ساقط ہو جائے گا اور اگر نابالغ یا مجنون تھا تو ساقط نہ ہوا۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۲۷: عورت کے خاندان کی اس جیسی عورت کا جو مہر ہو، وہ اس کے لیے مہر مثل ہے، مثلاً اس کی بہن، پھولی، چچا کی بیٹی وغیرہ کا مہر۔ اس کی ماں کا مہر اس کے لیے مہر مثل نہیں جبکہ وہ دوسرے گھرانے کی ہو اور اگر اس کی ماں اسی خاندان کی ہو، مثلاً اس کے باپ کی چچا زاد بہن ہے تو اس کا مہر اس کے لیے مہر مثل ہے اور وہ عورت جس کا مہر اس کے لیے مہر مثل ہے وہ کن امور میں اس جیسی ہوان کی تفصیل یہ ہے:

عمر، جمال، مال میں مشابہ ہو، دونوں ایک شہر میں ہوں، ایک زمانہ ہو، عقل و تمیز و دیانت و پارسائی و علم و ادب میں یکساں ہوں، دونوں کو آری ہوں یہ دونوں شبیب، اولاد ہونے نہ ہونے میں ایک سی ہوں کہ ان چیزوں کے اختلاف سے مہر میں اختلاف ہوتا ہے۔ شوہر کا حال بھی ملحوظ ہوتا ہے، مثلاً جوان اور بوڑھے کے مہر میں اختلاف ہوتا ہے۔ عقد کے وقت ان امور میں یکساں ہونے کا اعتبار ہے، بعد میں کسی بات کی کمی بیشی ہوئی تو اس کا اعتبار نہیں، مثلاً ایک کا جب نکاح ہوا تھا اس وقت جس حیثیت کی تھی، دوسری بھی اپنے نکاح کے وقت اسی حیثیت کی ہے مگر پہلی میں بعد کو کمی ہو گئی اور دوسری میں زیادتی یا برعکس ہوا تو اس کا اعتبار نہیں۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۲۸: اگر اس خاندان میں کوئی ایسی عورت نہ ہو، جس کا مہر اس کے لیے مہر مثل ہو سکے تو کوئی دوسرا خاندان جو

یعنی سارو سامان۔

۱ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب فی احکام الخلوۃ، ج ۴، ص ۲۵۴

۲ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۰۶

۳ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۷۳ - ۲۷۶

اس کے خاندان کے مثل ہے اس میں کوئی عورت اس جیسی ہو، اُس کا مہر اس کے لیے مہر مثل ہوگا۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۹:** مہر مثل کے ثبوت کے لیے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہانِ عادل چاہیے، جو بلفظ شہادت بیان کریں اور گواہ نہ ہوں تو زوج کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہے۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۰:** ہزار روپے کا مہر باندھا گیا اس شرط پر کہ اس شہر سے عورت کو نہیں لے جائے گا یا اس کے ہوتے ہوئے دوسرا نکاح نہ کرے گا تو اگر شرط پوری کی تو وہ ہزار مہر کے ہیں اور اگر پوری نہ کی بلکہ اسے یہاں سے لے گیا یا اس کی موجودگی میں دوسرا نکاح کر لیا تو مہر مثل ہے اور اگر یہ شرط ہے کہ یہاں رکھے تو ایک ہزار مہر اور باہر لے جائے تو دو ہزار اور یہیں رکھا تو وہی ایک ہزار ہیں اور باہر لے گیا تو مہر مثل واجب مگر مہر مثل اگر دو ہزار سے زیادہ ہے تو وہی ہزار پائے گی زیادہ نہیں اور اگر مہر مثل ایک ہزار سے کم ہے تو پورے ایک ہزار لے گی کم نہیں اور اگر دخول سے پہلے طلاق ہوئی تو بہر صورت جو مقرر ہوا اس کا نصف لے گی یعنی یہاں رکھا تو پانسوا اور باہر لے گیا تو ایک ہزار۔

یوہیں اگر کو آری اور شیب میں دو ہزار اور ایک ہزار کی تفریق تھی تو شیب میں ایک ہزار مہر ہے گا اور کو آری ثابت ہوئی تو مہر مثل۔ یہ شرط ہے کہ خوبصورت ہے تو دو ہزار اور بد صورت ہے تو ایک ہزار تو اگر خوبصورت ہے، دو ہزار لے گی اور بد صورت ہے تو ایک ہزار اس صورت میں مہر مثل نہیں۔<sup>(۳)</sup> (در مختار وغیرہ)

**مسئلہ ۳۱:** نکاح فاسد میں جب تک وطی نہ ہو مہر لازم نہیں یعنی خلوت صحیحہ کافی نہیں اور وطی ہوگئی تو مہر مثل واجب ہے، جو مہر مقرر سے زائد نہ ہو اور اگر اس سے زیادہ ہے تو جو مقرر ہوا وہی دیں گے اور نکاح فاسد کا حکم یہ ہے کہ اُن میں ہر ایک پر فسخ کر دینا واجب ہے۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے کے سامنے فسخ کرے اور اگر خود فسخ نہ کریں تو قاضی پر واجب ہے کہ تفریق کر دے اور تفریق ہوگئی یا شوہر مر گیا تو عورت پر عدت واجب ہے جبکہ وطی ہو چکی ہو مگر موت میں بھی عدت وہی تین حیض ہے، چار مہینے دس دن نہیں۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۳۲:** نکاح فاسد میں تفریق یا متار کہ کے وقت سے عدت ہے، اگر چہ عورت کو اس کی خبر نہ ہو۔ متار کہ یہ ہے کہ اسے چھوڑ دے، مثلاً یہ کہے میں نے اسے چھوڑا، یا چلی جا، یا نکاح کر لے یا کوئی اور لفظ اسی کے مثل کہے اور فقط جانا، سنا

① "العتاوی اہمدیہ"، کتاب النکاح، ابواب السابع فی المہر، الفصل الثانی، ج ۱، ص ۳۰۶

② المرجع السابق، ص ۳۰۶

③ "اندر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۵۵-۲۵۷، وغیرہ

④ "اندر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۶۶-۲۶۸

چھوڑنے سے متار کہ نہ ہوگا، جب تک زبان سے نہ کہے اور لفظ طلاق سے بھی متار کہ ہو جائے گا مگر اس طلاق سے یہ نہ ہوگا کہ اگر پھر اس سے نکاح صحیح کرے، تو تین طلاق کا مالک نہ رہے بلکہ نکاح صحیح کرنے کے بعد تین طلاق کا اسے اختیار رہے گا۔ نکاح سے انکار کر بیٹھا متار کہ نہیں اور اگر چہ تفریق وغیرہ میں اس کا وہاں ہونا ضرور نہیں مگر کسی کا جانا ضروری ہے اگر کسی نے نہ جانا تو عدت پوری نہ ہوگی۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری، درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ ۳۳: نکاح فاسد میں نفقہ واجب نہیں، اگر نفقہ پر مصالحت ہوئی جب بھی نہیں۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۴: آزاد مرد نے کنیز سے نکاح کر کے پھر اپنی عورت کو خرید لیا تو نکاح فاسد ہو گیا اور غلام ماذون<sup>(۳)</sup> نے اپنی زوجہ کو خرید لیا تو نہیں۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: مہر سبکی تین قسم کا ہے:

اول: مجہول الجنس والوصف، مثلاً کپڑا یا چوپایہ یا مکان یا باندی کے پیٹ میں جو بچہ ہے یا بکری کے پیٹ میں جو بچہ ہے یا اس سال بارغ میں جتنے پھل آئیں گے، ان سب میں مہر مشکل واجب ہے۔

دوم: معلوم الجنس مجہول الوصف، مثلاً غلام یا گھوڑا یا گائے یا بکری ان سب میں متوسط درجہ کا واجب ہے یا اس کی قیمت۔

سوم: جنس، وصف دونوں معلوم ہوں تو جو کہا وہی واجب ہے۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ ۳۶: عورت کا ولی اس کے مہر کا ضامن ہو سکتا ہے، اگر چہ نابالغہ ہو اگر چہ خود ولی نے نکاح پڑھوایا ہو مگر شرط یہ ہے کہ وہ ولی مرض الموت میں مبتلا نہ ہو۔ اگر مرض الموت میں ہے تو دو صورتیں ہیں، وہ عورت اس کی وارث ہے تو کفالت صحیح نہیں اور اگر وارث نہ ہو تو اپنے تہائی، دل میں کفالت کر سکتا ہے۔ یوہیں شوہر کا ولی بھی مہر کا ضامن ہو سکتا ہے اور اس میں بھی وہی شرط ہے اور وہی صورتیں ہیں اور یہ بھی شرط ہے کہ عورت یا اس کا ولی یا فضولی اسی مجلس میں قبول بھی کر لے، ورنہ کفالت صحیح نہ ہوگی اور عورت بالغہ ہو تو جس سے چاہے مطالبہ کرے شوہر سے یا ضامن سے، اگر ضامن سے مطالبہ کیا اور اس نے دیدیا تو

۱ "اندر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، مطبعہ فی النکاح العاسد، ج ۴، ص ۲۶۹.

۲ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثامن فی النکاح العاسد و احکامہ، ج ۱، ص ۳۳۰.

۳ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الثامن فی النکاح العاسد و احکامہ، ج ۱، ص ۳۳۰.

۴ یعنی وہ غلام جسے تجارت کی اجازت دی گئی ہو۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق.

۵ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، ج ۱، الفصل الخامس، ص ۳۰۹.

ضامن شوہر سے وصول کرے اگر اس کے حکم سے ضمانت کی ہو اور اگر بطور خود ضامن ہو گیا تو نہیں لے سکتا اور اگر شوہر نابالغ ہے تو جب تک بالغ نہ ہو اس سے مطالبہ نہیں کر سکتی اور اگر شوہر نابالغ کے باپ نے کفالت کی اور مہر دے دیا تو بیٹے سے نہیں وصول کر سکتا۔ ہاں اگر ضامن ہونے کے وقت یہ شرط لگا دی تھی کہ وصول کر لے گا تو اب لے سکتا ہے۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری، در مختار)

**مسئلہ ۳۷:** زید نے اپنی لڑکی کا نکاح عمرو سے دو ہزار مہر پر کیا۔ یوں کہ ہزار میں دوں گا اور ہزار عمرو پر اور عمرو نے قبول بھی کر لیا تو دونوں ہزار عمرو پر ہیں اور زید ہزار کا ضامن قرار دیا جائے گا۔ اگر عورت نے اپنے باپ زید سے لے لیے تو زید عمرو سے وصول کر لے اور اگر عورت نے زید کے مرنے کے بعد اس کے ترکہ میں سے ہزار لے لیے تو زید کے ورثہ عمرو سے وصول کریں۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۸:** شوہر کے باپ کے کہنے سے کسی اجنبی نے ضمانت کر لی پھر ادا کرنے سے پہلے باپ مر گیا تو عورت کو اختیار ہے شوہر سے لے یا اس کے باپ کے ترکہ سے، اگر ترکہ سے لیا تو باقی ورثہ شوہر سے وصول کریں۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۹:** نکاح کے وکیل نے مہر کی ضمانت کر لی، اگر شوہر کے حکم سے ہے تو واپس لے سکتا ہے ورنہ نہیں۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۴۰:** شوہر نابالغ محتاج ہے تو اس کے باپ سے مہر کا مطالبہ نہیں ہو سکتا اور اگر مالدار ہے تو یہ مطالبہ ہو سکتا ہے کہ لڑکے کے مال سے مہر ادا کر دے، یہ نہیں کہ اپنے مال سے ادا کرے۔<sup>(۵)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۴۱:** باپ نے بیٹے کا مہر ادا کر دیا اور ضامن نہ تھا تو اگر دیتے وقت گواہ بنا لیے کہ واپس لے لے گا تو لے سکتا ہے، ورنہ نہیں۔<sup>(۶)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۴۲:** مہر تین قسم ہے:

- ① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب السابع فی المہر، الفصل الرابع عشر، ح ۱، ص ۳۲۶.
- ② "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۷۹.
- ③ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، ابواب السابع فی المہر، الفصل الرابع عشر ح ۱، ص ۳۲۶.
- ④ ... المرجع السابق، ص ۳۲۶.
- ⑤ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۸۰.
- ⑥ "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب فی ضمان الولی المہر، ح ۴، ص ۲۸۱.

مُجَلّ کہ خلوت سے پہلے مہر دینا قرار پایا ہے۔ اور

۲ مؤجل جس کے لیے کوئی میعاد مقرر ہو۔ اور

۳ مطلق جس میں نہ وہ ہو، نہ یہ (۱) اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ حصہ مُجَلّ ہو، کچھ مؤجل یا مطلق یا کچھ مطلق یا

کچھ مُجَلّ اور کچھ مؤجل اور کچھ مطلق۔

مہر مُجَلّ وصول کرنے کے لیے عورت اپنے شوہر سے روک سکتی ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ وطی و مقدمات وطی (۲) سے باز رکھے، خواہ کل مُجَلّ ہو یا بعض اور شوہر کو حلال نہیں کہ عورت کو مجبور کرے، اگرچہ اس کے پیشتر عورت کی رضا مندی سے وطی وضوت ہو چکی ہو یعنی یہ حق عورت کو ہمیشہ حاصل ہے، جب تک وصول نہ کر لے۔ یوہیں اگر شوہر سفر میں لے جانا چاہتا ہے تو مہر مُجَلّ وصول کرنے کے لیے جانے سے انکار کر سکتی ہے۔

یوہیں اگر مہر مطلق ہو اور وہاں کا عرف ہے کہ ایسے مہر میں کچھ قبل خلوت ادا کیا جاتا ہے تو اس کے خاندان میں جتنا پیشتر ادا کرنے کا رواج ہے، اس کا حکم مہر مُجَلّ کا ہے یعنی اس کے وصول کرنے کے لیے وطی و سفر سے منع کر سکتی ہے۔

اور اگر مہر مؤجل یعنی میعادی ہے اور میعاد مجبول ہے، جب بھی فوراً دینا واجب ہے۔ ہاں اگر مؤجل ہے اور میعاد یہ ٹھہری کہ موت یا طلاق پر وصول کرنے کا حق ہے تو جب تک طلاق یا موت واقع نہ ہو وصول نہیں کر سکتی، (۳) جیسے عموماً ہندوستان میں یہی رائج ہے کہ مہر مؤجل سے یہی سمجھتے ہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۴۳: زوجہ نابالغہ ہے تو اس کے باپ یا دادا کو اختیار ہے کہ مہر مُجَلّ لینے کے لیے رخصت نہ کریں اور زوجہ خود اپنے شوہر کے قبضہ میں نہیں دے سکتی اور نابالغہ کا مہر مُجَلّ لینے سے پہلے صرف باپ یا دادا رخصت کر سکتے ہیں، ان کے سوا اور کسی ولی کو اختیار نہیں کہ رخصت کر دے۔ (۴) (ردالمحتار)

مسئلہ ۴۴: عورت نے جب مہر مُجَلّ پالیا تو اب شوہر اسے پردیس کو بھی لے جاسکتا ہے، عورت کو اب انکار کا حق نہیں اور اگر مہر مُجَلّ میں ایک روپیہ بھی باقی ہے تو وطی و سفر سے باز رہ سکتی ہے۔ یوہیں اگر عورت کا باپ مع اہل و عیال پردیس کو جانا چاہتا ہے اور اپنے ساتھ اپنی جوان لڑکی کو لے جانا چاہتا ہے جس کی شادی ہو چکی ہے اور شوہر نے مہر مُجَلّ ادا نہیں کیا ہے تو لے جاسکتا ہے اور مہر وصول ہو چکا ہے تو بغیر اجازت شوہر نہیں لے جاسکتا۔ اگر مہر مُجَلّ کل ادا ہو چکا ہے صرف ایک درہم باقی ہے تو لے سکتی ہے۔ (۱) یعنی وہ مہر جو نہ مُجَلّ ہو اور نہ مؤجل۔

وطی سے پہلے یوس و کنار وغیرہ۔

۳. "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۸۳۔

۴. "فتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الحادی عشر، ج ۱، ص ۳۱۷ - ۳۱۸۔

۵. "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب فی مع الروحۃ نفسہا نقص المہر، ج ۴، ص ۲۸۳۔

جاسکتا ہے اور شوہر یہ چاہے کہ جو دیا ہے واپس کر لے، تو واپس نہیں لے سکتا۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۵: نابالغ کی رخصت ہو چکی مگر مہر مغل وصول نہیں ہوا ہے، تو اس کا ولی روک سکتا ہے اور شوہر کچھ نہیں کر سکتا جب تک مہر مغل ادا نہ کر لے۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۶: باپ اگر لڑکی کا مہر شوہر سے وصول کرنا چاہے تو اس کی ضرورت نہیں کہ لڑکی بھی وہاں حاضر ہو، پھر اگر شوہر لڑکی کے باپ سے رخصت کے لیے کہے اور لڑکی اپنے باپ کے گھر موجود ہو تو رخصت کر دے اور اگر وہاں نہ ہو اور بھیجنے پر بھی قدرت نہ ہو تو مہر پر قبضہ کرنے کا بھی اسے حق نہیں، اگر شوہر مہر دینے پر تیار ہے مگر یہ کہتا ہے کہ لڑکی کا باپ لڑکی کو نہیں دے گا خود لے لے گا تو قاضی حکم دے گا کہ لڑکی کا باپ ضامن دے کہ مہر لڑکی کے پاس پہنچ جائے گا اور شوہر کو حکم دے گا مہر ادا کر دے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۳۷: مہر مؤجل یعنی میعاد تھا اور میعاد پوری ہو گئی تو عورت اپنے کو روک سکتی ہے یا بعض مغل تھا، بعض میعاد تھا اور میعاد پوری ہو گئی تو عورت اپنے کو روک سکتی ہے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری، درمختار)

مسئلہ ۳۸: اگر مہر مؤجل (جس کی میعاد موت یا طلاق تھی) یا مطلق تھا اور طلاق یا موت واقع ہوئی تو اب یہ بھی مغل ہو جائے گا یعنی فی الحال مطالبہ کر سکتی ہے اگرچہ طلاق رجعی ہو مگر رجعی میں رجوع کے بعد پھر مؤجل ہو گیا<sup>(۵)</sup> اور اگر مہر منجم ہے یعنی قسط بقط وصول کرے گی اور طلاق ہوئی تو اب بھی قسط ہی کے ساتھ لے گی۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری، رد المحتار)

مسئلہ ۳۹: مہر مغل لینے کے لیے عورت اگر دہلی سے انکار کرے تو اس کی وجہ سے نفقہ ساقط نہ ہوگا اور اس صورت میں بلا اجازت شوہر کے گھر سے باہر بلکہ سفر میں بھی جاسکتی ہے جبکہ ضرورت سے ہو اور اپنے میکے والوں سے ملنے کے لیے بھی بلا اجازت جاسکتی ہے اور جب مہر وصول کر لیا تو اب بلا اجازت نہیں جاسکتی مگر صرف ماں باپ کی ملاقات کو ہر ہفتہ میں

① "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الحادی عشر، ج ۱، ص ۳۱۷

② ..... المرجع السابق، ص ۳۱۷، ۳۱۸۔

③ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الحادی عشر، ج ۱، ص ۳۱۸

④ و"الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۸۳۔

⑤ بہار شریعت کے تمام نسخوں میں یہاں عبارت ایسے ہی مذکور ہے، غالباً یہاں کتابت کی غلطی ہے کیونکہ عالمگیری اور رد المحتار میں ہے کہ "رجوع کے بعد پھر مؤجل نہیں ہوگا"۔ علیہ

⑥ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، ج ۱، ص ۳۱۸

⑦ و"ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب فی مع الرجوع بنفسها لقصد المہر، ج ۴، ص ۲۸۴



ایک بار دن بھر کے لیے جاسکتی ہے اور محارم<sup>(۱)</sup> کے یہاں سال بھر میں ایک بار اور محارم کے سوا اور رشتہ داروں یا غیروں کے یہاں غنی یا شادی کی کسی تقریب میں نہیں جاسکتی، نہ شوہر ان موقعوں پر جانے کی اجازت دے، اگر اجازت دی تو دونوں گنہگار ہوئے۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۵۰:** مہر میں اختلاف ہو تو اس کی چند صورتیں ہیں:

ایک یہ کہ نفس مہر میں اختلاف ہوا، ایک کہتا ہے مہر بندھا تھا، دوسرا کہتا ہے نکاح کے وقت مہر کا ذکر ہی نہ آیا تو جو کہتا ہے بندھا تھا، گواہ پیش کرے، نہ پیش کر سکے تو انکار کرنے والے کو حلف دیا جائے اگر حلف<sup>(۳)</sup> اٹھانے سے انکار کرے تو مدعی<sup>(۴)</sup> کا دعویٰ ثابت اور حلف اٹھالے تو مہر مثل واجب ہوگا یعنی جبکہ نکاح باقی ہو یا خلوت کے بعد طلاق ہوئی ہو اور اگر خلوت سے پہلے طلاق ہوئی تو کپڑے کا جوڑا واجب ہوگا۔ اس کا حکم پیشتر بیان ہو چکا۔

دوسری صورت یہ کہ مقدار میں اختلاف ہو تو اگر مہر مثل اتنا ہے جتنا عورت بتاتی ہے یا زاد تو عورت کی بات قسم کے ساتھ مانی جائے اور اگر مہر مثل شوہر کے کہنے کے مطابق ہے یا کم تو قسم کے ساتھ شوہر کی بات مانی جائے اور اگر کسی نے گواہ پیش کیے تو اس کا قول مانا جائے، مہر مثل کچھ بھی ہو تو اگر دونوں نے پیش کیے تو جس کا قول مہر مثل کے خلاف ہے، اس کے گواہ مقبول ہیں اور اگر مہر مثل دونوں دعویوں کے درمیان ہے، مثلاً زوج کا دعویٰ ایک ہزار کا ہے اور عورت کا دو ہزار کا اور مہر مثل ڈیڑھ ہزار ہے تو دونوں کو قسم دیں گے جو قسم کھا جائے، اس کا قول معتبر ہے یا جو گواہ پیش کرے، اس کا قول مانا جائے اور اگر دونوں قسم کھا جائیں یا دونوں گواہ پیش کریں تو مہر مثل پر فیصلہ ہوگا۔

یہ تفصیل اس وقت ہے کہ نکاح باقی ہو دخول ہوا ہو یا نہیں یا دونوں میں ایک مرچکا ہو۔ یوہیں اس صورت میں کہ دخول کے بعد طلاق دے دی ہو اور اگر قبل دخول طلاق دی ہو تو متعہ مثل (یعنی جوڑا) جس کے قول کے موافق ہو قسم کے ساتھ اس کا قول معتبر ہے اور اگر متعہ مثل دونوں کے درمیان ہو تو دونوں پر حلف رکھیں جو حلف اٹھالے اس کی بات معتبر ہے اور دونوں اٹھالیں تو متعہ مثل دیں گے اور اگر کوئی گواہ پیش کرے تو اس کا قول معتبر ہے اور دونوں نے پیش کیے تو جس کا قول متعہ مثل کے خلاف ہے وہ معتبر ہے اور اگر دونوں کا انتقال ہو چکا اور دونوں کے ورثہ میں اختلاف ہو تو مقدار میں زوج کے ورثہ کا قول مانا جائے اور نفس مہر میں اختلاف ہوا کہ مقرر ہوا تھا یا نہیں تو مہر مثل پر فیصلہ کریں گے۔<sup>(۵)</sup> (در مختار وغیرہ)

۱۔ یعنی وہ رشتہ دار جن سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہو۔

۲۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۸۶۔

۳۔ قسم۔

۴۔ دعویٰ کرنے والا۔

۵۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۹۰-۲۹۵، وغیرہ۔

**مسئلہ ۵۱:** شوہر اگر کاہن نامہ<sup>(۱)</sup> لکھنے سے انکار کرے تو مجبور نہ کیا جائے اور اگر مہر روپے کا باندھا گیا اور کاہن نامہ میں اشرفیاں لکھی گئیں تو شوہر پر روپے واجب ہیں مگر قاضی اشرفیاں دلوائے گا، جبکہ اسے علم نہ ہو کہ روپے کا مہر باندھا تھا۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۲:** شوہر نے کوئی چیز عورت کے یہاں بھیجی اگر یہ کہہ دیا کہ بدیہ ہے تو اب نہیں کہہ سکتا کہ وہ مہر میں تھی اور اگر کچھ نہ کہا تھا اور اب کہتا ہے کہ مہر میں بھیجی اور عورت کہتی ہے کہ بدیہ ہے اور وہ چیز کھانے کی قسم سے ہے، مثلاً روٹی، گوشت، حلوا، مٹھائی وغیرہ تو عورت سے قسم لے کر اس کا قول مانا جائے اور اگر کھانے کی قسم سے نہیں یعنی باقی رہنے والی چیز ہو، مثلاً کپڑے، بکری، گھئی، شہد وغیرہ تو شوہر کو حلف دیا جائے، قسم کھالے تو اس کی بات مانیں اور عورت کو اختیار ہوگا کہ اگر وہ چیز از قسم مہر نہیں اور باقی ہے تو واپس دے اور اپنا مہر وصول کرے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری، در مختار)

**مسئلہ ۵۳:** شوہر نے عورت کے یہاں کوئی چیز بھیجی اور عورت کے باپ نے شوہر کے یہاں کچھ بھیجا، شوہر کہتا ہے وہ چیز میں نے مہر میں بھیجی تھی تو قسم کے ساتھ اس کا قول مان لیا جائے گا اور عورت کو اختیار ہوگا کہ وہ شے واپس کرے یا مہر میں محسوب<sup>(۴)</sup> کرے اور عورت کے باپ نے جو بھیجا تھا، اگر وہ شے ہلاک ہوگئی تو کچھ واپس نہیں لے سکتا اور موجود ہے تو واپس لے سکتا ہے۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۴:** جس لڑکی سے منگنی ہوئی اس کے پاس لڑکے کے یہاں سے شکر اور میوے وغیرہ آئے، پھر کسی وجہ سے نکاح نہ ہوا تو اگر وہ چیزیں تقسیم ہو گئیں اور بھیجنے والے نے تقسیم کی اجازت بھی دے دی تھی تو واپس نہیں لے سکتا، ورنہ واپس لے سکتا ہے۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری) تقسیم کی اجازت صراحۃً ہو یا عرفاً، مثلاً ہندوستان میں اس موقع پر ایسی چیزیں اسی لیے بھیجتے ہیں کہ لڑکی والا اپنے کنبہ اور رشتہ داروں میں بانٹے گا یہ چیزیں اس لیے نہیں ہوتیں کہ رکھ لے گا یا خود کھا جائے گا۔

**مسئلہ ۵۵:** شوہر نے عورت کے یہاں عیدی بھیجی، پھر یہ کہتا ہے کہ وہ روپے مہر میں بھیجے تھے، اس کا قول نہیں مانا جائے گا۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

۱۔ وہ کاغذ جس پر مہر کی مقدار اور اقرار نامہ لکھا جاتا ہے۔

۲۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الثانی عشر، ج ۱، ص ۳۲۲

۳۔ المرجع السابق و "المر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۲۹۷-۳۰۰۔

۴۔ شمار۔

۵۔ "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق۔

۷۔ المرجع السابق، ص ۳۲۳۔

**مسئلہ ۵۶:** عورت مرگئی، شوہر نے گائے، بکری وغیرہ کوئی جانور بھیجا کہ ذبح کر کے تیجہ میں کھلایا جائے اور اس کی قیمت نہیں بتائی تھی تو نہیں لے سکتا اور قیمت بتادی تھی تو لے سکتا ہے اور اگر اختلاف ہو وہ کہتا ہے کہ بتادی تھی اور لڑکی والا کہتا ہے کہ نہیں بتائی تھی تو اگر لڑکی والا قسم کھالے تو اس کی بات مان لی جائے گی۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵۷:** کوئی عورت عدت میں تھی اسے خرچ دیتا رہا، اس امید پر کہ بعد عدت اس سے نکاح کرے گا اگر نکاح ہو گیا تو جو کچھ خرچ کیا ہے، واپس نہیں لے سکتا اور عورت نے نکاح سے انکار کر دیا تو جو اسے بطور تمسک دیا ہے، واپس لے سکتا ہے اور جو بطور اباحت دیا ہے، مثلاً اس کے یہاں کھانا کھاتی رہی تو یہ واپس نہیں لے سکتا۔<sup>(۲)</sup> (تنویر)

**مسئلہ ۵۸:** لڑکی کو جو کچھ جہیز میں دیا ہے، وہ واپس نہیں لے سکتا اور ورثہ کو بھی احتیٰ نہیں جبکہ مرض الموت میں نہ دیا ہو۔ یوں جو کچھ سامان نابالغہ لڑکی کے لیے خریدا اگرچہ ابھی نہ دیا ہو یا مرض الموت میں دیا، اس کی مالک بھی تنہا لڑکی ہے۔<sup>(۳)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۵۹:** لڑکی والوں نے نکاح یا رخصت کے وقت شوہر سے کچھ لیا ہو یعنی بغیر لے نکاح یا رخصت سے انکار کرتے ہوں اور شوہر نے دے کر نکاح یا رخصت کرائی تو شوہر اس چیز کو واپس لے سکتا ہے اور وہ نہ رہی تو اس کی قیمت لے سکتا ہے کہ یہ رشوت ہے۔<sup>(۴)</sup> (بحر وغیرہ) رخصت کے وقت جو کپڑے بھیجے اگر بطور تمسک ہیں، جیسے ہندوستان میں عموماً رواج ہے کہ ڈال بری<sup>(۵)</sup> میں جوڑے بھیجے جاتے ہیں اور عرف یہی ہے کہ لڑکی کو مالک کر دیتے ہیں تو انھیں واپس نہیں لے سکتا اور تمسک<sup>(۶)</sup> نہ ہو تو لے سکتا ہے۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۶۰:** لڑکی کو جہیز دیا پھر یہ کہتا ہے کہ میں نے بطور عاریت<sup>(۸)</sup> دیا ہے اور لڑکی یا اس کے مرنے کے بعد شوہر کہتا ہے کہ بطور تمسک دیا ہے تو اگر وہ چیز ایسی ہے کہ عموماً لوگ اسے جہیز میں دیا کرتے ہیں تو لڑکی یا اس کے شوہر کا قول مانا جائے اور اگر عموماً یہ بات نہ ہو بلکہ عاریت و تمسک دونوں طرح دی جاتی ہو تو اس کے باپ یا ورثہ کا قول معتبر ہے۔<sup>(۹)</sup> (در مختار)

۱۔ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الثانی عشر، ج ۱، ص ۳۲۳

۲۔ "تنویر الأبصار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۳۰۲ - ۳۰۴

۳۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۳۰۴

۴۔ "البحر الرائق"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۳، ص ۳۲۵ وغیرہ

۵۔ شادی بیوہ کی ایک رسم۔

۶۔ "العتاوی الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل السادس عشر، ج ۱، ص ۳۲۷

۷۔ یعنی بغیر کسی عوض کے دوسرے کو کسی چیز کی منفعت کا مالک بنانا۔

۸۔ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۳۰۵

مسئلہ ۶۱: جس صورت میں لڑکی کا قول معتبر ہے اگر اس کے باپ نے گواہ پیش کیے، جو اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ دیتے وقت اس نے کہہ دیا تھا کہ عاریت ہے تو گواہ مان لیے جائیں گے۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۶۲: بالغ لڑکی کا نکاح کر دیا اور جہیز کے اسباب بھی معین کر دیے مگر ابھی دیے نہیں اور وہ عقد فسخ ہو گیا پھر دوسرے سے نکاح ہوا تو لڑکی اُس جہیز کا باپ سے مطالبہ نہیں کر سکتی۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۶۳: لڑکی نے ماں باپ کے مال اور اپنی دستکاری سے کوئی چیز جہیز کے لیے تیار کی اور اس کی ماں مر گئی، باپ نے وہ چیز جہیز میں دے دی تو اُس کے بھائیوں کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اس چیز میں ماں کی طرف سے میراث کا دعویٰ کریں۔ یوں اس کا باپ جو کچھ لے لیتا رہا اس میں سے یہ اپنے جہیز کے لیے بنا کر رکھتی رہی اور بہت کچھ جمع کر لیا اور باپ مر گیا تو یہ اسباب سب لڑکی کا ہے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۶۴: ماں نے بیٹی کے لیے اس کے باپ کے مال سے جہیز تیار کیا یا اس کا کچھ اسباب جہیز میں دے دیا اور اسے علم ہوا اور خاموش رہا اور لڑکی رخصت کر دی گئی تو اب باپ اس جہیز کو لڑکی سے واپس نہیں لے سکتا۔<sup>(۴)</sup> (تنویر الابصار)

مسئلہ ۶۵: جس گھر میں زن و شور ہے، جس کا ہر ایک مدعی ہے تو اگر وہ ایسی شے ہے جو عورتیں برتی ہیں، مثلاً دوپٹہ، سنگار دان، خاص عورتوں کے پہننے کے کپڑے تو ایسی چیز عورت کو دی جائے گی۔ ہاں اگر شوہر ثبوت دے کہ یہ چیز اس کی ہے تو اسے دیدیں گے اور اگر وہ خاص مردوں کے برتنے کی ہے، مثلاً ٹوپی، عمامہ، انگرکھ<sup>(۵)</sup> اور ہتھیار وغیرہ تو ایسی چیز مرد کو دیں گے مگر جب عورت گواہ سے اپنی ملک ثابت کرے تو اسے دیں گے اور اگر دونوں کے کام کی وہ چیز ہو، مثلاً بچھونا تو یہ بھی مرد ہی کو دیں مگر جب عورت گواہ پیش کرے تو اُسے دیدیں اور اگر ان دونوں میں ایک کا انتقال ہو چکا ہے اس کے ورثہ اور اس میں اختلاف ہو جب بھی وہی تفصیل ہے مگر جو چیز دونوں کے برتنے کی ہو وہ اسے دیں جو زندہ ہے وارث کو نہیں اور اگر مکان میں مال تجارت ہے اور مشہور ہے کہ وہ شخص اس چیز کی تجارت کرتا تھا تو مرد کو دیں۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۶۶: جو چیز مسلمان کے نکاح میں مہر ہو سکتی ہے، وہ کافر کے نکاح میں بھی ہو سکتی ہے اور جو مسلمان کے

۱۔ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل السادس عشر، ج ۱، ص ۳۲۷۔

۲۔ المرجع السابق۔ ۳۔ المرجع السابق، ص ۳۲۸۔

۴۔ "تنویر الابصار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۳۰۷۔

۵۔ ایک قسم کا مردانہ لباس۔

۶۔ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، ج ۱، ص ۳۲۹۔

نکاح میں مہر نہیں ہو سکتی، کافر کے نکاح میں بھی نہیں ہو سکتی سوا شراب و خنزیر کے کہ یہ کافر کے مہر میں ہو سکتے ہیں، مسلمان کے نہیں۔<sup>(۱)</sup> (عامہ کتب)

مسئلہ ۶۷: کافر کا نکاح بغیر مہر کے ہو یعنی مہر کا ذکر نہ آیا یا کہا کہ مہر نہیں دیا جائے گا یا مردار کا مہر باندھا اور یہ ان کے مذہب میں جائز بھی ہو یعنی ان صورتوں میں ان کے یہاں مہر مثل کا حکم نہ دیا جاتا ہو تو ان صورتوں میں عورت کو مہر نہ ملے گا اگرچہ وطی ہو چکی ہو یا قبل وطی طلاق ہو گئی ہو یا شوہر مر گیا ہو اگرچہ وہ دونوں اب مسلمان ہو گئے یا مسلمانوں کے پاس اس کا مقدمہ پیش کیا ہو، ہاں باقی احکام نکاح ثابت ہوں گے، مثلاً وجوب نفقہ، وقوع طلاق، عدت، نسب، خیار بلوغ وغیرہ وغیرہ۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۶۸: نابالغ نے بغیر اجازت ولی نکاح کیا اور وطی بھی کر لی پھر ولی نے رد کر دیا تو مہر لازم نہیں۔<sup>(۳)</sup> (خانہ)

مسئلہ ۶۹: نابالغ کے باپ کو حق ہے کہ اپنی لڑکی کا مہر مقتل شوہر سے طلب کرے اور اگر لڑکی قابل جماع ہے تو شوہر رخصت کر سکتا ہے اور اس کے لیے کسی سن<sup>(۴)</sup> کی تخصیص نہیں اور اگر اس قابل نہیں اگرچہ بالغ ہو تو رخصت پر جبر نہیں کیا جاسکتا۔<sup>(۵)</sup> (در مختار، رد المحتار)

## لوٹڈی غلام کے نکاح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ لَّمْ يَسْتَلْمْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتُ الْمُؤْمِنَاتِ فَبِئْسَ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَمِنْ فَتْيَتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِأَيِّكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَذَانِكُمُوهُنَّ بِأَذْنِ أَهْلِيهِنَّ وَأَشْهُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾<sup>(۶)</sup>

اور تم میں قدرت نہ ہونے کے سبب جس کے نکاح میں آزاد عورتیں مسلمان نہ ہوں تو اس سے نکاح کرے، جس کو

① "الفتاویٰ الہدیہ"، کتاب النکاح، الباب السابع فی المہر، الفصل الخامس عشر، ح ۱، ص ۳۲۷.

② "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب المہر، ج ۴، ص ۳۰۹.

③ "الفتاویٰ الخانیہ"،

④ عمر۔

⑤ "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، مطلب فی لابی الصغیرۃ المطالبۃ بالمہر، ح ۴، ص ۳۱۲.

⑥ ب ۵، المساء ۲۵.

تمہارے ہاتھ مانگ ہیں، ایمان والی باندیاں اور اللہ (عزوجل) تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے، تم میں ایک دوسرے سے ہے تو اُن سے نکاح کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے مہر انھیں دو۔

**حدیث ۱:** امام احمد و ابوداؤد و ترمذی و حاکم جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو غلام بغیر مولیٰ کی اجازت کے نکاح کرے، وہ زانی ہے۔“ (۱)

**حدیث ۲:** ابوداؤد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: ”جب غلام نے بغیر اجازت مولیٰ کے نکاح کیا، تو اس کا نکاح باطل ہے۔“ (۲)

**حدیث ۳:** امام شافعی و بیہقی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، انھوں نے فرمایا ”غلام دو عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے، زیادہ نہیں۔“ (۳)

**مسئلہ ۱:** لوٹھی غلام نے اگر خود نکاح کر لیا یا ان کا نکاح کسی اور نے کر دیا تو یہ نکاح مولیٰ کی اجازت پر موقوف ہے جائز کر دے گا نافذ ہو جائے گا، رد کر دے گا باطل ہو جائے گا، پھر اگر وہ بھی ہو چکی اور مولیٰ نے رد کر دیا تو جب تک آزاد نہ ہو لوٹھی اپنا مہر طلب نہیں کر سکتی، نہ غلام سے مطالبہ ہو سکتا ہے اور اگر وہ بھی نہ ہوئی جب تو مہر واجب ہی نہ ہوا۔ (۴) (درمختار، رد المحتار) یہاں مولیٰ سے مراد وہ ہے جسے اس کے نکاح کی ولایت حاصل ہو، مثلاً، لک تا بالغ ہو تو اس کا باپ یا دادا یا قاضی یا وصی (۵) اور لوٹھی، غلام سے مراد عام ہیں، بدتمہ، مکاتب، ماذون، ام ولد یا وہ جس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا سب کو شامل ہے۔ (۶) (درمختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۲:** مکاتب اپنی لوٹھی کا نکاح اپنے اذن سے کر سکتا ہے اور اپنا یا اپنے غلام کا نہیں کر سکتا اور ماذون غلام، لوٹھی کا بھی نہیں کر سکتا۔ (۷) (رد المحتار)

**مسئلہ ۳:** مولیٰ کی اجازت سے غلام نے نکاح کیا تو مہر و نفقہ خود غلام پر واجب ہے، مولیٰ پر نہیں اور مرگیا تو مہر و نفقہ

① ”جامع الترمذی“، أبواب النکاح، باب ما جاء فی نکاح العبد۔ إلخ، الحدیث ۱۱۱۳، ج ۲، ص ۳۵۹

② ”مسألی دود“، کتاب النکاح، باب فی نکاح العبد۔ إلخ، الحدیث ۲۰۷۹، ج ۲، ص ۳۳۱

③ ”السنن الکبریٰ للبیہقی“، کتاب النکاح، باب نکاح العبد۔ إلخ، الحدیث ۱۳۸۹۷، ج ۷، ص ۲۵۶

④ ”الدر المختار“ و ”رد المختار“، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج ۴، ص ۳۱۶

⑤ وہی وہ ہے جس کو وصیت کی جائے کہ تم ایسا کرنا۔

⑥ ”الدر المختار“ و ”رد المختار“، المرجع السابق

⑦ ”رد المختار“، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج ۴، ص ۳۱۶

دونوں ساقط اور غلام خالص مہر و نفقہ کے سبب بیچ ڈالا جائے گا اور مدبر مکاتب نہ بیچے جائیں بلکہ انھیں حکم دیا جائے کہ کما کر ادا کرتے رہیں۔ ہاں مکاتب اگر بدل کتابت سے عاجز ہو تو اب مکاتب نہ رہے گا اور مہر و نفقہ میں بیچا جائے گا اور غلام کی بیچ اُس کا مولیٰ کرے، اگر وہ انکار کرے تو اس کے سامنے قاضی بیچ کر دے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جن داموں کو فروخت ہو رہا ہے، مولیٰ اپنے پاس سے اتنے دام دیدے اور فروخت نہ ہونے دے۔<sup>(1)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۴:** مہر میں فروخت ہوا مگر وہ دام ادا نہ مہر کے لیے کافی نہ ہوں تو اب دوبارہ فروخت نہ کیا جائے بلکہ بقیہ مہر بعد آزادی طلب کر سکتی ہے اور اگر خود اسی عورت کے ہاتھ بیچا گیا تو بقیہ مہر ساقط ہو گیا اور نفقہ میں بیچا گیا اور ان داموں سے نفقہ ادا نہ ہوا تو باقی بعد عتق<sup>(2)</sup> لے سکتی ہے اور بیچ کے بعد پھر اور نفقہ واجب ہوا تو دوبارہ بیچ ہو، اس میں بھی اگر کچھ باقی رہا تو بعد آزادی۔ یوہیں ہر جدید نفقہ میں بیچ ہو سکتی ہے اور بقیہ میں نہیں۔<sup>(3)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۵:** کسی نے اپنے غلام کا نکاح اپنی لوٹھی سے کر دیا تو اصح یہ ہے کہ مہر واجب ہی نہ ہوا یعنی جب کنیز مازونہ<sup>(4)</sup>، مدیونہ<sup>(5)</sup> نہ ہو، ورنہ مہر میں بیچا جائے گا۔<sup>(6)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۶:** غلام کا نکاح اس کے مولیٰ نے کر دیا پھر فروخت کر ڈالا، تو مہر غلام کی گردن سے وابستہ ہے یعنی عورت جب چاہے اسے فروخت کرے اور مہر وصول کرے اور عورت کو یہ بھی اختیار ہے کہ پہلی بیچ فتح کر دے۔<sup>(7)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۷:** مولیٰ کو اپنے غلام اور لوٹھی پر جبری ولایت ہے یعنی جس سے چاہے نکاح کر دے، ان کو منع کا کوئی حق نہیں مگر مکاتب و مکاتبہ کا نکاح بغیر اجازت نہیں کر سکتا اگرچہ نابالغ ہوں کر دے گا تو ان کی اجازت پر موقوف رہے گا اور اگر نابالغ مکاتب و مکاتبہ نے بدل کتابت ادا کر دیا اور آزاد ہو گئے تو اب مولیٰ کی اجازت پر موقوف ہے جبکہ اور کوئی عصبہ نہ ہو کہ یہ بوجہ نابالغی اجازت کے اہل نہیں اور اگر بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوئے تو مکاتب غلام کا نکاح اجازت مولیٰ پر موقوف ہے اور مکاتبہ کا باطل۔<sup>(8)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۸:** غلام نے بغیر اذن مولیٰ نکاح کیا، اب مولیٰ سے اجازت مانگی اس نے کہا طلاق رجعی دیدے تو اجازت

① "الدر المختار" و "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقيق، ج ۴، ص ۳۱۷

② ... یعنی آزادی کے بعد۔

③ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقيق، ج ۴، ص ۳۱۸-۳۲۰

④ یعنی وہ لوٹھی جسے مالک نے تجارت کی اجازت دی ہو۔ ⑤ یعنی مقروض عورت۔

⑥ "الدر المختار"، المرجع السابق، ص ۳۱۹ ⑦ المرجع السابق، ص ۳۲۰

⑧ "الفتاویٰ انہدیة"، کتاب النکاح، ابواب التامع فی نکاح الرقيق، ج ۱، ص ۳۳۱، ۳۳۲

ہوگئی اور پہلا نکاح صحیح ہو گیا اور کہا طلاق دیدے یا اسے علیحدہ کر دے تو یہ اجازت نہیں بلکہ پہلا نکاح رد ہو گیا۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۹:** مولیٰ سے نکاح کی اجازت لی اور نکاح فاسد کیا تو اجازت ختم ہوگئی یعنی پھر نکاح صحیح کرنا چاہے تو دوبارہ اجازت لینی ہوگی اور نکاح فاسد میں واپس کر لی ہے تو مہر غلام پر واجب یعنی غلام مہر میں بیچا جاسکتا ہے اور اگر اجازت دینے میں مولیٰ نے نکاح صحیح کی نیت کی تھی تو اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور نکاح فاسد کی اجازت دی تو یہی نکاح صحیح کی بھی اجازت ہے بخلاف وکیل کہ اس نے اگر پہلی صورت میں نکاح فاسد کر دیا، تو ابھی وکالت ختم نہ ہوئی دوبارہ صحیح نکاح کر سکتا ہے اور اگر اسے نکاح فاسد کا وکیل بنایا ہے تو نکاح صحیح کا وکیل نہیں۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۰:** غلام کو نکاح کی اجازت دی تھی، اس نے ایک عقد میں دو عورتوں سے نکاح کیا تو کسی کا نہ ہوا۔ ہاں اگر اجازت ایسے لفظوں سے دی جن سے تعیم<sup>(۳)</sup> سمجھی جاتی ہے تو ہو جائے گا۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۱:** کسی نے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے مکاتب سے کر دیا پھر مر گیا تو نکاح فاسد نہ ہوگا۔ ہاں اگر مکاتب بدل کتابت ادا کرنے سے عجز آیا تو اب فاسد ہو جائے گا کہ لڑکی اسکی مالکہ ہوگئی۔<sup>(۵)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۱۲:** مکاتب یا مکاتبہ نے نکاح کیا اور مولیٰ مر گیا تو وارث کی اجازت سے صحیح ہو جائے گا۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۳:** لوٹھی کا نکاح ہوا تو جو کچھ مہر ہے مولیٰ کو ملے گا، خواہ عقد سے مہر واجب ہوا ہو یا دخول سے، مثلاً نکاح فاسد کہ اس میں نفس نکاح سے مہر واجب نہیں ہوتا مگر مکاتبہ یا جس کا کچھ حصہ آزاد ہو چکا ہے، کہ ان کا مہر انھیں کو ملے گا مولیٰ کو نہیں۔ کینز کا نکاح کر دیا تھا پھر آزاد کر دیا اب اس کے شوہر نے مہر میں کچھ اضافہ کیا تو یہ بھی مولیٰ ہی کو ملے گا۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۴:** بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا اور اجازت سے پہلے طلاق دے دی تو اگرچہ یہ طلاق نہیں مگر اب مولیٰ کی اجازت سے بھی جائز نہ ہوگا۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری)

① "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقيق، ج ۴، ص ۳۲۱

② المرجع السابق، ص ۳۲۳-۳۲۵۔ ● یعنی عمومیت۔

③ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب التاسع فی نکاح الرقيق، ج ۱، ص ۳۳۲

④ "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقيق، ج ۴، ص ۳۲۶۔

⑤ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب التاسع فی نکاح الرقيق، ج ۱، ص ۳۳۳

⑥ المرجع السابق، ص ۳۳۲۔

⑦ المرجع السابق، ص ۳۳۲۔



**مسئلہ ۱۵:** کنیز نے بغیر اذن نکاح کیا تھا اور مولیٰ نے اسے بیچ ڈالا اور وطی ہو چکی ہے تو مشتری (۱) کی اجازت سے صحیح ہو جائے گا، ورنہ نہیں اور اگر مشتری ایسا شخص ہو کہ اس کنیز سے وطی اس کے لیے حلال نہ ہو تو اگرچہ وطی نہ ہوئی ہو اجازت دے سکتا ہے۔ یوہیں غلام نے بغیر اذن نکاح کیا تھا، مولیٰ نے اسے بیچ ڈالا اور مشتری نے جائز کر دیا یا مولیٰ مرگیا اور وارث نے جائز کر دیا ہو گیا اور آزاد کر دیا گیا تو خود صحیح ہو گیا، اجازت کی حاجت ہی نہ رہی۔ (۲) (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۶:** لوٹھی نے بغیر اجازت نکاح کیا تھا اور مولیٰ نے اجازت دے دی، تو مہر مولیٰ کو ملے گا اگرچہ اجازت کے بعد آزاد کر دیا ہو اگرچہ آزادی کے بعد صحبت ہوئی ہو اور اگر مولیٰ نے اجازت سے پہلے آزاد کر دیا اور وہ بالغہ ہے تو نکاح جائز ہو گیا پھر اگر آزادی سے پہلے وطی ہو چکی ہے تو مہر مولیٰ کو ملے گا ورنہ لوٹھی کو اور اگر نابالغہ ہے تو آزادی کے بعد بھی اجازت مولیٰ پر موقوف ہے، جبکہ کوئی اور عصبہ نہ ہو، ورنہ اس کی اجازت پر۔ (۳) (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۷:** بغیر گواہوں کے نکاح ہوا اور مولیٰ نے گواہوں کے سامنے جائز کیا تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ (۴) (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۸:** باپ یا وصی نے نابالغ کی کنیز کا نکاح اس کے غلام سے کیا تو صحیح نہ ہوا۔ (۵) (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۹:** لوٹھی نے بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا، اس کے بعد مولیٰ نے وطی کی یا شہوت سے بوسہ لیا تو نکاح فسخ ہو گیا، مولیٰ کو نکاح کا علم ہو یا نہ ہو۔ (۶) (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۰:** کنیز خریدی اور قبضہ سے پہلے اس کا نکاح کر دیا، تو اگر بیع تمام ہو گئی نکاح ہو گیا اور بیع فسخ ہو گئی تو نکاح بھی باطل۔ (۷) (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۱:** باپ کی کنیز کا بیٹے نے نکاح کر دیا پھر باپ مر گیا تو اب یہ نکاح بیٹے کی اجازت پر موقوف ہے، رد کر دے گا تو رد ہو جائے گا اور اگر بیٹے نے باپ کے مرنے کے بعد اپنا نکاح اس کی کنیز سے کیا تو صحیح نہ ہوا۔ (۸) (عالمگیری)

① خریدار۔

② "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب التاسع فی نکاح الرقیق، ج ۱، ص ۳۳۳

③ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب التاسع فی نکاح الرقیق، ج ۱، ص ۳۳۵

④ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب التاسع فی نکاح الرقیق، ج ۱، ص ۳۳۳

⑤ ..... المرجع السابق، ص ۳۳۴

⑥ "الفتاویٰ الہمدیہ"، کتاب النکاح، الباب التاسع فی نکاح الرقیق، ج ۱، ص ۳۳۴

⑦ المرجع السابق

**مسئلہ ۲۲:** مکاتب نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نکاح فاسد نہ ہوا اور اگر طلاق بائن دیدی پھر نکاح کرنا چاہے تو بغیر اجازت نہیں کر سکتا۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۳:** لوٹنی کا نکاح کر دیا تو مولیٰ پر یہ واجب نہیں کہ اسے شوہر کے حوالے کر دے اور خدمت نہ لے (اور اس کو بتویہ کہتے ہیں۔) ہاں اگر شوہر کے پاس آتی جاتی ہے اور مولیٰ کی خدمت بھی کرتی ہے تو یوں کر سکتی ہے اور شوہر کو موقع ملے تو دہلی کر سکتا ہے اور اگر شوہر نے مہر ادا کر دیا ہے تو مولیٰ پر یہ ضرور ہے کہ اتنا کہہ دے اگر تجھے موقع ملے تو دہلی کر سکتا ہے اور اگر عقد میں بتویہ کی شرط تھی جب بھی مولیٰ پر واجب نہیں۔<sup>(۲)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۲۴:** اگر کنیز کو اس کے شوہر کے حوالے کر دیا جب بھی مولیٰ کو اختیار ہے، جب چاہے اس سے خدمت لے اور زمانہ بتویہ میں نفقہ اور رہنے کو مکان شوہر کے ذمہ ہے اور اگر مولیٰ واپس لے تو مولیٰ پر ہے، شوہر سے ساقط ہو گیا اور اگر خود کسی کسی وقت اپنے آقا کا کام کر جاتی ہے، مولیٰ نے حکم نہیں دیا ہے تو نفقہ وغیرہ شوہر ہی پر ہے۔ یوہیں اگر مولیٰ دن میں کام لیتا ہے مگر رات کو شوہر کے مکان پر بھیج دیتا ہے جب بھی نفقہ شوہر پر ہے۔<sup>(۳)</sup> (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲۵:** زمانہ بتویہ میں طلاق بائن دی تو نفقہ وغیرہ شوہر کے ذمہ ہے اور واپس لینے کے بعد دی تو مولیٰ پر۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۶:** جس کنیز کا نکاح کر دیا اسے سفر میں لے جانا چاہتا ہے، تو مطلقاً اسے اختیار ہے اگرچہ شوہر منع کرے بلکہ اگرچہ شوہر نے پورا مہر دے دیا ہو۔<sup>(۵)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۲۷:** جس کنیز سے دہلی کرتا ہے اب اس کا نکاح کرنا چاہتا ہے تو استبراء واجب ہے، اگر نکاح کر دیا اور چھ مہینے سے کم میں بچہ پیدا ہوا تو بچہ مولیٰ کا قرار دیا جائے گا یعنی جبکہ وہ کنیز ام ولد ہو اور مولیٰ نے انکار نہ کیا ہو اور ام ولد نہ ہو تو وہ بچہ مولیٰ کا اس وقت ہے جب اس نے دعویٰ کیا ہو اور اگر لاعلمی میں نکاح کیا تو بہر صورت نکاح فاسد ہے۔ شوہر نے دہلی کی ہے تو مہر واجب ہے، ورنہ نہیں اور دانستہ<sup>(۶)</sup> نکاح کر دیا تو نکاح ہو جائے گا۔<sup>(۷)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

① "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب التاسع فی نکاح الرقیق، ج ۱، ص ۳۳۴۔

② "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج ۴، ص ۳۲۷ - ۳۲۹۔

③ المرجع السابق، ص ۳۲۹، وغیرہ۔

④ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب التاسع فی نکاح الرقیق، ج ۱، ص ۳۳۵۔

⑤ "الدرالمختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب فی الفرق بین الادن والاحازہ، ج ۴، ص ۳۲۹۔

⑥ "الدرالمختار" و "ردالمختار"، المرجع السابق، ص ۳۳۰۔

**مسئلہ ۲۸:** کنیز کا نکاح کر دیا تو اس سے جو بچہ پیدا ہوگا، وہ آزاد نہیں مگر جبکہ نکاح میں آزادی کی شرط لگادی ہو تو اس نکاح سے جتنی اولادیں پیدا ہوئیں آزاد ہیں اور اگر طلاق دے کر پھر نکاح کیا تو اس نکاح ثانی کی اولاد آزاد نہیں۔<sup>(۱)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۲۹:** کنیز کا نکاح کر دیا اور وطی سے پہلے مولیٰ نے اس کو مار ڈالا، اگرچہ خطہ قتل واقع ہوا تو مہر ساقط ہو گیا جبکہ وہ مولیٰ عاقل بالغ ہو اور اگر لوٹھی نے خودکشی کی یا مرتدہ ہو گئی یا اس نے اپنے شوہر کے بیٹے کا بشہوت بوسہ لیا یا شوہر کی وطی کے بعد مولیٰ نے قتل کیا تو ان صورتوں میں مہر ساقط نہیں۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۳۰:** وطی کرنے میں اگر انزال باہر کرنا چاہتا ہے تو اس میں اجازت کی ضرورت ہے، اگر عورت حزنہ یا مکاتبہ ہے تو خود اسکی اجازت سے اور کنیز بالغہ ہے تو مولیٰ کی اجازت سے اور اپنی کنیز سے وطی کی تو اصلاً اجازت کی حاجت نہیں۔<sup>(۳)</sup> (در مختار وغیرہ)

**مسئلہ ۳۱:** کنیز جو کسی کے نکاح میں ہے اگرچہ اس کا شوہر آزاد ہو جب وہ آزاد ہوگی، تو اسے اختیار ہے چاہے اپنے نفس کو اختیار کرے تو نکاح فسخ ہو جائے گا اور وطی نہ ہوئی ہو تو مہر بھی نہیں اور چاہے شوہر کو اختیار کرے تو نکاح برقرار رہے گا اور نابالغہ ہے تو وقت بلوغ اسے یہ اختیار ہوگا کہ اپنے نفس کو اختیار کرے یا شوہر کو۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۳۲:** خیابہ حق سے نکاح فسخ ہونا حکم قاضی پر موقوف نہیں اور اگر آزادی کی خبر سن کر ساکت رہی تو خیار<sup>(۵)</sup> باطل نہ ہوگا، جب تک کوئی فعل ایسا نہ پایا جاوے جس سے نکاح کا اختیار کرنا سمجھا جائے اور مجلس سے اٹھ کھڑی ہوئی تو اب اختیار نہ رہا اور اگر اب یہ کہتی ہے کہ مجھے یہ مسئلہ معلوم نہ تھا کہ آزادی کے بعد اختیار ملتا ہے تو اس کا یہ جہل عذر قرار دیا جائے گا، لہذا مسئلہ معلوم ہونے کے بعد اپنے نفس کو اختیار کیا نکاح فسخ ہو گیا اور یہ اختیار صرف باندی کے لیے ہے، غلام کو نہیں اور خیار بلوغ یعنی نابالغ کا نکاح اگر اس کے باپ یا دادا کے سوا کسی اور ولی نے کیا ہو تو وقت بلوغ اسے فسخ نکاح کا اختیار ملتا ہے مگر خیار بلوغ سے نکاح فسخ ہونا حکم قاضی پر موقوف ہے اور بالغ ہوتے وقت اگر سکوت کیا تو خیار جاتا رہا، جبکہ نکاح کا علم ہو اور یہ آخر مجلس تک نہیں رہتا بلکہ فوراً فسخ کرے تو فسخ ہوگا ورنہ نہیں اور اس میں جہل عذر نہیں اور خیار بلوغ عورت و مرد دونوں کے لیے حاصل۔<sup>(۶)</sup> (خانہ وغیرہ)

① "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقيق، ج ۴، ص ۳۲۷.

② "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقيق، ج ۴، ص ۳۲۷.

③ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقيق، ج ۴، ص ۳۲۳ - ۳۳۵، وغیرہ.

④ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقيق، ج ۴، ص ۳۲۶.

⑤ اختیار۔

⑥ "الفتاویٰ الخبابة"، کتاب النکاح، فصل فی الاولیاء، ج ۱، ص ۳۵۷، وغیرہ.

**مسئلہ ۳۳:** نکاح کنیز کی خوشی سے ہوا تھا، جب بھی خیارِ حق اسے حاصل ہے اور اگر بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا تھا اور مولیٰ نے نہ اجازت دی، نہ رد کیا اور آزاد کر دیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور خیارِ حق نہیں ہے۔<sup>(۱)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۳۴:** بیٹے کی کنیز سے نکاح کیا اور اس سے اولاد ہوئی تو یہ اولاد اپنے بھائی کی طرف سے آزاد ہے مگر وہ کنیز ام ولد نہ ہوئی۔ یوں اگر باپ کی کنیز سے نکاح کیا تو اولاد باپ کی طرف سے آزاد ہوگی اور کنیز ام ولد نہیں۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۳۵:** بیٹے کی باندی سے وطی کی اور اولاد نہ ہوئی تو عقر واجب ہے اور وطی حرام ہے اور عقر یہ ہے کہ صرف باعتبار جمل جو اس کی مثل کا مہر ہونا چاہیے، وہ دینا ہوگا اور اولاد ہوئی اور باپ نے اس کا دعویٰ بھی کیا اور وہ باپ خُر، مسلم، عاقل ہو تو نسب ثابت ہو جائے گا بشرطیکہ وقتِ وطی سے وقتِ دعویٰ تک لڑکا اس کنیز کا مالک رہے اور کنیز باپ کی ام ولد ہو جائے گی اور اوراد آزاد اور باپ کنیز کی قیمت لڑکے کو دے، عقر اور اولاد کی قیمت نہیں اور اگر اس درمیان میں لڑکے نے اس کنیز کو اپنے بھائی کے ہاتھ بیچ ڈالا، جب بھی نسب ثابت ہوگا اور یہی احکام ہوں گے۔ لڑکے نے اپنی ام ولد کی اولاد کی نفی کر دی یعنی یہ کہ یہ میری نہیں اور باپ نے دعویٰ کیا کہ یہ میری اولاد ہے یا لڑکے کی مدد برہ یا مکاحجہ کی اولاد کا باپ نے دعویٰ کیا تو ان سب صورتوں میں محض باپ کے دعویٰ کرنے سے نسب ثابت نہ ہوگا جب تک لڑکا باپ کی تصدیق نہ کرے۔<sup>(۳)</sup> (درمختار، ردالمحتار)

**مسئلہ ۳۶:** دادا باپ کے حکم میں ہے جبکہ باپ مر چکا ہو یا کافر یا مجنون یا غلام ہو بشرطیکہ وقتِ علق سے<sup>(۴)</sup> وقتِ دعویٰ تک دادا کو ولایت حاصل ہو۔<sup>(۵)</sup> (درمختار)

## نکاح کافر کا بیان

زہری نے مسئلہ روایت کی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے زمانہ میں کچھ عورتیں اسلام لائیں اور ان کے شوہر کافر تھے پھر جب شوہر بھی مسلمان ہو گئے، تو اسی پہلے نکاح کے ساتھ یہ عورتیں ان کو واپس کی گئیں۔<sup>(۶)</sup> یعنی جدید نکاح نہ کیا گیا۔

**مسئلہ:** جس قسم کا نکاح مسلمانوں میں جائز ہے اگر اُس طرح کافر نکاح کریں تو ان کا نکاح بھی صحیح ہے مگر بعض اس

① "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج ۴، ص ۳۳۹

② "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، ابواب التاسع فی نکاح الرقیق، ج ۱، ص ۳۳۶

③ "الدر المختار" و "ردالمحتار"، کتاب النکاح، مطلب فی حکم اسقاط الحمل، ج ۴، ص ۳۴۰-۳۴۳

④ یعنی حاملہ ہونے کے وقت سے۔

⑤ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الرقیق، ج ۴، ص ۳۴۳

⑥ انظر: "کنز العمال"، کتاب النکاح، رقم: ۴۵۸۴۲، ج ۱۶، ص ۲۳۰

قسم کے نکاح ہیں جو مسلمان کے لیے ناجائز اور کافر کر لے تو ہو جائے گا۔ اس کی صورت یہ ہے کہ نکاح کی کوئی شرط مفقود ہو، مثلاً بغیر گواہ نکاح ہو یا عورت کافر کی عدت میں تھی، اس سے نکاح کیا مگر شرط یہ ہے کہ کفر ایسے نکاح کے جائز ہونے کے معتقد ہوں۔ پھر ایسے نکاح کے بعد اگر دونوں مسلمان ہو گئے تو اسی نکاح سابق پر باقی رکھے جائیں<sup>(۱)</sup> جدید نکاح کی حاجت نہیں۔ یوہیں اگر قاضی کے پاس مقدمہ دائر کیا تو قاضی تفریق نہ کرے گا۔<sup>(۲)</sup> (در مختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲:** کافر نے محارم سے نکاح کیا، اگر ایسا نکاح ان لوگوں میں جائز ہو تو نکاح کے لوازم نفقہ وغیرہ ثابت ہو جائیں گے مگر ایک دوسرے کا وارث نہ ہوگا اور اگر دونوں اسلام لائے یا ایک تو تفریق کر دی جائے گی۔ یوہیں اگر قاضی یا کسی مسلمان کے پاس دونوں نے اس کا مقدمہ پیش کیا تو تفریق کر دے گا اور ایک نے کیا تو نہیں۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری وغیرہ)

**مسئلہ ۳:** دو بہنوں کے ساتھ ایک عقد میں نکاح کیا، پھر ایک کو جدا کر دیا پھر مسلمان ہوا تو جو باقی ہے اس کا نکاح صحیح ہے، اسی نکاح پر برقرار رکھے جائیں اور جدا نہ کیا ہو تو دونوں باطل اور اگر دو عقد کے ساتھ نکاح ہوا تو پہلی کا صحیح ہے، دوسری کا باطل۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۴:** کافر نے عورت کو تین طلاقیں دیدیں، پھر اس کے ساتھ بدستور رہتا رہتا اس سے دوسرے نے نکاح کیا، نہ اس نے دوبارہ نکاح کیا یا عورت نے خلع کر لیا اور بعد خلع بغیر تجدید نکاح بدستور رہا کی تو ان دونوں صورتوں میں قاضی تفریق کر دے گا اگرچہ نہ مسلمان ہوا، نہ قاضی کے پاس مقدمہ آیا اور اگر تین طلاقیں دینے کے بعد عورت کا دوسرے سے نکاح نہ ہوا مگر اس شوہر نے تجدید نکاح کی تو تفریق نہ کی جائے۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۵:** کتابیہ سے مسلمان نے نکاح کیا تھا اور طلاق دے دی، ہنوز<sup>(۶)</sup> عدت ختم نہ ہوئی تھی کہ اس سے کسی کافر نے نکاح کیا تو تفریق کر دی جائے۔<sup>(۷)</sup> (در مختار)

**مسئلہ ۶:** زوج و زوجہ دونوں کافر غیر کتابی تھے، ان میں سے ایک مسلمان ہوا تو قاضی دوسرے پر اسام پیش کرے اگر مسلمان ہو گیا فیہا<sup>(۸)</sup> اور انکار یا سکوت کیا تو تفریق کر دے، سکوت کی صورت میں احتیاط یہ ہے کہ تین بار پیش کرے۔ یوہیں یعنی اسی پہلے نکاح پر باقی رکھے جائیں۔

<sup>(۱)</sup> الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۴۷۔ ۳۵۱، وغیرہ

<sup>(۲)</sup> الفتاویٰ الہندیہ، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکفار، ج ۱، ص ۳۳۷، وغیرہ

<sup>(۳)</sup> المرجع السابق۔

<sup>(۴)</sup> الفتاویٰ الہندیہ، المرجع السابق۔

<sup>(۵)</sup> الدر المختار، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۵۲۔

<sup>(۶)</sup> یعنی نکاح سابق پر باقی رکھے جائیں تھے نکاح کی ضرورت نہیں۔

اگر کتابی کی عورت مسلمان ہوگئی تو مرد پر اسلام پیش کیا جائے، اسلام قبول نہ کیا تو تفریق کر دی جائے اور اگر دونوں کتابی ہیں اور مرد مسلمان ہوا تو عورت بدستور اس کی زوجہ ہے۔<sup>(۱)</sup> (عامہ کتب)

**مسئلہ ۷:** نابالغ لڑکا یا لڑکی سمجھ دار ہوں تو ان کا بھی وہی حکم ہے اور نا سمجھ ہوں تو انتظار کیا جائے، جب تمیز آ جائے تو اسلام پیش کیا جائے اور اگر شوہر مجنون ہے تو اس کا انتظار نہ کیا جائے کہ ہوش میں آئے تو اس پر اسلام پیش کریں بلکہ اس کے باپ ماں پر اسلام پیش کریں ان میں جو کوئی مسلمان ہو جائے وہ مجنون اس کا تابع ہے اور مسلمان قرار دیا جائے گا۔ اور اگر کوئی مسلمان نہ ہوا تو تفریق کر دیں اور اگر اس کے والدین نہ ہوں تو قاضی کسی کو اس کے باپ کا وصی قرار دے کر تفریق کر دے۔ یہ سب تفصیل جنون اصلی<sup>(۲)</sup> میں ہے اور اگر وہ پہلے مسلمان تھا تو وہ مسلمان ہی ہے اگرچہ اس کے ماں باپ کافر ہوں۔<sup>(۳)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۸:** شوہر مسلمان ہو گیا اور عورت مجوسیہ تھی اور یہودیہ یا نصرانیہ ہوگئی تو تفریق نہیں۔ یوہیں اگر یہودیہ تھی اب نصرانیہ ہوگئی یا بالعکس تو بدستور زوجہ ہے۔ یوہیں اگر مسلمان کی عورت نصرانیہ تھی، یہودیہ ہوگئی یا یہودیہ تھی، نصرانیہ ہوگئی تو بدستور اس کی عورت ہے۔ یوہیں اگر نصرانی کی عورت مجوسیہ ہوگئی تو وہ اس کی عورت ہے۔<sup>(۴)</sup> (رد المحتار)

**مسئلہ ۹:** یہ تمام صورتیں اس وقت ہیں کہ دارالاسلام میں اسلام قبول کیا ہوا اور اگر دارالحرب میں مسلمان ہوا تو عورت تین حیض گزرنے پر نکاح سے خارج ہوگئی اور حیض نہ آتا ہو تو تین مہینے گزرنے پر۔ کم عمر ہونے کی وجہ سے حیض نہ آتا ہو یا بڑھیا ہوگئی کہ حیض بند ہو گیا اور حاملہ ہو تو وضع حمل سے نکاح جاتا رہا اور یہ تین حیض یا تین مہینے عدت کے نہیں۔<sup>(۵)</sup> (در مختار، رد المحتار)

**مسئلہ ۱۰:** جو جگہ ایسی ہو کہ نہ دارالاسلام ہو، نہ دارالحرب وہ دارالحرب کے حکم میں ہے۔<sup>(۶)</sup> (در مختار) اور اگر وہ جگہ دارالاسلام ہو مگر کافر کا تسلط ہو جیسے آج کل ہندوستان تو اس معاملہ میں یہ بھی دارالحرب کے حکم میں ہے، یعنی تین حیض یا تین مہینے گزرنے پر نکاح سے باہر ہوگی۔

**مسئلہ ۱۱:** ایک دارالاسلام میں آ کر رہنے لگا، دوسرا دارالحرب میں رہا جب بھی عورت نکاح سے باہر ہو جائے گی، مثلاً

① "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۶۰

② نابالغی کی حالت میں جنون ہوا جو کہ بالغ ہونے کے وقت بھی موجود تھا۔

③ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۵۴۔

④ "رد المختار"، کتاب النکاح، مطلب فی الکلام علی ابو ی البی صلی اللہ علیہ وسلم و اہل لہترة، ج ۴، ص ۳۵۴۔

⑤ "الدر المختار" و "رد المختار"، کتاب النکاح، مطلب الصبی والمحوون لیساباھل، إلخ، ج ۴، ص ۳۵۸۔

⑥ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۵۹۔

مسلمان ہو کر یا ذمی بن کر دارالاسلام میں آیا یا یہاں آ کر مسلمان یا ذمی ہو یا قید کر کے دارالحرب سے دارالاسلام میں لایا گیا تو نکاح سے باہر ہوگی اور اگر دونوں ایک ساتھ قید کر کے لائے گئے یا دونوں ایک ساتھ مسلمان یا ذمی بن کر وہاں سے آئے یا یہاں آ کر مسلمان ہوئے یا ذمہ قبول کیا تو نکاح سے باہر نہ ہوگی یا حربی امن لے کر دارالاسلام میں آیا یا مسلمان یا ذمی دارالحرب کو امن دے کر گیا تو عورت نکاح سے باہر نہ ہوگی۔<sup>(۱)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۱۲: باغی کی حکومت سے نکل کر امام برحق کی حکومت میں آیا یا بالعکس تو نکاح پر کوئی اثر نہیں۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۳: مسلمان یا ذمی نے دارالحرب میں حربیہ کتابیہ سے نکاح کیا تھا۔ وہ وہاں سے قید کر کے لائی گئی تو نکاح سے خارج نہ ہوگی۔ یوہیں اگر وہ شوہر سے پہلے خود آئی، جب بھی نکاح باقی ہے اور اگر شوہر پہلے آیا اور عورت بعد میں تو نکاح جاتا رہا۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۴: ہجرت کر کے دارالاسلام میں آئی، مسلمان ہو کر یا ذمی بن کر یا یہاں آ کر مسلمان یا ذمیہ ہوئی تو اگر حاملہ نہ ہو، فوراً نکاح کر سکتی ہے اور حاملہ ہو تو بعد وضع حمل مگر یہ وضع حمل اس کے لیے عدت نہیں۔<sup>(۴)</sup> (درمختار)

مسئلہ ۱۵: کافر نے عورت اور اس کی لڑکی دونوں سے نکاح کیا، اب مسلمان ہوا، اگر ایک عقد میں نکاح ہوا تو دونوں کا باطل اور علیحدہ علیحدہ نکاح کیا اور دخول کسی سے نہ ہوا تو پہلا نکاح صحیح ہے دوسرا باطل اور دونوں سے وطی کر لی ہے تو دونوں باطل اور اگر پہلے ایک سے نکاح ہوا اور دخول بھی ہو گیا، اس کے بعد دوسری سے نکاح کیا تو پہلا جائز دوسرا باطل اور اگر پہلی سے صحبت نہ کی، مگر دوسری سے کی تو دونوں باطل، مگر جبکہ پہلی عورت ماں ہو اور دوسری اسکی بیٹی اور فقط اس دوسری سے وطی کی تو اس لڑکی سے پھر نکاح کر سکتا ہے اور اس کی ماں سے نہیں۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

مسئلہ ۱۶: عورت مسلمان ہوئی اور شوہر پر اسلام پیش کیا گیا، اس نے اسلام لانے سے انکار یا سکوت کیا تو تفریق کی جائے گی اور یہ تفریق طلاق قرار دی جائے، یعنی اگر بعد میں مسلمان ہوا اور اسی عورت سے نکاح کیا تو اب دو ہی طلاق کا مالک رہے گا، کہ منجملہ تین طلاقیں کے ایک پہلے ہو چکی ہے اور یہ طلاق بائن ہے اگرچہ دخول ہو چکا ہو یعنی اگر مسلمان ہو کر

① "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۵۸.

② "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکفار، ج ۱، ص ۳۳۸.

③ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکفار، ج ۱، ص ۳۳۸.

④ "الدرالمختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۶۱.

⑤ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکفار، ج ۱، ص ۳۳۹.

رجعت کرنا چاہے تو نہیں کر سکتا، بلکہ جدید نکاح کرنا ہوگا اور دخول ہو چکا ہو تو عورت پر عدت واجب ہے اور عدت کا نفقہ شوہر سے لے گی اور پورا مہر شوہر سے لے سکتی ہے اور قبل دخول ہو تو نصف مہر واجب ہوا اور عدت نہیں اور اگر شوہر مسلمان ہوا اور عورت نے انکار کیا تو تفریق فسخ نکاح ہے، کہ عورت کی جانب سے طلاق نہیں ہو سکتی ہے پھر اگر وطی ہو چکی ہے تو پورا مہر لے سکتی ہے ورنہ کچھ نہیں۔<sup>(۱)</sup> (درمختار، بحر)

**مسئلہ ۱۷:** زن وشوئیس سے کوئی معاذ اللہ مرتد ہو گیا تو نکاح فوراً ٹوٹ گیا اور یہ فسخ ہے طلاق نہیں، عورت موطوءہ<sup>(۲)</sup> ہے تو مہر بہر حال پورا لے سکتی ہے اور غیر موطوءہ ہے تو اگر عورت مرتد ہوئی کچھ نہ پائے گی اور شوہر مرتد ہوا تو نصف مہر لے سکتی ہے اور عورت مرتد ہوئی اور زمانہ عدت میں مرگئی اور شوہر مسلمان ہے تو ترکہ پائے گا۔<sup>(۳)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۱۸:** دونوں ایک ساتھ مرتد ہو گئے پھر مسلمان ہوئے تو پہلا نکاح باقی رہا اور اگر دونوں میں ایک پہلے مسلمان ہوا پھر دوسرا تو نکاح جاتا رہا اور اگر یہ معلوم نہ ہو کہ پہلے کون مرتد ہوا تو دونوں کا مرتد ہونا ایک ساتھ قرار دیا جائے۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۹:** عورت مرتد ہو گئی تو اسلام لانے پر مجبور کی جائے یعنی اسے قید میں رکھیں، یہاں تک کہ مرجائے یا اسلام مانے اور جدید نکاح ہو تو مہر بہت تھوڑا رکھا جائے۔<sup>(۵)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۲۰:** عورت نے زبان سے کلمہ کفر جاری کیا تا کہ شوہر سے پیچھے چھوٹے یا اس لیے کہ دوسرا نکاح ہوگا تو اس کا مہر بھی وصول کرے گی تو ہر قاضی کو اختیار ہے کہ کم سے کم مہر پر اسی شوہر کے ساتھ نکاح کر دے، عورت راضی ہو یا ناراض اور عورت کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ دوسرے سے نکاح کر لے۔<sup>(۶)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۱:** مسلمان کے نکاح میں کتابیہ عورت تھی اور مرتد ہو گیا، یہ عورت بھی اس کے نکاح سے باہر ہو گئی۔<sup>(۷)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۲:** بچہ اپنے باپ ماں میں اس کا تابع ہوگا جس کا دین بہتر ہو، مثلاً اگر کوئی مسلمان ہوا تو اولاد مسلمان ہے،

① "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۵۴۔

② ایسی عورت جس سے محبت کی گئی ہو۔

③ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۶۲۔

④ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکفار، ج ۱، ص ۳۳۹۔

⑤ "الدر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۶۳۔

⑥ "الفتاویٰ الہندیہ"، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکفار، ج ۱، ص ۳۳۹۔

⑦ المرجع السابق۔



ہاں اگر بچہ دار الحرب میں ہے اور اس کا باپ دارالاسلام میں مسلمان ہوا تو اس صورت میں اس کا تابع نہ ہوگا اور اگر ایک کتابی ہے، دوسرا مجوسی یا بت پرست تو بچہ کتابی قرار دیا جائے۔<sup>(۱)</sup> (عامہ کتب)

**مسئلہ ۲۳:** مسلمان کا کسی لڑکی سے نکاح ہوا اور اس لڑکی کے والدین مسلمان تھے، پھر مرتد ہو گئے تو وہ لڑکی نکاح سے باہر نہ ہوئی اور اگر لڑکی کے والدین مرتد ہو کر لڑکی کو لے کر دارالحرب کو چلے گئے تو اب باہر ہو گئی اور اگر اس کے والدین میں سے کوئی حالت اسلام میں مرچکا ہے یا مرتد ہونے کی حالت میں مرا پھر دوسرا مرتد ہو کر لڑکی کو دارالحرب میں لے گیا تو باہر نہ ہوئی۔ خلاصہ یہ کہ والدین کے مرتد ہونے سے چھوٹے بچے مرتد نہ ہوں گے، جب تک دونوں مرتد ہو کر اسے دارالحرب کو نہ لے جائیں۔ نیز یہ کہ ایک مرگیا تو دوسرے کے تابع نہ ہوں گے اگرچہ یہ مرتد ہو کر دارالحرب کو لے جائے اور تابع ہونے میں یہ شرط ہے کہ خود وہ بچہ اس قابل نہ ہو کہ اسلام و کفر میں تمیز کر سکے اور سمجھ وال ہے تو اسلام و کفر میں کسی کا تابع نہیں۔

مجنون بھی بچہ ہی کے حکم میں ہے کہ وہ تابع قرار دیا جائے گا، جبکہ جنون اصلی ہو اور بلوغ سے پہلے یا بعد بلوغ مسلمان تھا پھر مجنون ہو گیا تو کسی کا تابع نہیں، بلکہ یہ مسلمان ہے۔ بوہرے کا بھی یہی حکم ہے، کہ اصلی ہے تو تابع اور عارضی ہے تو نہیں۔<sup>(۲)</sup> (عالمگیری، درمختار وغیرہا)

**مسئلہ ۲۴:** بالغ ہو اور سمجھ بھی رکھتا ہو مگر اسلام سے واقف نہیں تو مسلمان نہیں یعنی جبکہ ایمان اجمالی بھی نہ ہو۔

**مسئلہ ۲۵:** مرتد و مرتدہ کا نکاح کسی سے نہیں ہو سکتا، نہ مسلمان سے، نہ کافر سے، نہ مرتدہ و مرتد سے۔<sup>(۳)</sup> (درمختار)

**مسئلہ ۲۶:** زبان سے کلمہ کفر نکلا، اس نے تجہید اسلام و تجہید نکاح کی، اگر معاذ اللہ کئی بار پوہیں ہو واجب بھی اسے حلالہ کی اجازت نہیں۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۲۷:** نشہ والا جس کی عقل جاتی رہی اور زبان سے کلمہ کفر نکلا تو عورت نکاح سے باہر نہ ہوئی۔<sup>(۵)</sup> (عالمگیری)

مگر تجہید نکاح کجائے۔

① "اندر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۶۷-۳۶۹، وغیرہ.

② "اندر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۱.

③ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکفار، ج ۱، ص ۳۳۹-۳۴۰، وغیرہما.

④ "اندر المختار"، کتاب النکاح، باب نکاح الکافر، ج ۴، ص ۳۷۲.

⑤ "افتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب العاشر فی نکاح الکفار، ج ۱، ص ۳۴۰.

⑥ ... المرجع السابق

## باری مقرر کرنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

﴿فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُعْبَدُوا إِلَّا هُوَ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۖ ذَلِكَ آدَنَىٰ آلَتَعُولُوا ۝﴾ (1)

اگر تمہیں خوف ہو کہ عدل نہ کرو گے تو ایک ہی سے نکاح کرو یا وہ باندیاں جن کے تم مالک ہو، یہ زیادہ قریب ہے اس سے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔

اور فرماتا ہے:

﴿وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْبُدُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ عَصَرْتُمْ فَلَا تَيَسَّرُوا لِكُلِّ أَلِيلٍ مُقْتَرَبَةٍ كَمَا كُنْتُمْ مُنْجَلِبِينَ ۖ﴾

﴿وَإِنْ تُضِلُّوا أَوْ تَنَسَوْا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ عَفُوفًا مَرِيضًا﴾ (2)

تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو، اگرچہ حرص کرو تو یہ تو نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ اور دوسری کو لگتی چھوڑ دو اور اگر نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ (عزوجل) بخشنے والا مہربان ہے۔

حدیث ۱: امام احمد و ابوداؤد و نسائی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فرمایا: ”جس کی دو عورتیں ہوں، ان میں ایک کی طرف مائل ہو تو قیامت کے دن اس طرح حاضر ہوگا کہ اس کا آدھا دھڑ مائل ہوگا۔“ (3)

ترمذی اور حاکم کی روایت ہے، کہ ”اگر دونوں میں عدل نہ کرے گا تو قیامت کے دن حاضر ہوگا، اس طرح پر کہ آدھا

دھڑ ساقط (بیکار) ہوگا۔“ (4)

حدیث ۲: ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باری میں عدل فرماتے اور کہتے: ”الہی! میں جس کا مالک ہوں، اس میں میں نے یہ تقسیم کر دی اور جس کا مالک تو ہے میں مالک نہیں (یعنی محبت قلب) اس میں ملامت نہ فرما۔“ (5)

۱ پ ۴، النساء: ۳

۲ پ ۵، النساء: ۱۲۹۔

۳ ”سنن أبي داود“، كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء، الحديث: ۲۱۳۳، ج ۲، ص ۳۵۲۔

۴ ”جامع الترمذی“، أبواب النكاح، باب ما جاء في التسوية بين الصرائر، الحديث: ۱۱۴۴، ج ۲، ص ۳۷۵۔

۵ ”سنن أبي داود“، كتاب النكاح، باب في القسم بين النساء، الحديث: ۲۱۳۴، ج ۲، ص ۳۵۳۔

**حدیث ۳:** صحیح مسلم میں عبد اللہ بن عمرو (۱) رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیشک عدل کرنے والے اللہ (عزوجل) کے نزدیک رحمن کی دہنی طرف نور کے منبر پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دہنے ہیں، وہ لوگ جو حکم کرتے اور اپنے گھروالوں میں عدل کرتے ہیں۔“ (2)

**حدیث ۴:** صحیحین میں ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سفر کا ارادہ فرماتے تو ازواج مطہرات میں قرعہ ڈالتے، جن کا قرعہ نکلتا انھیں اپنے ساتھ لے جاتے۔“ (3)

## مسائل فقہیہ

جس کی دو یا تین یا چار عورتیں ہوں اس پر عدل فرض ہے، یعنی جو چیزیں اختیاری ہوں، اُن میں سب عورتوں کا یکساں لحاظ کرے یعنی ہر ایک کو اس کا پورا حق ادا کرے۔ پوشاک (4) اور نان نفقہ اور رہنے سہنے میں سب کے حقوق پورے ادا کرے اور جو بات اس کے اختیار کی نہیں اس میں مجبور و معذور ہے، مثلاً ایک کی زیادہ محبت ہے، دوسری کی کم۔ یوہیں جماع سب کے ساتھ برابر ہونا بھی ضروری نہیں۔ (5) (درمختار)

**مسئلہ ۱:** ایک مرتبہ جماع قضاء واجب ہے اور دیا بیڑ یہ حکم ہے کہ گاہے گاہے (6) کرتا رہے اور اس کے لیے کوئی حد مقرر نہیں مگر اتنا تو ہو کہ عورت کی نظر اوروں کی طرف نہ اٹھے اور اتنی کثرت بھی جائز نہیں کہ عورت کو ضرر پہنچے اور یہ اس کے بچہ (7) اور قوت کے اعتبار سے مختلف ہے۔ (8) (درمختار وغیرہ)

**مسئلہ ۲:** ایک بی بی بی ہے مگر مرد اس کے پاس نہیں رہتا بلکہ نماز روزہ میں مشغول رہتا ہے، تو عورت شوہر سے مطالبہ کر سکتی ہے اور اسے حکم دیا جائے گا کہ عورت کے پاس بھی رہا کرے، کہ حدیث میں فرمایا: ((وَإِنْ لَزَوْجَكَ عَلَيْكَ

۱۔ بہار شریعت کے نسخوں میں اس مقام پر ”عبد اللہ بن عمر“ رضی اللہ تعالیٰ عنہما لکھا ہے، جو کتابت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ حدیث پاک ”صحیح مسلم“ میں حضرت سیدنا ”عبد اللہ بن عمرو“ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، لہذا اسی وجہ سے ہم نے درست کر دیا ہے۔ علمینہ

۲۔ ”صحیح مسلم“، کتاب الامارۃ، باب فضیلة الامیر العادل۔ إلح، الحدیث: ۱۸۲۷، ص ۱۰۱۵۔

۳۔ ”صحیح البخاری“، کتاب الشهادات، باب الفرعة فی المشكلات، الحدیث ۲۶۸۸، ج ۲، ص ۲۰۸۔

۴۔ ہاں۔

۵۔ ”الدر المختار“، کتاب النکاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۷۵۔

۶۔ یعنی کبھی کبھی۔

۷۔ ”الدر المختار“، کتاب النکاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۷۶، وغیرہ

حَقًّا)) (۱) ”تیری بی بی کا تجھ پر حق ہے۔“ روزِ مَرۃ شبِ بیداری اور روزے رکھنے میں اس کا حق تلف ہوتا ہے۔ رہا یہ کہ اس کے پاس رہنے کی کیا میعاد ہے اس کے متعلق ایک روایت یہ ہے، کہ چار دن میں ایک دن اس کے لیے اور تین دن عبادت کے لیے۔ اور صحیح یہ ہے کہ اسے حکم دیا جائے کہ عورت کا بھی لحاظ رکھے، اس کے لیے بھی کچھ وقت دے اور اس کی مقدار شوہر کے متعلق ہے۔ (۲) (جوہرہ، خانیہ)

مسئلہ ۳: نئی اور پرانی، کو آری اور شیب، تندرست اور بیمار، حاملہ اور غیر حاملہ اور وہ نابالغہ جو قابلِ وطی ہو، حیض و نفاس والی اور جس سے ایلا یا ظہار کیا ہو اور جس کو طلاق رجعی دی اور رجعت کا ارادہ ہو اور احرام والی اور وہ مجنونہ جس سے ایذا کا خوف نہ ہو، مسئلہ اور کتابیہ سب برابر ہیں، سب کی باریاں برابر ہوں گی۔ یوہیں مرد عنین (۳) ہو یا نختی (۴)، مریض ہو یا تندرست، بالغ ہو یا نابالغ قابلِ وطی ان سب کا ایک حکم ہے۔ (۵) (عالمگیری)

مسئلہ ۴: ایک زوجہ کنیز ہے دوسری حرہ تو آزاد کے لیے دو دن اور دو راتیں اور کنیز کے لیے ایک دن رات اور اگر اس عورت کے پاس جو کنیز ہے، ایک دن رات رہ چکا تھا کہ آزاد ہو گئی تو حرہ کے پاس چلا جائے۔ یوہیں حرہ کے پاس ایک دن رات رہ چکا تھا اب کنیز آزاد ہو گئی، تو کنیز کے پاس چلا جائے کہ اب اس کے یہاں دو دن رہنے کی کوئی وجہ نہیں، جو کنیز اس کی ملک میں ہے اس کے لیے باری نہیں۔ (۶) (عالمگیری)

مسئلہ ۵: باری میں رات کا اعتبار ہے لہذا ایک کی رات میں دوسری کے یہاں بلا ضرورت نہیں جا سکتا۔ دن میں کسی حاجت کے لیے جا سکتا ہے اور دوسری بیمار ہے تو اس کے پوچھنے کو رات میں بھی جا سکتا ہے اور مرض شدید ہے تو اس کے یہاں رہ بھی سکتا ہے یعنی جب اس کے یہاں کوئی ایسا نہ ہو جس سے اس کا جی بیلے اور تہ رداری کرے۔ ایک کی باری میں دوسری سے

① ”صحيح البخاري“، كتاب النكاح، باب لزوجت عليك حق، الحديث ۵۱۹۹، ج ۳، ص ۴۶۳

② ... ”الحوہرۃ النيرة“، كتاب النكاح، الحز الثاني، ص ۳۳.

③ و ”الفتاوى الحنابلة“، كتاب النكاح، فصل في القسم، ج ۱، ص ۲۰۱.

④ ... یعنی نامرد۔

⑤ یعنی وہ شخص جس کے خبیہ نہ ہوں یا نکال دیئے گئے ہوں۔

⑥ ”الفتاوى الهدية“، كتاب النكاح، الباب الحادی عشر في القسم، ج ۱، ص ۳۴۰.

⑦ ... المرجع السابق .

دن میں بھی جماع نہیں کر سکتا۔<sup>(۱)</sup> (جو ہرہ نہیہ)

مسئلہ ۶: رات میں کام کرتا ہے مثلاً پہرہ دینے پر نوکر ہے تو باریاں دن کی مقرر کرے۔<sup>(۲)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۷: ایک عورت کے یہاں آفتاب کے غروب کے بعد آیا۔ دوسری کے یہاں بعد عشا تو باری کے خلاف ہوا۔ یعنی رات کا حصہ دونوں کے پاس برابر صرف کرنا چاہیے۔ رہا دن اس میں برابری ضروری نہیں ایک کے پاس دن کا زیادہ حصہ گزرا، دوسری کے پاس کم تو اس میں حرج نہیں۔<sup>(۳)</sup> (رد المحتار)

مسئلہ ۸: شوہر بیمار ہوا اور عورتوں کے مکانات سکونت کے علاوہ بھی اس کا کوئی مکان ہے۔ اور اسی گھر میں ہے تو ہر ایک کو اس کی باری پر اس مکان میں بلائے اور اگر ان میں سے کسی کے مکان میں ہے تو دوسری کی باری میں اس کے مکان پر چلا جائے۔ اور اگر اتنی طاقت نہیں کہ دوسری کے یہاں جائے تو صحت کے بعد دوسری کے یہاں اتنے ہی دن ٹھہرے جتنے دن بیماری میں اس کے یہاں تھا۔<sup>(۴)</sup> (در مختار)

مسئلہ ۹: یہ اختیار شوہر کو ہے کہ ایک ایک دن کی باری مقرر کرے یا تین تین دن کی بلکہ ایک ایک ہفتہ کی بھی مقرر کر سکتا ہے اور یہ بھی شوہر ہی کو اختیار ہے کہ شروع کس کے پاس سے کرے ایک ہفتہ سے زیادہ نہ رہے۔ اور اگر ایک کے پاس جو مقرر کیا ہے اس سے زیادہ رہا تو دوسری کے پاس بھی اتنے ہی دنوں رہے۔<sup>(۵)</sup> (در مختار، رد المحتار)

مسئلہ ۱۰: جب سب عورتوں کی باریاں پوری ہو گئیں تو کچھ دنوں ان میں کسی کے پاس نہ رہنے بلکہ کسی کنیز کے پاس رہنے یا تنہا رہنے کا شوہر کو اختیار ہے یعنی یہ ضرور نہیں کہ ہمیشہ کسی نہ کسی کے یہاں رہے۔<sup>(۶)</sup> (رد المحتار)

مسئلہ ۱۱: ایک عورت کے پاس مہینے بھر رہا اور دوسری کے پاس نہ رہا۔ اس نے دعویٰ کیا تو آئندہ کے لیے قاضی حکم دے گا کہ دونوں کے پاس برابر برابر رہے اور پہلے جو ایک مہینہ رہ چکا ہے اس کا معاوضہ نہیں اگرچہ عدل نہ کرنے سے گنہگار ہوا اور قاضی کے منع کرنے پر بھی نہ مانے تو سزا کا مستحق ہے۔<sup>(۷)</sup> (در مختار)

① .... "الحوہرة النيرة"، كتاب النكاح، المحرر الثاني، ص ۳۲.

② .... "الدر المختار"، كتاب النكاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۸۵.

③ "رد المختار"، كتاب النكاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۸۳.

④ "الدر المختار" و "رد المختار"، كتاب النكاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۸۳.

⑤ "الدر المختار" و "رد المختار"، كتاب النكاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۸۳.

⑥ .... "رد المختار"، كتاب النكاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۸۵.

⑦ "الدر المختار"، كتاب النكاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۸۰.

**مسئلہ ۱۲:** سفر کو جانے میں باری نہیں بلکہ شوہر کو اختیار ہے جسے چاہے اپنے ساتھ لے جائے اور بہتر یہ ہے کہ قرعہ ڈالے جس کے نام کا قرعہ نکلے اسے لے جائے اور سفر سے واپسی کے بعد اور عورتوں کو یہ حق نہیں کہ اس کا مطالبہ کریں کہ جتنے دن سفر میں رہا۔ اتنے ہی اتنے دنوں ان باقیوں کے پاس رہے بلکہ اب سے باری مقرر ہوگی۔<sup>(۱)</sup> (جوہرہ) سفر سے مراد شرعی سفر ہے جس کا بیان نماز میں گزرا۔ عرف میں پردیس میں رہنے کو بھی سفر کہتے ہیں یہ مراد نہیں۔

**مسئلہ ۱۳:** عورت کو اختیار ہے کہ اپنی باری سؤت<sup>(۲)</sup> کو ہیہ کر دے اور ہیہ کرنے کے بعد واپس لینا چاہے تو واپس لے سکتی ہے۔<sup>(۳)</sup> (جوہرہ وغیرہا)

**مسئلہ ۱۴:** دو عورتوں سے نکاح کیا اس شرط پر کہ ایک کے یہاں زیادہ رہے گا یہ عورت نے کچھ مال دیا یا مہر میں سے کچھ کم کر دیا کہ اس کے پاس زیادہ رہے یا شوہر نے ایک کو مال دیا کہ وہ اپنی باری سؤت کو دے دے یا ایک عورت نے دوسری کو مال دیا کہ یہ اپنی باری اسے دے دے یہ سب صورتیں باطل ہیں اور جو مال دیا ہے واپس ہوگا۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۵:** وطی و بوسہ ہر قسم کے تمتع سب عورتوں کے ساتھ یکساں کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔<sup>(۵)</sup> (فتح القدیر)

**مسئلہ ۱۶:** ایک مکان میں دو یا چند عورتوں کو اکٹھا نہ کرے اور اگر عورتیں ایک مکان میں رہنے پر خود راضی ہوں تو رہ سکتی ہیں مگر ایک کے سامنے دوسری سے وطی نہ کرے اگر ایسے موقع پر عورت نے انکار کر دیا، تو نافرمان نہیں قرار دی جائے گی۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری)

**مسئلہ ۱۷:** عورت کو جنابت و حیض و نفاس کے بعد نہانے پر مجبور کر سکتا ہے مگر عورت کتابیہ ہو تو جبر نہیں۔ خوشبو استعمال کرنے اور موئے زیر ناف<sup>(۷)</sup> صاف کرنے پر بھی مجبور کر سکتا ہے اور جس چیز کی بو سے اسے نفرت ہے مثلاً کچا ہسن، کچی پیاز، مولی وغیرہ کھانے، تمب کو کھانے، پیئے کو منع کر سکتا ہے بلکہ ہر مباح چیز جس سے شوہر منع کرے عورت کو اس کا ماننا واجب۔<sup>(۸)</sup> (عالمگیری، رد المحتار)

① "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب النکاح، الحز الثانی، ص ۳۳.

② یعنی ایک خاوند کی دو یا زیادہ بیویاں آپس میں ایک دوسرے کی سؤت کہلاتی ہیں۔

③ "الحوہرۃ النیرۃ"، کتاب النکاح، الحز الثانی، ص ۳۳، وغیرہا.

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، ابواب الحادی عشر فی القسم، ۱، ص ۳۴۱.

⑤ "فتح القدیر"، کتاب النکاح، باب القسم، ج ۳، ص ۳۰۲.

⑥ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، ابواب الحادی عشر فی القسم، ۱، ص ۳۴۱.

⑦ یعنی ناف کے نیچے کے بال۔

⑧ "الفتاویٰ الہدیۃ"، المرجع السابق، و "رد المحتار"، کتاب النکاح، باب القسم، ج ۴، ص ۳۸۵.

- مسئلہ ۱۸:** شوہر بناؤ سنگار کو کہتا ہے یہ نہیں کرتی یا وہ اپنے پاس بلاتا ہے اور یہ نہیں آتی اس صورت میں شوہر کو مارنے کا بھی حق ہے اور نماز نہیں پڑھتی تو طلاق دینی جائز ہے اگرچہ مہر ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔<sup>(۱)</sup> (عالمگیری)
- مسئلہ ۱۹:** عورت کو مسئلہ پوچھنے کی ضرورت ہو، تو اگر شوہر عالم ہو تو اس سے پوچھ لے اور عالم نہیں تو اس سے کہے وہ پوچھ آئے<sup>(۲)</sup> اور ان صورتوں میں اسے خود عالم کے یہاں جانے کی اجازت نہیں اور یہ صورتیں نہ ہوں تو جاسکتی ہے۔<sup>(۳)</sup> (عالمگیری)
- مسئلہ ۲۰:** عورت کا باپ اپنا بیٹا ہو اور اس کا کوئی نگران نہیں تو عورت اس کی خدمت کے لیے جاسکتی ہے اگرچہ شوہر منع کرتا ہو۔<sup>(۴)</sup> (عالمگیری)

## حقوق الزوجین

آج کل عام شکایت ہے کہ زن و شو<sup>(۵)</sup> میں نا اتفاقی ہے۔ مرد کو عورت کی شکایت ہے تو عورت کو مرد کی، ہر ایک دوسرے کے لیے بلائے جان<sup>(۶)</sup> ہے اور جب اتفاق نہ ہو تو زندگی تلخ<sup>(۷)</sup> اور نتائج نہایت خراب۔ آپس کی نا اتفاقی عرصہ دنیا کی خرابی کے دین بھی بر باد کرنے والی ہوتی ہے اور اس نا اتفاقی کا اثر بد<sup>(۸)</sup> انھیں تک محدود نہیں رہتا بلکہ اولاد پر بھی اثر پڑتا ہے اولاد کے دل میں نہ باپ کا ادب رہتا ہے نہ ماں کی عزت اس نا اتفاقی کا بڑا سبب یہ ہے کہ طرفین<sup>(۹)</sup> میں ہر ایک دوسرے کے حقوق کا لحاظ نہیں رکھتے اور باہم رواداری سے کام نہیں لیتے مرد چاہتا ہے کہ عورت کو باندی سے بدتر کر کے رکھے اور عورت چاہتی ہے کہ

① "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الحادی عشر فی القسم، ۱، ص ۳۴۱

② امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابوبکر محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے فیضان سے دعوت اسلامی کے 35 سے زائد شعبہ جات میں سے ایک شعبہ "دارالافتاء الہدیۃ" بھی ہے، جہاں بالمشافہ اور ٹیلیفون کے ذریعے نیز بذریعہ ڈاک مسلمانوں کے مسائل حل کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ ذیل میں چند پتے ملاحظہ فرمائیے

دارالافتاء الہدیۃ کنز الایمان جامع مسجد کنز الایمان باری چوک (گرہمند) باب المدینہ کراچی 4911779 / 021-4855174

Email ahlaysunnat\_12@hotmail.com Email ahlaysunnat@hotmail.com

دارالافتاء الہدیۃ نزد جامع مسجد زینب سوسائ روڈ مدینہ ٹاؤن سردار آباد (فیصل آباد) 041-8555591

دارالافتاء الہدیۃ بالقائل حاجی احمد جان، بینک روڈ صدر راولپنڈی 051-5511445

"الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الحادی عشر فی القسم، ۱، ص ۳۴۱.

④ "الفتاویٰ الہدیۃ"، کتاب النکاح، الباب الحادی عشر فی القسم، ۱، ص ۳۴۱-۳۴۲

● بدتر ہو۔

⑤ یعنی مصیبت۔

⑥ میاں بیوی۔

⑦ یعنی میاں بیوی۔

⑧ برا اثر۔

مرد میرا غلام رہے جو میں چاہوں وہ ہو، چاہے کچھ ہو جائے مگر بات میں فرق نہ آئے جب ایسے خیالات فاسدہ طرفین میں پیدا ہوں گے تو کیونکر نبھ سکے۔ دن رات کی لڑائی اور ہر ایک کے اخلاق و عادات میں برائی اور گھر کی بربادی اسی کا نتیجہ ہے۔

قرآن مجید میں جس طرح یہ حکم آیا کہ ﴿الزَّجَالُ قَوْمٌ عَلَى النَّسَاءِ﴾<sup>(۱)</sup> جس سے مردوں کی بڑائی ظاہر ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی فرمایا کہ: ﴿وَعَاشِرُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾<sup>(۲)</sup> جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ عورتوں کے ساتھ اچھی معاشرت کرو۔

اس موقع پر ہم بعض حدیثیں ذکر کریں جن سے ہر ایک کے حقوق کی معرفت حاصل ہو مگر مرد کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اس کے ذمہ عورت کے کیا حقوق ہیں انھیں ادا کرے اور عورت شوہر کے حقوق دیکھے اور پورے کرے، یہ نہ ہو کہ ہر ایک اپنے حقوق کا مطالبہ کرے اور دوسرے کے حقوق سے سروکار نہ رکھے اور یہی فساد کی جڑ ہے اور یہ بہت ضرور ہے کہ ہر ایک دوسرے کی بیجا باتوں کا تحمل (۳) کرے اور اگر کسی موقع پر دوسری طرف سے زیادتی ہو تو آمادہ بفساد (۴) نہ ہو کہ اسی جگہ ضد پیدا ہو جاتی ہے اور کجی ہوئی بات الجھ جاتی ہے۔

**حدیث ۱:** حاکم نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت پر سب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا۔“ (۵)

**حدیث ۵۲۲:** نسائی ابو ہریرہ سے اور امام احمد معاذ سے اور حاکم بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔“ (۶) اسی کے مثل ابو داؤد اور حاکم کی روایت قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، اس میں سجدہ کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کا حق عورتوں کے ذمہ کر دیا ہے۔ (۷)

**حدیث ۶:** امام احمد وابن ماجہ وابن حبان عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۔۔۔۔۔ پ ۴، النساء: ۱۹۔

۱۔۔۔۔۔ پ ۵، النساء: ۳۴۔

۲۔ یعنی لڑائی جھگڑے کے لئے تیار۔

۳۔ برداشت۔

۴۔ ”المستدرک“ بحاکم، کتاب البر و الصلة، باب اعظم الناس حقاً۔ إصح، الحديث ۷۴۱۸، ج ۵، ص ۲۴۴۔

۵۔ ”کبر العمال“، کتاب النکاح، رقم: ۴۴۷۶۴، ج ۱۶، ص ۱۴۱۔

۶۔ ”المستدرک“ لفحاکم، کتاب البر و الصلة، باب حق الروجة، الحديث ۷۴۰۶، ج ۵، ص ۲۴۰۔

۷۔ ”مس أبي داود“، کتاب النکاح، باب فی حق الروح علی المرأة، الحديث ۲۱۴۰، ج ۲، ص ۳۳۵۔



اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کے لیے سجدہ کرے تو حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے، قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے! عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کے کل حق ادا نہ کرے۔ (1)

**حدیث ۷:** امام احمد انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اگر آدمی کا آدمی کے لیے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو بہتا ہو پھر عورت اسے چائے تو حق شوہر ادا نہ کیا۔ (2)

**حدیث ۸:** صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ”شوہر نے عورت کو بڑایا اس نے انکار کر دیا اور غصہ میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔“ (3) اور دوسری روایت میں ہے کہ: ”جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو، اللہ عزوجل اس عورت سے ناراض رہتا ہے۔“ (4)

**حدیث ۹:** امام احمد و ترمذی و ابن ماجہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو حور عین کہتی ہیں خدا تجھے قتل کرے، اسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔“ (5)

**حدیث ۱۰:** طبرانی معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت ایمان کا مزہ نہ پائے گی جب تک حق شوہر ادا نہ کرے۔“ (6)

**حدیث ۱۱:** طبرانی میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ فرمایا: ”جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان

① ”نس ابی ماجہ“، أبواب نکاح، باب حق الروح علی المرأة، الحدیث ۱۸۵۳، ج ۲، ص ۴۱۱۔

② ”المسند“ للإمام أحمد بن حنبل، مسند انس بن مالك، الحدیث: ۱۲۶۱۴، ج ۴، ص ۳۱۷۔

③ ”صحیح البخاری“، کتاب بدء الخلق [باب] اذا قال احدکم آمین... إلخ، الحدیث: ۳۲۳۷، ج ۲، ص ۳۸۸۔

④ ”صحیح مسلم“، کتاب النکاح، باب تحريم امتناعها من عرض زوجها، الحدیث: ۱۴۳۶، ص ۷۵۳۔

⑤ ”جامع الترمذی“، أبواب الرضاع، ۱۹ باب، الحدیث: ۱۱۷۷، ج ۲، ص ۳۹۲۔

⑥ ”المعجم الكبير“، الحدیث: ۹۰، ج ۲۰، ص ۵۲۔

جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا، پھر اس کا شوہر باایمان نیک خو ہے تو جنت میں وہ اس کی بی بی ہے، ورنہ شہداء میں سے کوئی اس کا شوہر ہوگا۔“ (1)

**حدیث ۱۲:** ابو داؤد و طیالسی و ابن عساکر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہگار ہوئی اور بدون اجازت (2) اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کر لیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے، اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ (عزوجل) اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ عرض کی گئی اگر چہ شوہر ظالم ہو۔ فرمایا: اگر چہ ظالم ہو۔“ (3)

**حدیث ۱۳:** طبرانی تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اسکی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔“ (4)

**حدیث ۱۴:** ابو نعیم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ فرمایا: ”اے عورتو! خدا سے ڈرو اور شوہر کی رضا مندی کی تلاش میں رہو، اس لیے کہ عورت کو اگر معصوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضر رہتا یہ کھڑی رہتی۔“ (5)

**حدیث ۱۵:** ابو نعیم حیدہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت کی محافظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔“ (6)

**حدیث ۱۶:** ترمذی ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جو عورت اس حال میں مری کہ شوہر راضی تھا، وہ جنت میں داخل ہوگی۔“ (7)

① ”مجمع الروائد“، کتاب النکاح، باب حق الروح علی المرأة، الحدیث: ۷۶۴۴، ج ۴، ص ۵۶۶.

② ... بغیر اجازت۔

③ ... ”کنز العمال“، کتاب النکاح، رقم: ۴۴۸۰۱، ج ۱۶، ص ۱۴۴.

④ ... ”المعجم الكبير“، باب النقاء، الحدیث: ۱۲۵۸، ج ۲، ص ۵۲.

⑤ ... ”کنز العمال“، کتاب النکاح، رقم: ۴۴۸۰۹، ج ۱۶، ص ۱۴۵.

⑥ ... ”حلیۃ الاولیاء“ رقم: ۸۸۳۰، ج ۶، ص ۳۳۶.

⑦ ... ”جامع الترمذی“، أبواب الرضاع، باب ما جاء فی حق الروح علی المرأة، الحدیث: ۱۱۶۴، ج ۲، ص ۳۸۶.

**حدیث ۱۷:** پہلی شعبہ الایمان میں جاہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی: (۱) بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ نہ آئے اور اپنے کو ان کے قابو میں نہ دے دے۔ اور (۲) وہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور (۳) نشہ والا جب تک ہوش میں نہ آئے۔“ (۱)

یہ چند حدیثیں حقوق شوہر کی ذکر کی گئیں عورتوں پر لازم ہے کہ حقوق شوہر کا تحفظ کریں اور شوہر کو ناراض کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا وبال اپنے سر نہ لیں کہ اس میں دنیا و آخرت دونوں کی بربادی ہے نہ دنیا میں جہنم نہ آخرت میں راحت۔ اب بعض وہ احادیث ذکر کی جاتی ہیں کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے، مردوں پر ضرور ہے کہ ان کا خیال کریں اور ان ارشادات علیہ کی پابندی کریں۔

**حدیث ۱۸:** بخاری و مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنے کی وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو۔ وہ پہلی سے پیدا کی گئیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اور پر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے چلے تو توڑ دے گا اور اگر ویسی ہی رہنے دے تو ٹیڑھی باقی رہے گی۔“ (۲) اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے، کہ ”عورت پہلی سے پیدا کی گئی، وہ تیرے لیے کبھی سیدھی نہیں ہو سکتی اگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق دینا ہے۔“ (۳)

**حدیث ۱۹:** صحیح مسلم میں انھیں سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمن مرد عورت مومنہ کو مغرض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بُری معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہوگی۔“ (۴) یعنی تمام عادتیں خراب نہیں ہوں گی جب کہ اچھی بُری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہیے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بُری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

**حدیث ۲۰:** حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش

① ”شعب الایمان“، باب فی حقوق الاولاد والاہلیں، الحدیث ۸۷۲۷، ج ۶، ص ۴۱۷

② ”صحیح البخاری“، کتاب النکاح، باب الوصایہ بالنساء، الحدیث: ۵۱۸۶، ج ۳، ص ۴۵۷

③ ”صحیح مسلم“، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، الحدیث: ۱۴۶۸، ص ۷۷۵

④ ”صحیح مسلم“، کتاب الرضاع، باب الوصیۃ بالنساء، الحدیث: ۱۴۶۹، ص ۷۷۵

۲ نمبر۔ (۱)

**حدیث ۲۱:** صحیحین میں عبداللہ بن زمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دوسرے وقت اس سے مجامعت کرے گا۔“ (۲)

دوسری روایت میں ہے، ”عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے (یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید دوسرے وقت اسے اپنا ہم خواب کرے۔“ (۳) یعنی زوجیت کے تعلقات اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت اور باہم ایسے مراسم کہ ان کو چھوڑنا دشوار لہذا جوان باتوں کا خیال کرے گا مارنے کا ہرگز قصد نہ کرے گا۔

## شادی کے رسوم

شادیوں میں طرح طرح کی رسمیں برتی جاتی ہیں، ہر ملک میں غنی رسوم ہر قوم و خاندان کے رواج اور طریقے جدا گانہ جو رسمیں ہمارے ملک میں جاری ہیں ان میں بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔ رسوم کی بنا عرف پر ہے یہ کوئی نہیں سمجھتا کہ شرعاً واجب یا سنت یا مستحب ہیں لہذا جب تک کسی رسم کی ممانعت شریعت سے ثابت نہ ہو اس وقت تک اسے حرام و ناجائز نہیں کہہ سکتے کھینچ تان کر ممنوع قرار دینا زیادتی ہے، مگر یہ ضرور ہے کہ رسوم کی پابندی اسی حد تک کر سکتا ہے کہ کسی فعل حرام میں مبتلا نہ ہو۔

بعض لوگ اس قدر پابندی کرتے ہیں کہ ناجائز فعل کرنا پڑے تو پڑے مگر رسم کا چھوڑنا گوارا نہیں، مثلاً لڑکی جو ان ہے اور رسوم ادا کرنے کو روپیہ نہیں تو یہ نہ ہوگا کہ رسوم چھوڑ دیں اور نکاح کر دیں کہ سبکدوش ہوں (۴) اور فتنہ کا دروازہ بند ہو۔ اب رسوم کے پورا کرنے کو بھیک مانگنے طرح طرح کی فکریں کرتے، اس خیال میں کہ کہیں سے مل جائے تو شادی کریں برسیں (۵) گزار دیتے ہیں اور بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بعض لوگ قرض لے کر رسوم کو انجام دیتے ہیں، یہ ظاہر کہ مفلس کو قرض دے کون پھر جب یوں قرض نہ ملا تو بیویں (۶) کے پاس گئے اور سودی قرض کی نوبت آئی سود لینا جس طرح حرام اسی طرح دینا بھی حرام حدیث میں دونوں پر لعنت آئی اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی لعنت کے مستحق ہوتے اور شریعت کی مخالفت کرتے ہیں مگر رسم چھوڑنا گوارا نہیں کرتے۔ پھر اگر باپ دادا کی کمائی ہوئی کچھ جائیداد ہے تو اسے سودی قرض میں مکحول کیا ورنہ رہنے کا جھونپڑا ہی گرد رکھا تھوڑے دنوں میں سود کا سیلاب سب کو بہا لے گیا۔ جائیداد نیلام ہوگئی مکان بیٹے کے قبضہ میں گیا در بدر

① ”مس ابن ماجہ“، ابواب النکاح، باب حسن معاشرۃ النساء، الحدیث: ۱۹۷۸، ج ۲، ص ۴۷۸

② ”صحیح البخاری“، کتاب النکاح، باب ما یکرہ من صرب النساء الحدیث: ۵۲۰۴، ج ۳، ص ۴۶۵

③ ”صحیح البخاری“، کتاب التفسیر، سورۃ (والشمس و صغھما)، الحدیث: ۴۹۴۲، ج ۳، ص ۳۷۸

④ یعنی بری الذمہ۔ ⑤ کئی سال۔ ⑥ یعنی ہندو تاجر۔

مارے مارے پھرتے ہیں نہ کھانے کا ٹھکانہ، نہ رہنے کی جگہ اسکی مثالیں ہر جگہ بکثرت ملیں گی کہ ایسے ہی غیر ضروری مصارف کی وجہ سے مسلمانوں کی بیشتر جائدادیں سود کی نذر ہو گئیں، پھر قرضخواہ کے تقاضے اور اسکے تشدد آمیز<sup>(1)</sup> لہجہ سے رہی سہی عزت پر بھی پانی پڑ جاتا ہے۔ یہ ساری تباہی بربادی آنکھوں دیکھ رہے ہیں مگر اب بھی عبرت نہیں ہوتی اور مسلمان اپنی فضول خرچیوں سے باز نہیں آتے، یہی نہیں کہ اسی پر بس ہو اس کی خرابیاں اسی زندگی دنیا ہی تک محدود ہوں بلکہ آخرت کا وبال الگ ہے۔ بموجب حدیث صحیح لعنت کا استحقاق والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اکثر جاہلوں میں رواج ہے کہ محلہ یا رشتہ کی عورتیں جمع ہوتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں یہ حرام ہے کہ اولاً ڈھول بجانا ہی حرام پھر عورتوں کا گانا مزید براں عورت کی آواز نامحرموں کو پہنچنا اور وہ بھی گانے کی اور وہ بھی عشق و ہجر و وصال کے اشعار یا گیت۔ جو عورتیں اپنے گھروں میں چلا کر بات کرنا پسند نہیں کرتیں گھر سے باہر آواز جانے کو معیوب جانتی ہیں ایسے موقعوں پر وہ بھی شریک ہو جاتی ہیں گویا ان کے نزدیک گانا کوئی عیب ہی نہیں کتنی ہی دُور تک آواز جائے کوئی حرج نہیں نیز ایسے گانے میں جوان جوان کو آری لڑکیاں بھی ہوتی ہیں ان کا ایسے اشعار پڑھنا یا سننا کس حد تک ان کے دے ہوئے جوش کو ابھارے گا اور کیسے کیسے دلو لے پیدا کرے گا اور اخلاق و عادات پر اس کا کہاں تک اثر پڑے گا۔ یہ باتیں ایسی نہیں جن کے سمجھانے کی ضرورت ہو ثبوت پیش کرنے کی حاجت ہو۔

نیز اسی ضمن میں رت جگا<sup>(2)</sup> بھی ہے کہ رات بھر گاتی ہیں اور گلگلے پکتے ہیں، صبح کو مسجد میں طاق بھرنے جاتی ہیں۔ یہ بہت سی خرافات پر مشتمل ہے۔ نیاز گھر میں بھی ہو سکتی ہے اور اگر مسجد ہی میں ہو تو مرد لے جاسکتے ہیں عورتوں کی کیا ضرورت، پھر اگر اس رسم کی ادا کے لیے عورت ہی ہونا ضرور ہو تو اس جگہ<sup>(3)</sup> کی کیا حاجت، پھر جوانوں اور کنواریوں کی اس میں شرکت اور نامحرم کے سامنے جانے کی جرأت کس قدر حماقت ہے، پھر بعض جگہ یہ بھی دیکھا گیا کہ اس رسم کے ادا کرنے کے لیے چلتی ہیں تو وہی گانا بجانا ساتھ ہوتا ہے اسی شان سے مسجد تک پہنچتی ہیں ہاتھ میں ایک چومک ہوتا ہے یہ سب ناجائز جب صبح ہو گئی چراغ کی کیا ضرورت اور اگر چراغ کی حاجت تو مٹی کا کافی ہے آلے کا چراغ بنانا اور تیل کی جگہ گھی جلانا فضول خرچی ہے۔

دولہا، دلہن کو بٹنا لگانا<sup>(4)</sup>، مائیوں بٹھانا، جائز ہے ان میں کوئی حرج نہیں۔ دولہا کو مہندی لگانا، ناجائز ہے۔ یوہیں کنگنا باندھنا، ڈال بری کی رسم کہ کپڑے وغیرہ بھیجے جاتے ہیں جائز۔ دولہا کو ریشمی کپڑے پہنانا حرام۔ یوہیں مغرق جوتے<sup>(5)</sup> بھی

..... ایک رسم جس میں رات بھر جاتے ہیں۔

..... سخت۔

..... ہجوم، ٹولی۔

..... شادی بیاہ کی رسم جس میں ایک خوشبودار مسالہ دولہا اور دلہن کے جسم کو صاف اور ملائم بنانے کے لیے ملا جاتا ہے۔

..... وہ جوتے جس پر سونا چاندی لگا ہو۔

نا جائز اور خالص پھولوں کا سہرا جائز بلا وجہ ممنوع نہیں کہا جاسکتا۔

ناچ باجے آتش بازی حرام ہیں۔ کون اس کی حرمت سے واقف نہیں مگر بعض لوگ ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ یہ نہ ہوں تو گویا شادی ہی نہ ہوئی، بلکہ بعض تو اتنے بے باک ہوتے ہیں کہ اگر شادی میں یہ محرمات <sup>(۱)</sup> نہ ہوں تو اُسے غمی اور جنازہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ یہ خیال نہیں کرتے کہ ایک تو گناہ اور شریعت کی مخالفت ہے، دوسرے مال ضائع کرنا ہے، تیسرے تمام تماشائیوں کے گناہ کا یہی سبب ہے اور سب کے مجموعہ کے برابر اس پر گناہ کا بوجھ۔ آتش بازی میں کبھی کپڑے جلتے کبھی کسی کے مکان یا چھپر میں آگ لگ جاتی ہے کوئی جل جاتا ہے۔

ناچ میں جن فواحش و بدکاریوں اور مخرب اخلاق <sup>(۲)</sup> باتوں کا اجتماع ہے ان کے بیان کی حاجت نہیں، ایسی ہی مجلسوں سے اکثر نوجوان آوارہ ہو جاتے ہیں، دھن دولت برباد کر بیٹھتے ہیں، بازیوں سے تعلق اور گھر والی سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیسے بُرے بُرے نتائج رونما ہوتے ہیں اور اگر ان بیہودہ کاریوں سے کوئی محفوظ رہا تو اتنا ضرور ہوتا ہے کہ حیا و غیرت اٹھا کر طاق پر رکھ دیتا ہے۔ بعضوں کو یہاں تک سنا گیا ہے کہ خود بھی دیکھتے ہیں اور ساتھ ساتھ جوان بیٹوں کو دکھاتے ہیں۔ ایسی بد تہذیبی کے مجمع میں باپ بیٹے کا ساتھ ہونا کہاں تک حیا و غیرت کا پتا دیتا ہے۔

شادی میں ناچ باجے کا ہونا بعض کے نزدیک اتنا ضروری امر ہے کہ نسبت <sup>(۳)</sup> کے وقت طے کر لیتے ہیں کہ ناچ لانا ہوگا ورنہ ہم شادی نہ کریں گے۔ لڑکی والا یہ نہیں خیال کرتا کہ بیجا صرف نہ ہو تو اُسی کی اولاد کے کام آئے گا۔ ایک وقتی خوشی میں یہ سب کچھ کر لیا مگر یہ نہ سمجھا کہ لڑکی جہاں بیاہ کر گئی وہاں تو اب اُس کے بیٹھنے کا بھی ٹھکانا نہ رہا۔ ایک مکان تھا وہ بھی سود میں گیا اب تکلیف ہوئی تو میاں بی بی میں لڑائی ٹھنی اور اس کا سلسلہ دراز ہوا تو اچھی خاصی جنگ قائم ہو گئی، یہ شادی ہوئی یا اعلان جنگ۔ ہم نے مانا کہ یہ خوشی کا موقع ہے اور مدت کی آرزو کے بعد یہ دن دیکھنے نصیب ہوئے بے شک خوشی کرو مگر حد سے گزرنا اور حدود شرع سے باہر ہو جانا کسی عاقل کا کام نہیں۔

ولیمہ سنت ہے بیعت اتباع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ولیمہ کرو خویش و اقارب اور دوسرے مسلمانوں کو کھانا کھلاؤ۔ بالجملہ مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے ہر کام کو شریعت کے موافق کرے، اللہ (عزوجل) و رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی مخالفت سے بچے اسی میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔

وَهُوَ حَسْبِي وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ وَ عَلَيْهِ التَّكْلَانِ.

## مآخذ و مراجع

### کتب احادیث

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعات
1	المصنف	امام ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۲ھ
2	المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۲ھ
3	صحیح البخاری	امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۹ھ
4	صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم بیروت، ۱۴۱۹ھ
5	سنن ابن ماجہ	امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۴۳ھ	دار العرفہ بیروت، ۱۴۲۰ھ
6	سنن ابی داود	امام ابو داود سليمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۴۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۱ھ
7	سنن الترمذی	امام ابو یوسف محمد بن یحییٰ ترمذی، متوفی ۲۴۹ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۱۲ھ
8	سنن النسائی	امام ابو عبدالرحمن بن احمد شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۶ھ
9	المعجم الكبير	امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۲ھ
10	المعجم الأوسط	امام ابو القاسم سليمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۲۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۰ھ
11	المستدرک	امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار العرفہ بیروت، ۱۴۱۸ھ
12	حلیۃ الاولیاء	امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصمہانی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۸ھ
13	السنن الکبریٰ	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۲ھ
14	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۲۱ھ
15	مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین ترمیزی، متوفی ۴۲۲ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۱ھ
16	مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت، ۱۴۲۰ھ
17	کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۹ھ
18	مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۳ھ	دار الفکر، بیروت، ۱۴۱۲ھ



## کتاب فقہ حنفی

نمبر شمار	نام کتاب	مؤلف / مصنف	مطبوعات
1	الفتاویٰ الخانیة	علامہ حسن بن منصور قاضی خان، متوفی ۵۹۲ھ	پشاور
2	الجوہرۃ النیرۃ	علامہ ابوبکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	باب المدینہ، کراچی
3	الفتاویٰ البزازیة	علامہ محمد شہاب الدین بن یزاکردی، متوفی ۸۲۷ھ	کویت، ۱۴۰۳ھ
4	فتح القدیر	علامہ کمال الدین بن ہمام، متوفی ۸۶۱ھ	کویت
5	تنویر الأبصار	علامہ شمس الدین محمد بن عبداللہ بن احمد ترمذی، متوفی ۱۰۰۴ھ	دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
6	الدر المختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
7	الفتاویٰ الہندیۃ	ملائقہ نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، و علمائے ہند	کویت، ۱۴۰۳ھ
8	رد المحتار	علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ، بیروت، ۱۴۲۰ھ
9	الفتاویٰ الرضویۃ	محمد دا عظم علی حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۳۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور